ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمایش حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

تنبیہ الغافلین

۱۳۴۹ھ

باہتمام نیازمند حاجی محمد شفیع بن حاجی محمد سعید غفر اللہ الوحید

در مطبع مجیدی واقع کانپور مطبوع گردید

ہر قسم کی عمدہ و سستی کتابیں ... ملنے کا پتہ ... محمد سعید تاجر کتب ... خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اچھی اچھی تعریفیں اور صفتیں اللہ تعالیٰ کو ثابت ہیں جو پیدا کرنے والا اور پالنے والا تمام خلق اور عالم کا ہے اور صلوٰۃ اور درود اُسکے پیغمبروں پر خصوصًا محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ خاتم انبیا سرورِ اصفیا ہدایت کرنے والے گمراہوں کے بخشانے والے گنہگاروں کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُنکی اولاد اور یاروں اور تمامی پرہیزگاروں اور نیک کاروں پر بعد حمد اور نعت کے لکھا جاتا ہی قرآن مجید کی آیتوں اور رسول اللہ کی حدیثوں اور مشائخوں کے اچھے کلاموں سے اور اس کتاب کا نام تنبیہ الغافلین ہے اور احوال اس کتاب کا یوں ہے کہ پہلے کسی شخص نے اِسکو جس میں بیس باب تھے فارسی سے ہندی زبان میں ترجمہ کیا تھا لیکن اکثر الفاظ اُسکے بے محاورہ اور نادرست اور آیتیں اور حدیثیں غلط تھیں حاجی محمد عبد اللہ صاحب نے اسکی عبارت اور آیتیں اور حدیثیں صحیح کرکے بلکہ کچھ اور بھی اپنی طرف سے زیادہ کرکے عربی خط سے چوبیس باب میں چھپوایا تھا ان بعض عاصی پر معاصی سید محمد اور محمد طیب اور امین الدین اور محمد تقی خیر خواہان خلق اللہ نے جب دیکھا کہ لوگوں کی خواہشیں اس کتاب کی طرف عربی خط کے سبب کم ہے اس واسطے ان عاصیوں نے باعانت اور تصحیح جناب مولوی عبد العزیز صاحب اور جناب مولوی امیر الدین صاحب کے اس کتاب کو کہ سبب[illegible]ت گمراہوں اور باعث رہنمائی فاسقوں کا ہے کچھ اور

اپنی طرف سے مسائل زیادہ کرکے پچیس باب اور خاتمے میں فارسی خط سے واسطے
عوام کے چھپوایا یا اللہ تو مالک اور خاوند ہے دین اور دنیا کا اپنے تفضلات اور عنایات
سے اس کتاب کے پڑھنے اور سننے والوں کو دین محمدی کی سیدھی اور مضبوط راہ عنایت فرما اور فقیر
ناچیز کو اپنی سعی کے سبب دنیا میں طمع اور حرص کے پھندے اور بری چال اور بدکاروں کی
صحبت سے بچا اور عاقبت میں اسکو باقیات صالحات ٹھہراکر وسیلہ گناہوں کی بخشش
اور نجات کا کر بفضلہ وکرمہ بحرمۃ سیدنا وشفیعنا ونبینا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
اب جاننا چاہیئے کہ سب سے زیادہ مسلمانوں کے حق میں ایمان کی دولت ہے جس شخص کا
ایمان درست ہوا اور یقین کمال کو پہونچا اُس شخص کا ہر ایک کام دین اور دنیا کا ٹھیک ہو گیا
اور اچھا بنا کیونکہ یہ بڑی نعمت ہے اور دونوں جہان کی دولت پس سب لوگوں کو چاہیئے
کہ راہ دین کی ایسی باتوں میں جس سے دین اور ایمان قوت پکڑے اور خوب مضبوط ہو جاوے
لگے رہیں کہ آخرت میں اپنے خاوند کے پاس سرخروئی حاصل کریں اور بڑے درجوں کو پہونچیں
پھر جن باتوں سے اللہ اور رسول کی راہ سے دور ہو جاویں بچتے رہیں کہ شیطان اور نفس
آدمی کو ہمیشہ بری راہ میں لیجاتا ہے اور نیک راہ سے بدراہ کرتا ہے جس سے انسان
بعد موت کے عذاب الٰہی میں گرفتار ہوتا ہی اُسوقت سوائے حسرت اور افسوس کے
کچھ کام نہیں آتا ہے اس کتاب میں پچیس باب ہیں اور خاتمہ پہلے باب میں ایمان کا بیان
ہے دوسرے باب میں نبی کی سنت پر چلنے اور بدعت کو چھوڑنے کا بیان تیسرے باب میں علم
کا بیان چوتھے باب میں دنیا کی دوستی کا بیان پانچویں باب میں قیامت کا بیان
چھٹے باب میں دوزخ کا بیان ساتویں باب میں بہشت کا بیان آٹھویں باب
میں ماں اور باپ اور ہمسایہ کے حق کا بیان ہے نویں باب میں سود
کھانے والوں کا بیان دسویں باب میں زکوٰۃ کا بیان گیارھویں باب
میں نشہ پینے والوں کا بیان بارھویں باب میں نماز کی فضیلت کا بیان تیرھویں
باب میں قرآن پڑھنے کی فضیلت کا بیان چودھویں باب میں ماہ رمضان المبارک کا بیان
پندرھویں باب میں حج کا بیان سولھویں باب میں چور اور خائن کے حق کا بیان

سترھویں[17] باب میں جھوٹ اور کذب کی برائی کا بیان اٹھارھویں[18] باب میں غیبت اور سخن چینی کے عیب کا بیان انیسویں[19] باب میں لوگوں کے دکھانے کو جو نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں اُن کا بیان بیسویں[20] باب میں غرور اور تکبر کا بیان اکیسویں[21] باب میں خلق نیک اور غصہ کھانے کا بیان بائیسویں[22] باب میں نیک لوگوں کی باتوں کا بیان تیئیسویں[23] باب میں ابو شحمہ رض کا بیان چوبیسویں[24] باب میں ماتم کرنے والوں کا بیان پچیسویں[25] باب میں کلمات کفر کا بیان جن سے کہ آدمی کافر ہو جاتا ہے خاتمے میں متفرقات حدیثوں کا بیان

پہلا باب ایمان کے بیان میں

ایمان شرع میں کہتے ہیں قبول کرنے اور اعتقاد لانے کو اُن چیزوں کے اوپر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پاس سے لائے اور بندوں کو پہونچایا اور اُن کے لانے پر اسکو خوب یقین آیا اور قبول کرنا خواہ اجمالاً ہو جیسا کہے کہ جو کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے پاس سے لائے ہیں حق ہی خواہ تفصیلاً یعنی جدا جدا ہر ایک حکم پر جو حضرت نے فرمایا یا جو لائے ایمان لاوے ایمان اجمالی مومن ہونے کو کفایت کرتا ہے لیکن درجہ ایمان تفصیلی کا کامل ہے اب جاننا چاہیئے کہ ایمان حاصل ہونے کو صرف پیغمبر کو سچ جاننا اور حق پہچاننا بس نہیں کرتا جبتک تصدیق کے مرتبہ کو جسے ٹھیک ماننا اور سچ جاننا دل سے کہتے ہیں نہ پہونچے اور اُسپر دل قرار نہ پکڑے اور خاطر کو تسکین نہ ہووے بس حقیقت ایمان کی یہی تصدیق دل سے ہے اور اقرار کرنا زبان سے یہ اسواسطے ہی کہ جب اُس نے اقرار کیا تو شرعی احکام اسپر جاری ہوئے پھر بعضی باتیں ایسی ہیں کہ باوجود اقرار اور تصدیق کے اُن باتوں کے کرنیوالا کافروں میں گنا جاتا ہے جیسا کہ بت کو سجدہ کرنا یا جنیو ڈالنا اور جو جو اس قسم کی باتیں ہیں اُن کاموں کا کرنیوالا الٰہی شرع کے حکم سے کافر ہے لیکن عمل نیک ایمان کی حقیقت میں داخل نہیں بلکہ اُسکے کمال کی شرط ہی ایمان بے عمل ناقص ہوتا ہے چنانچہ وہ شخص مومن فاسق کہلاوے گا ایمان کی حد سے باہر نہیں نکلا درصورتیکہ وہ گناہ کو چھوٹا جانے اور حلال نہ سمجھے اگرچہ صغیرہ ہو اہلسنت وجماعت کا یہی مذہب ہے [illegible] اسی اعتقاد پر تھے فاسق کو مومن کہتے تھے اور اسلام کو

احکام اُسپر جاری کرتے تھے اور مسلمانوں کے مقبروں میں گاڑتے تھے اور بعضے صحابہ رضؓ اور تابعینؒ وغیرہ سے نقل کی گئی ہے اَلْاِیْمَانُ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْکَانِ یہاں مراد ایمانِ کامل سے ہے اور محدثین اور محققین سے یوں ہی نقل کرتے ہیں اگرچہ بعضی عبارت ان کی ظاہر میں لوگوں کو اُسکے خلاف پر وہم میں ڈالتی ہے خوارج گناہ کبیرہ بلکہ صغیرہ کے بھی کرنیوالے کو کافر کہتے ہیں اور معتزلہ نہ کافر کہیں نہ مومن دونوں کے بیچ میں ایک مرتبہ ثابت کرتے ہیں اور بعضی آیت اور حدیث کو جسکے ظاہر سے یہ بات پائی جاتی ہے دلیل کرتی ہیں اور دوسری آیتوں اور حدیثوں میں جو اہلسنت کے مذہب کو ثابت کرتی ہیں تاویل بیان کرتی ہیں حقیقت میں آیتوں اور حدیثوں کی راہ وہی ہے جسکو پہلے اگلوں نے جو دین کے زباندان اور شریعت کے مطلب رس اور انداز اور قرینوں کے واقف کار تھے سمجھا تھا اگرچہ ظاہر میں اُسکے خلاف بوجھا جاوے یہ بڑا ایک قاعدہ مضبوط ہے دلیلوں کے سمجھنے کو اور اُسکی مراد بوجھنے کو جسکو اللہ تعالی اپنے فضل سے بچاوے وہی بچے تفصیل ایمان کی یہ ہے ایمان لاوے کہ اللہ تعالی اپنی ذات سے موجود ہے اور سب چیزیں اُسکے پیدا کرنے سے پیدا ہوئی ہیں اور اپنی پیدائش اور قائم رہنے میں اُسکی ذات کی محتاج ہیں اور وہ کسی چیز کا محتاج نہیں اکیلا ہے ذات میں اور صفات میں بھی اور افعال میں بھی کسی کو کسی کام میں اُسکے ساتھ ساجھا نہیں وجود اور حیات اُسکا اُنکے وجود اور حیات کے موافق نہیں اور علم اُسکا اُن کے علم کے مطابق نہیں اور اُسکے سمع اور بصر اور ارادہ اور قدرت اور کلام کو مخلوقات کے سمع اور بصر اور ارادہ اور قدرت اور کلام کے ساتھ سوائے ہم نامی کے کسی طرح کی شرکت اور مناسبت نہیں اللہ تعالے کی ذات جس طور پر بے مانند ہے اُسی طور پر اُسکی صفتیں اور کلام بھی بے مانند ہیں مثلاً علم کی صفت اُسکی ایسی صفتِ قدیم ہے کہ جسکے سبب ازل اور ابد کے کاموں کو اُس کی تھوڑی بہت اچھی بری تمام حقیقت کو جسطرح جسوقت میں جسقدر موجود ہوگا ایک آن میں دریافت کرلیا ہے کہ زید فلانے وقت میں زندہ اور فلانے وقت میں مردہ ہے ایسا ہی کلام اُسکا ایک بسیط نرالا ہے اور پھیلاؤ رکھنے والا ہے کہ تمام کتابیں جو نازل ہوئیں اُسکی تفصیل ہیں اور خلق اور تکوین ایک صفت ہے خاص اللہ تعالی کی کہ جمیع ممکنات کو اُس ہر کیا عرض کیا بعدوں کے

اختیاری کام سب کو اُس نے پیدا کیا ہے اور اسباب اور وسیلوں کو اپنے فعل کا پردہ بنایا ہے بلکہ اپنے کاموں کے ثابت ہونے کی دلیل ٹھہرائی ہے جیسا کہ عقلمند لوگ جمادات یعنی اُن پتھر وغیرہ کی چیزوں کی حرکت سے حرکت دینے والے کو سمجھ لیتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ حرکت اس چیز کے لائق نہیں اُسکا کوئی حرکت دینے والا سوائے اُسکے ہے خصوصاً وہ ہوشیار جن کی آنکھیں شرع کے سرمے سے روشن ہوئی ہیں بوجھتے ہیں کہ ممکن یعنی ہونیوالا اپنے بنانے میں یا دوسرے کے خواہ وہ جوہر ہو خواہ عرض یعنی ذات ہو یا صفت مقدور نہیں رکھتا ہاں قدرے فرق جمادات یعنی بیجان چیزوں کے حرکات اور افعال اختیاری میں ثابت ہے اور ایمان لانا اُس پر واجب ہے کہ حق تعالیٰ نے بندوں کو ایسی صورت قدرت اور ارادے کی دی ہے اور عادت اللہ کی اسپر جاری ہے کہ جب کوئی بندہ کسی کام کا قصد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کام کو پیدا کرتا ہے اُسی ارادے اور قدرت کے سبب بندے کو کاسب کہتے ہیں یعنی حاصل کرنیوالا اور بھلائی برائی ثواب عذاب اُسپر ٹھہراتے ہیں جمادات اور حیوانات یعنی انسان کی حرکت میں فرق نہ سمجھنا کفر ہے خلاف شرع اور خلاف عقل اور سوائے اللہ تعالےٰ کے دوسرے کو کسی چیز کا پیدا کرنے والا جاننا بھی کفر ہے اسلیئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدریہ کو اس اُمت کا مجوس فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی چیز میں نہیں پیٹھتا اور کوئی چیز اُسمیں نہیں پیٹھتی اور وہ سب چیزوں پر محیط ہے یعنی گھیر رکھا ہے اپنی ذاتی گھیر سے اور نزدیکی اور ملاپ سب چیزوں سے رکھتا ہے نہ وہ گھیر اور نزدیکی اور ملاپ جو ہماری عقل میں آوے کہ وہ اُسکی جناب پاک کے لائق نہیں اور جو کچھ کشف اور شہود سے یعنی کھلجانا اور دکھائی دینا چھپی چیز کا محنت کی قوت سے معلوم کریں وہ اُس سے پاک ہے ایمان غیب پر لانا چاہیئے اور جو کشف اور شہود سے سمجھا جائے وہ اُس کی تصویر اور نقل ہے اسپر خیال نہ رکھنا چاہیئے بلکہ اُسکو تمثیل جاننا چاہیئے یوں ہی بزرگوں نے فرمایا ہے ایمان لائے ہیں ہم کہ اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو گھیر رہا ہے اور سب سے نزدیک ہے اور معنی گھیر رہنے اور نزدیک ہونے اور ساتھ ہونے کے ہم نہیں سمجھتے ہیں کہ کیونکر ہے اور ایسا ہی مطلب لفظ استوٰی کا ہے یعنی برابر ہونا اُس کا عرش پر اور سمانا اُس کا مومن کے دلمیں اور اترنا پچھلی رات کو [illegible] ایمان رکھ کر حدیثوں اور کلام الٰہی میں آیا ہے اور ایسا ہی ہے

مطلب لفظ ہاتھ اور منھ کا کہ کلام الٰہی اُسپر دلالت کرتا ہے ان سب پر ایمان لانا چاہیئے
اور ظاہر کے معنی ان لفظوں کے نہ لینا چاہیئے اور اس کی تحقیقات میں نہ پڑنا چاہیئے بیان
اسکی حقیقت کا اللہ تعالیٰ کے علم پر چھوڑنا چاہیئے تاکہ جو غیر حق ہو وہ حق نہ سمجھا جاوے اور صفات
اور افعال الٰہی میں آدمیوں کو بلکہ فرشتوں کو سوائے حیرت اور نادانستگی کے اور کچھ
حاصل نہیں نص یعنی دلیل شرعی قطعی کا انکار کرنا کفر ہے اور تاویل یعنی بیان ٹھہرالینا محض
نادانی ایک طرح نزدیکی اور ملاپ اللہ تعالیٰ کی دوسری طرح پر ہو کہ پہلی طرح کے ساتھ سوا اسکے نام
ہونیکے کسی طرح کا میل نہیں رکھتی ایسی نزدیکی اگرچہ خاص بندوں کی قسمت میں ہی جیسے فرشتے
اور انبیاء اور اولیاء پر عوام مومنین بھی اس طرح کی نزدیکی سے بے نصیب نہیں مگر اس نزدیکی
کے بیشمار درجے ہیں نیکی اور بدی جو موجود ہوتی ہے اور کفر اور ایمان اور فرمانبرداری اور
نافرمانی جو کچھ بندے سے ظاہر ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے ارادے اور تقدیر سے ہی لیکن اللہ تعالیٰ
کفر اور گناہ کے کاموں سے راضی نہیں اور اسکے واسطے اُس نے سزائیں ٹھہرائی ہیں اور
فرمانبرداری اور ایمان کے عوض اچھے بدلے دینے کے وعدے کیے ہیں آرادہ اور ہے اور رضا
اور اور ہزاروں طرح کی رحمت اور درود پیغمبروں علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جناب پر نثار ہی
کہ اگر یہ لوگ نہ بھیجے جاتے تو ہدایت کی راہ کسیکو نہ معلوم ہوتی اور سچے علم اور نیک باتیں آدمیوں
سے پوشیدہ رہ جاتیں تب نبی برحق ہیں اول سبکے حضرت آدم علیہ السلام ہیں آخر اور افضل
سب میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور معراج اور سیر اُنکی مکے سے مسجد اقصیٰ اور
وہاں سے ساتویں آسمان اور سدرۃ المنتہیٰ تک حق ہے۔ اور آسمان کی کتابیں جو نبیوں پر اتری
ہیں جیسے توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان یعنی قرآن اور صحیفے جو حضرات ابراہیم
علیہ السلام اور پیغمبروں پر نازل ہوئے ہیں حق ہیں سب نبیوں پر اور سب کتابوں پر
ایمان لانا چاہیئے مگر گنتی اُنکی سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں کیونکہ دلیل سے
ثابت نہیں ہوا اور سب نبی بڑے اور چھوٹے گناہوں سے پاک ہیں اور پیغمبر کی باتیں جو
منضبط دلیل سے معلوم ہوئی ہیں سب پر یقین . لانا چاہیئے ... ایمان لاوے کہ فرشتے
بندے اللہ کے ہیں پاک ہیں گناہوں سے نہ ... ناویں نہ بیویں وحی

لاتے ہیں عرش کو اٹھا رہے ہیں اور جس کام پر مقرر ہیں اُسکو انجام دیتے ہیں اور پیغمبر اور فرشتے اگرچہ اور مخلوقات سے افضل اور مقرب ہیں تو بھی دوسری خلقت کیطرح علم اور قدرت نہیں رکھتے مگر جتنا اللہ تعالیٰ نے اُن کو علم اور قدرت دیا ہے اور وہ سب اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر اور مسلمانوں کیطرح ایمان رکھتے ہیں اور اُسکے بھید دریافت کرنے سے عاجز ہیں اور اپنی طاقت کے موافق اُس کی بندگی و حقوق کے ادا کرنے میں توفیق الٰہی کے سبب شکر گذار رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کو اُسکی واجب صفتوں میں شریک جاننا کفر ہے جیسا کہ دوسرے کافر پیغمبروں سے منکر ہو کر کافر ہوئے اسیطرح نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور عرب کے مشرک فرشتوں کو اُسکی بیٹیاں ٹھہرا کر اور اُس سے کہ اُن میں غیب کی باتوں کا علم جانتے تھے مشرک ہوئے اور فرشتوں اور نبیوں کو اللہ تعالیٰ کی صفات میں اور دوسروں کو نبیوں کی صفات میں شریک جاننے اور عصمت کی صفت یعنے سب عیبوں سے پاک ہونا سوائے انبیا اور فرشتوں کے دوسروں میں اعتقاد نہ کرے اور متابعت انبیا کی ہر کام میں منظور رکھے اور جن باتوں کی بابت پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم دیا ہے اُنپر ایمان لاوے اور عمل کرے اور جن باتوں سے منع فرمایا ہے اُن سے دور بھاگے اور کسی کے قول اور فعل کا جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول اور فعل سے ایک بال بھر فرق رکھتا ہو اعتبار نہ رکھے اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو خبر دی ہے کہ دو فرشتے منکر و نکیر قبر میں مردوں سے سوال کریں گے اور کافروں کو اور بعضے مسلمان گنہگاروں کو عذاب قبر کا ہوگا سچ ہے اور بعد موت کے زندہ ہونا قیامت کے دن اور صور یعنی نرسنگھے کا پہلی دفعہ پھونکا جانا سب کی موت کے واسطے اور آسمانوں کا پھٹنا اور ستاروں کا ٹوٹ کر گرنا اور پہاڑوں کا اُڑنا اور دوسری دفعہ کے صور سے مردوں کا قبروں سے زندہ نکلنا اور نئے سرے سے پھر تمام جہان کا پیدا ہونا حق ہے اور حساب قیامت کا اور گواہی ہر ایک جسم کی اور تولا جانا عمل کا اور پار ہونا پل صراط سے جو دوزخ کی پیٹھ پر تلوار سے تیز اور بال سے باریک ہے بعضے بجلی کیطرح بعضے ہوا کیطرح بعضے چالاک گھوڑے کیطرح بعضے آہستہ آہستہ پار ہونگے اور بعضے دو[illegible] گر پڑیں گے اور سفارش کرنی انبیا اور اولیا اور نیک لوگوں کی

گنہگارون کے حق مین سچ ہی اور حوض کوثر سچ ہی پانی اُسکا دودھ سے سفید اور شہد سے میٹھا اُسپر کوزے
دھرے ہین جتنے آسمان مین تارے جو کوئی اسکا پانی پیے پھر کبھی پیاسا ہو وے اور اللہ تعالیٰ اگر چاہی بڑی
بھاری گناہ کو بے توبہ بخشدے اور چھوٹے گناہ پر عذاب کرے اور جو کوئی اخلاص یعنی سچی نیت سے
توبہ کرے اللہ تعالیٰ کے وعدے کے موافق البتہ بخشا جاویگا اور کافر لوگ ہمیشہ دوزخ مین گرفتار
رہینگے اور مسلمان گنہگار اگر دوزخ مین ڈالے جاوینگے آخر تھوڑے یا بہت دنون مین البتہ دوزخ سے مخلصی پاکر
بہشت مین داخل ہونگے اور ہمیشہ وہین رہینگے اور مسلمان بڑے گناہون سے کافر نہین ہوتا اور ایمان سے
نکل نہین جاتا اور دوزخ کے عذاب جنکی خبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہی اور قرآن مین موجود ہے
جیسے سانپ اور بچھو اور زنجیرین اور طوق اور بیڑی اور دہکتی آگ اور گرم پانی اور کٹیلا درخت اور سینڈ
کا درخت اور کافر کے بدن کی پیپ اور دھوون سچ ہی اور اسیطرح پر بہشت کی نعمتین کھانے پینے
کی اور حور وقصور اور لباس اور پوشاک وغیرہ سچ ہی اور سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہی کہ مومنون
کو بہشت مین بے پردہ اور بے جہت اور بیمثال میسر آویگا اور ایمان کہتے ہین سچ جاننے کو دل سے
اور مان لینے کو اور زبان سے اقرار کرنیکو اور زبان کا اقرار کرنا بھی ضرورت کیوقت حساب مین نہین آتا
اور جانے کہ پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصحاب سب نیک اور عادل تھے اگر کسی سے کوئی قصور ہوا تو وہ
توبہ کر کے پاک ہوا قرآن کی اکثر آیتین اور بہت سی حدیثین اُنکی تعریف مین گواہی دیتی ہین اور
یہ بھی قرآن سے ثابت ہی کہ وہ آپسمین محبت اور مروت رکھتے اور کافرون کے حق مین سخت
تھے، سو جو کوئی اُن کو آپس مین مخالف اور بے اُلفت سمجھے وہ قرآن کا منکر ہوا اور جو کوئی
اُن سے عداوت اور بغض رکھے وہ قرآن کے حکم سے کافر بنا وہ امانت دار ہین وحی کے اور نگہبان
ہین دین کے اور قوی کرنے والے ہین اسلام کے اور دور کرنے والے ہین کفر کے جو کوئی
اُن سے منکر ہوا وہ قرآن اور سب ایمان کے احکام سے خارج ہوا اور صحابہ کے اجماع اور
پکی دلیلون سے ثابت ہی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور اصحابون سے افضل ہین انکے بعد عمر رضی اللہ
عنہ سب اصحابون نے حضرت ابو بکر کو افضل جان کر اُنسے بیعت کی پھر اُنکے اشارے سے اُنکے

پیچھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اُنکی فضیلت کے سبب اجماع کیا اور حضرت عمرؓ کے بعد تین دن تک اُنہین صحابہؓ نے مشورہ کر کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو افضل جانکر خلیفہ کیا اور اُنسے بیعت کی اور بعد حضرت عثمانؓ کے سب اصحاب مہاجرین اور انصار نے جو مدینے مین موجود تھے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ساتھ بیعت کی اور جس نے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے جھگڑا کیا اُسنے خطا کی مگر بدگمانی اصحابونؓ سے نہ رکھنا چاہیے اور اُنکے آپسمین کی ناموافقت پر خیال بد نہ لیجانا چاہیے اور اُنہین سے ہر ایک کیساتھ محبت اور اعتقاد سے پیش آنا چاہیے اور اسیطرح کئی اصحابؓ جو اصحاب کبار کے سوا قطعی بہشتی ہین اُنکو نیک جانے اور حضرات حسنینؓ اور اُنکی مان بی بی فاطمہؓ اور بی بی خدیجہؓ اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہن اور جتنی بیبیان اور بیٹیان حضرتؐ کی تھین سب کو بہتر اور افضل دوسرون سے یقین کرے اور اُنکی محبت دل سے رکھے اور دل سے اُنکی اولاد کیساتھ بہ تعظیم و توقیر پیش آوے اور ایسے عمل کرنے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تابعداری سے علاقہ رکھتے ہین پھر جو کوئی برخلاف اُسکے کریگا اُسنے گویا حضرتؐ سے عداوت کی اہل حق کے یہی عقائد ہین جو بیان مین آئے عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْہَدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَہٗ یَسْاَلُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْہَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِہَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَہَا وَاَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَآءَ الشَّآءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِیًّا ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا عُمَرُ

اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہٗ جِبْرَئِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَرَوَاہُ اَبُوْھُرَیْرَۃَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِیْہِ وَاِذَا رَأَیْتَ الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الصُّمَّ الْبُکْمَ مُلُوْکَ الْاَرْضِ فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُھُنَّ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَرَأَ وَاِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ الْاٰیَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

عمر خطاب کے بیٹے راضی ہو اللہ اُنسے روایت کرتے ہین کہ اُسوقت ہم تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نزدیک ایک دن جب آیا ہمارے پاس ایک شخص جسکے نہایت سفید کپڑے از بسکہ سیاہ بال تھے نہین معلوم ہوتا تھا اُسپر نشان سفر کا اور نہین پہچانتا تھا اُسکو ہم مین سے کوئی یہانتک کہ بیٹھا روبرو نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پھر لگا دیا اپنے زانوٴون کو حضرت کے زانوٴون سے اور رکھے اپنے ہاتھ رانون پر اور کہا اے محمد خبر دو مجھکو اسلام سے یعنی اسلام کی حقیقت فرمائیے حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ گواہی دے تو اسپر کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد بھیجا ہوا اللہ کا ہے اور پڑھا کر تو نماز اور دیتا رہ زکوٰۃ اور روزے رکھا کر رمضان کے اور حج کر اللہ کے گھر کا اگر مقدور ہو تجھکو راہ روی کا یعنے زاد و راحلہ اور امن ہو راہ کا کہا اُس شخص نے کہ سچ کہا تو نے پس تعجب کیا ہمنے اُس سے کہ پوچھتا ہے حضرت سے پھر سچ مان لیتا ہے اُسکو کہا اُس شخص نے بتلا تو مجھکو ایمان کی حقیقت فرمایا حضرت نے یہ کہ ایمان لاوے تو اللہ پر اور اُسکے فرشتون اور اُسکی کتابون پر اور اُسکے رسولون پر اور پچھلے دن پر اور ایمان لاوے تو تقدیر پر اُسکی بھلائی اور برائی کے ساتھ کہا اُس مرد نے سچ کہا تو نے کہا بتا تو مجھکو احسان کی حقیقت فرمایا یہ کہ بندگی کرے تو اللہ تعالیٰ کی اسطرح پر کہ گویا دیکھتا ہے تو اُسکو پھر اگر ایسا نہین ہے کہ دیکھتا ہے تو اُسکو پس ایسا جان کہ تحقیق وہ دیکھتا ہے تجھکو کہا اُسنے کہ خبر دے تو مجھکو قیامت کب ہوگی فرمایا کہ نہین ہے زیادہ واقف کار جس سے پوچھی گئی اُسکی خبر پوچھنے والے کی نسبت کہا بتلا تو مجھکو اُس کی علامتین فرمایا قیامت کی نشانیان یہ ہین کہ جنے لونڈی اپنی مالکہ کو اور یہ کہ دیکھے تو ننگے پاؤن والون اور ننگے بدن والون مفلسون بکری چرانے والونکو بڑی عمارتین بناتے کہا روایت کرنے والے نے پھر چلا گیا وہ شخص اور ٹھہرا رہا مین دیر تک پھر فرمایا حضرت نے مجھکو آیا جانتا ہے تو اے عمر کون تھا یہ پوچھنے [illegible] کہا مین نے

اللہ اور رسول خوب جانتے ہین فرمایا تحقیق وہ جبرئیل تھا آیا تمہارے پاس سکھا دے تم کو تمہارا دین روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اور روایت کیا اسی حدیث کو ابوہریرہؓ نے کچھ اختلاف کیساتھ انکی روایت مین یون ہے اور جب دیکھے تو ننگے پانؤن والون ننگے بدن والون بہرون گونگون کو زمین کے مالک علم قیامت کا داخل ہے پانچ چیزون مین کہ انکو کوئی نہین جانتا مگر اللہ پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت بیشک اللہ کہ اُسکے پاس ہے قیامت کا علم اور مینھ کے برسنے کا آیت کے آخر تک روایت کیا اس حدیث کو بخاری و مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انھون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایمان کی ستر اور کئی شاخین ہین سو بہتر اول ان مین کلمہ طیب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا پڑھنا اور ادنی اور کمتر اُن کا دور کرنی تکلیف کی چیزین راہ سے مثلاً کانٹے گھانس پتھر نجاست کی چیزون کو راہ سے دفع کرنا اور شرم کرنا بُری اور ناکاری باتون سے یہ ایک بڑا شعبہ ہے ایمان کا ف جاننا چاہیے کہ ایمان کی شاخین اخلاص و اعمال اور واجبات اور سنن و مستحبات اور آداب کی رو سے بیشمار ہین کہ اُنکی حد کو سوائے شارع کے کوئی نہین جانتا شاید اصول حکمون کے اور قاعدے ایمان کے اس عدد تک پہونچے ہون اور بعضے یون کہتے ہین کہ ان عددون کے بیان سے تعین کچھ مراد نہین بلکہ کثرت مراد ہے کیونکہ ستر کا عدد محاورے کے رو سے کثرت پر دلالت کرتا ہے غرض ایمان کی شاخین باوجود اس کے کہ حد اُسکی شمار سے باہر ہے گھیر رکھا ہے اُنھون نے ایک اصل کو وہ کیا کہ کامل کرنا نفس کو اچھے اور نیک کامون سے جو اس جہان اور اُس جہان کے کام آوین اور یہ حاصل ہوتا ہے اللہ اور رسول کے احکام کے علم سے اور اُن کو ہمیشہ بجا لانے سے اور اعتقاد کی صحت سے جیسا کہ قرآن شریف مین اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا یعنی جن لوگون نے کہا کہ پروردگار ہمارا اللہ ہے پھر اُسی پر قائم رہے اور حدیث مین آیا ہے قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی کہہ ایمان لایا مین اللہ پر پھر اُسپر قائم رہ اور بعضے علماؤن نے اُن شاخون کو بیان

کیا ہی اس طرح پر کہ ایمان لانا اللہ پر اور اُسکی صفتون پر اور یہ اعتقاد کرنا کہ جو سوا ے اللہ
اور اُسکی صفتون کی ہی سو حادث یعنی نئی چیز ہے قدیم نہین اور ایمان لانا خدا کے فرشتون پر اور اُسکی
کتابون پر اور پیغمبرون پر اور اُسکی تقدیر پر نیک ہو وہ یا بد اور قیامت کے دن پر اُسمین داخل ہی عذاب
ہونا بدکارونکا اور آرام سے رہنا نیک کارون کا اور یہ کہ قیامت کے دن حساب ہوگا اور لوگو نکے
عمل ترازو مین تولے جاوینگے اور اعمال نامہ نیکو نکو داہنے ہاتھ مین اور بدون کو بائین ہاتھ مین دیا جاویگا
اور پُل صراط سے سب کو گذرنا ہوگا اور اللہ تعالی کا دیدار مومنون کو نصیب ہوگا اور بہشتی بہشت مین اور
دوزخی دوزخ مین ڈالے جاوینگے اور ہمیشہ وہان رہینگے کبھی باہر نہ آوینگے بہشتیونکو نعمت اور راحت ہمیشہ ملیگی اور
دوزخیونکو سزا ہر طرح کے عذاب سے ہمیشہ ہوا کریگی اور یہ بھی شعبہ ایمان کا ہی اللہ تعالی سے محبت رکھنی اور اُسکے
دوستون سے اور بغض رکھنا اُسکے دشمنون سے اور محبت رکھنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے یعنی اُنکی
تعظیم کرنی اور اُنپر درود بھیجنا اور اُنکے یارون سے دوستی رکھنی اور اُنکی آل اور اولاد کیساتھ محبت کرنی
اور اُنکی سنتون کی پیروی کرنی یعنے اُنکے طریق پر چلنا اور اُسکو رواج دینا یہ سب رسول کی محبت مین داخل ہے
غرض اللہ اور رسول کی محبت ایسی رکھے کہ ایک مقام مین سارا جہان ایکطرف ہو اور اللہ اور رسول کی
متابعت ایک طرف ہو تو اللہ اور رسول کا جو محب ہے بے پروا کسی کی رعایت نہ کریگا جسمین اللہ اور رسول
کی رضامندی سمجھے اُسکو عمل مین لاوے وہی تو سچا محب ہی اور جس نے یہ نہ کیا اور جسقدر اُسکے احکام سی
اُسنے چشم پوشی کی اُسی قدر اُسکے ایمان مین خلل پڑا اور دوستی کے دعوے مین جھوٹا ٹھہرا اور
شعبہ ایمان کا یہ ہی کہ جو عمل کرے اللہ کی رضامندی کے واسطے کرے دوسرے کی طرف نگاہ
نہ رکھے یا دکھلانے کو نہ کرے خواہ وہ عمل ہاتھ کا بدن کا یا زبان کا یا دل کا یا اعتقاد کا اور شعبہ ایمانکا ہے
گناہ کے کامون مین خدا سے ڈرنا اور نیک کامون مین اُس سے اُمید رکھنی اور شعبہ ایمان کا
ہی توبہ کرنا گناہون سے جب گناہ ہو جاوے تب ہی توبہ کرے اور شکر کرنا نعمت پر مثلاً اولاد ہے
تو عقیقہ کرے اور نکاح کرے تو طعام ولیمہ کھلاوے اور ختم قرآن ہو تو خوشی کرے اور مال ہو تو زکوٰۃ
دے صدقہ فطر دے قربانی کرے اور شعبہ ایمان کا ہے عہد کو وفا کرنا یعنے جو قول کرے اُسکو پورا کرے اور

مصیبت پر صبر کرنا اور گناہون سے دور بھاگنا اور تقدیر پر راضی رہنا اور اللہ پر توکل کرنا چھوٹون پر مہربانی کرنی بڑون کی حرمت کرنی تعظیم بجالانی بُری باتون سے بچنا جیسے طمع اور بخل اور تکبر اور حسد اور عجب اور کینہ اور غضب وغیرہ اور شعبہ ایمان کا ہی کلمہ توحید پڑھنا اور قرآن کی تلاوت کرنا اور علم دین سکھانا اور دعا مانگنی اور استغفار کرنا بیہودہ کامون سے بچنا جسم کو پاک رکھنا ظاہر اور باطن کی ناپاکی سے اور نماز پڑھنی فرض ہو یا نفل ہو شرمگاہ ڈھانکنی اور صدقہ دینا فرض ہو یا نفل اور آزاد کرنا غلام و لونڈی کا اور سخاوت کرنی اور مہمانداری کرنی روزے رکھنا فرض ہون یا نفل اعتکاف کرنا شب قدر کو ڈھونڈھنا حج کرنا عمرہ لانا طواف بیت اللہ کرنا ہجرت کرنی کافرونکے ملک سے کہ جہان ظلم اور فسق و فجور و بدعت رواج پاوے اور بچانا اپنے دین کو بد باتون سے اور اُسکی نذرین ادا کرنی گناہونکا کفارہ دینا نکاح کرکے حرام کاری سے بچنا حق ادا کرنا اہل و عیال کا مقدور کے موافق اور ماں باپ کی تابعداری کرنی مگر اُسمین کہ خلاف شرع نہو اور نیکی کرنی اُنکے ساتھ مال اور خدمت اور اچھی باتون سے اور تربیت کرنی اولاد کو اسلام کے طریق پر اور سلوک کرنا ناتے دارون سے اور فرمانبرداری کرنی مسلمان سردار کی اگر خلاف شرع حکم نکرے اور لونڈی و غلام سے نرمی اور بیبیونمین برابری رکھنی اور جماعت کی متابعت کرنی اور مسلمانون مین صلح کرادینا باغیون کو اور جو اسلام سے پھر جاوے مار ڈالنا اور مدد کرنی نیکون کی اور نیک کامونمین دین کی اور حکم کرنا اچھے کامون کا اور باز رکھنا بُرے کامون سے اور سزا دینا بدکارون کو اور جہاد کرنا کافرون اور بدعتیون سے ہتھیار سے اور زبان سے اور ادا کرنی امانت اور پانچوان حصہ دینا غنیمت کا اور ادا کرنا قرض اور حق ہمسایہ کا اور معاملہ کرنا لوگون سے خوبیونکے ساتھ اور جمع کرنا اور کسب کرنا مال وجہ حلال سے اور خرچ کرنا مال اچھی جگہ جیسے یتیمون مسکینون مستحقونکو دینا۔ مسجد خانقاہ مدرسہ پل مہمانسرائے وغیرہ کی عمارت مین لگانا مالکو بیجا خرچ نکرنا بیکار السّلام علیکم کہنا جواب سلام کا اور چھینکنے والے کا جو الحمد للہ کہے دینا اور بچنا کھیل اور تماشے سے اور لوگون کے ایذا دینے سے اور ہٹا دینا راہ سے اُس چیز کا جس سے لوگ اذیت پاوین اور دعوت قبول کرنی بشرطیکہ وہان کوئی بات خلاف شرع نہو اور [illegible] کی نماز پڑھنی اور اُسکے ساتھ جانا اور بیمار پُرسی کرنی اور ہر مہینے مین

تین روزے رکھنے وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت کی انس بن مالک نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایماندار نہین ہوتا کوئی تم مین کا یعنی مومن کامل نہین ہوتا جبتک وہ زیادہ دوست نہ رکھے مجھکو اپنے باپ اور اپنے بیٹے سے اور سب لوگون سے عہ ف محبت پیغمبر خدا کی یہی ہو کہ دین کے امور مین اور انکی سُنت کی پیروی مین اُنکی رضامندی کو لحاظ رکھے اور اپنی ذات اور اہل وعیال اور مان باپ اور دولت اور حشمت پر (کہ دنیا مین محبوب چیزین یہی ہین) اُنکی متابعت کو غالب جانے اور ترجیح دے مثلاً جان و مال سب کھووے پر اُنکا حق قائم رکھے ہاتھ سے نہ دے وَعَنْ عَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ کہا عباس عبد المطلب کے بیٹے حضرت کے چچا نے کہ فرمایا حضرت نے چکھا مزہ ایمان کا اس نے جو خوش ہوا اللہ سے پروردگار ہونے پر اور خوش ہوا اسلام سے اپنا دین ہونے پر اور محمدؐ سے پیغمبر ہونے پر عہ ف یہ تینون چیزین آدمی کے دل کی بیماری کو دفع کرتی ہین اور گناہ کی ناپاکی سے پاک کرکے بہشت کے رہنے کے لائق بناتی ہین بغیر ان تینون چیزون کے آدمی سخت مصیبت مین گرفتار ہوکر شیطان کا دوست بنکر دوزخ کے قابل ہوتا ہی وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ یَہُوْدِیٌّ وَّلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْٓ اُرْسِلْتُ بِہٖٓ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اُس خدا کی جس کے قبضہ قدرت مین زندگی محمد کی ہی نہ سُنا میرے احوال کو کسی ایک شخص نے اس اُمت سے یہودی ہووے یا نصرانی ہو پھر مرگیا وہ ایمان نہ لاکر اُس دین کیطرف کہ مین بھیجا گیا ہون جدھر مگر ہوگا وہ دوزخیون سے سہ ف حضرت آخر زمانہ کے نبی ہین بھیجے گئے ہین تمام جن وانس کی طرف اب جو کوئی ان لوگون سے مومن ہو خواہ عیسوی وغیرہ

عہ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے ۱۲

عہ روایت کیا اسکو مسلم نے ۱۲

سہ روایت کیا اسکو مسلم نے ۱۲

اُن پر ایمان نہ لاکر مریگا بیشک دوزخ مین پڑیگا عَنْ اَبِی مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَّھُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِیِّہٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَّالْعَبْدُ الْمَمْلُوْکُ اِذَا اَدّٰی حَقَّ اللّٰہِ وَحَقَّ مَوَالِیْہِ وَرَجُلٌ کَانَتْ عِنْدَہٗ اَمَۃٌ یَّطَاھَا فَاَدَّبَھَا فَاَحْسَنَ تَادِیْبَھَا وَعَلَّمَھَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَھَا ثُمَّ اَعْتَقَھَا فَتَزَوَّجَھَا فَلَہٗ اَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ کہا ابو موسیٰ اشعری نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین شخص ہین جنکے لیے دوہرا ثواب ہی ایک وہ شخص اہل کتاب سے کہ ایمان لایا اپنے نبی موسیٰ یا عیسیٰ علیہما السلام پر اور ایمان لایا محمد علیہ الصلوۃ والسلام پر دوسرا وہ بندہ جو دوسرے کی ملک مین ہی جب ادا کیا اُسنے حق اللہ تعالیٰ کا اور حق اپنے مالک کا تیسرا وہ شخص کہ تھی نزدیک اُسکے ایک لونڈی صحبت کرتا تھا اُسکے ساتھ پھر آداب سکھائی اُسکو اچھے آداب اور تعلیم کی اُسکو نیک تعلیم بعد اُسکے اُسکو آزاد کر کے اپنے نکاح مین لایا سو اُس مرد کے لیے دوہرا ثواب ہی ف ظاہر مین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ عمل کے سبب دوہرا ثواب ملا لیکن حقیقت یون ہی کہ ایک عمل کے بدلے دوہرا ثواب ملیگا مثلاً ان تینومین سے جو کوئی ایک روزہ رکھے گا دو روزہ کا ثواب پاوے گا روایت کی بخاری اور مسلم نے عَنْ عُبَادَۃَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَحَوْلَہٗ عِصَابَۃٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ بَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُھْتَانٍ تَفْتَرُوْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِیْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَعُوْقِبَ بِہٖ فِی الدُّنْیَا فَھُوَ کَفَّارَۃٌ لَّہٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا ثُمَّ سَتَرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَھُوَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْہُ وَاِنْ شَآءَ عَاقَبَہٗ فَبَایَعْنَاہُ عَلٰی ذٰلِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ کہا عبادہ رضی اللہ عنہ صامت کے بیٹے نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور گرد اُنکے جماعت تھی اصحاب کی بیعت یعنی عہد کرو میرے ساتھ اسپر کہ شریک نکرو اللہ کیساتھ کسی کو یعنی بت پرستی نہ کرو اور اُسکی صفت خاص مین کسی کو نہ ملاؤ اور عبادت کھانیکو نکرو اور چوری نکرو اور زنا نکرو اور قتل نہ کرو اپنی اولاد کو جیسا جاہل کرتے آتے تھے مفلسی کے ڈر سے

اور نہ کرو کسی پر بہتان کہ بنایا ہو اُسکو اپنے ہاتھ اور پانْون سے یعنی اپنی ذات سے یا اپنے دل سے بدگمانی کرکے جھوٹ بنا دے اور وہ آدمی اُن باتون سے پاک ہو یا بیحیائی سے مُنہ پر عیب لگا دے اور نافرمانی نکرو مشہور کاموں مین یعنی جس کا حکم شرع مین مشہور ہے سو جو کوئی وفا کریگا تم مین سے اس بیعت کو اُس کا اجر ہے اللہ پر یعنی اللہ ثواب دیگا اور جو کوئی پہونچا اُنمین سے کسی چیز کو یعنی عمل بد کیا سوا شرک کے پس سزا پاویگا وہ دنیا مین تو وہ کفارہ ہے اُسکے واسطے یعنی معاف ہوتی ہین گناہ اور پاک ہوتا ہے وہ اور جسنے کیے وہ کام پھر چھپایا اُنکو اُسپر اللہ نے پس اُسکا حکم اللہ پر ہے چاہے بخشے چاہے سزا دے پھر بیعت کی ہمنے اُنسے اُن باتون پر روایت کی بخاری اور مسلم نے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ اِلَی الْمُصَلّٰی فَمَرَّ عَلَی النِّسَاۗءِ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاۗءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ مَا رَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِیْنٍ اَذْھَبَ بِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰکُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِیْنِنَا وَعَقْلِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلَیْسَ شَھَادَۃُ الْمَرْاَۃِ مِثْلَ نِصْفِ شَھَادَۃِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِکَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِھَا قَالَ اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِکَ مِنْ نُقْصَانِ دِیْنِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ کہا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ باہر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عید قربان کے دن یا عید فطر کو عیدگاہ کیطرف پھر آئے عورتونکی جماعت کے پاس اور فرمایا آپنے کہ اے گروہ عورتونکے خیرات کرو یعنی کچھ دو اللہ کی راہ مین کیونکہ مین آگاہ کیا گیا ہون کہ تم مین سے اکثر دوزخی ہونگی پوچھا عورتون نے اسکا کیا سبب ہے یا رسول اللہ فرمایا کہ تم بہت کوسا کرتی ہو اور گالی دیا کرتی ہو اور ناشکری کرتی ہو اپنے خاوندکی یعنی وہ سو طرح بھلائی اور سلوک تم سے کرتا ہے اور ایک بات مین کچھ فرق آگیا اُن سب کو تم خاک مین ملاتی ہو نہین دیکھا مین نے کسی کم عقل اور ناقص دین کو کہ کھودیوے ہوشیار مرد کی عقل کو تمسے زیادہ پوچھا عورتون نے کیونکر ہماری عقل مین کمی اور دین مین نقص ہے یا رسول اللہ فرمایا کیا نہین ہے عورتون کی گواہی مرد کی آدھی گواہی کے برابر کہا اُنھون نے البتہ فرمایا پس یہ بات اُنکی عقل کی کمی کے سبب سے ہے فرمایا حضرت نے کیا نہین ہے کہ جب حیض

ہوتا ہی عورت نماز روزی سے باز رہتی ہی کہا اللہ فرمایا سو یہی ہی اُنکے دین کا نقصان **ف** کو سنا اور پھٹکار کرنا بہت برا ہے اُسکے سبب سے آدمی گنہگار ہوتا ہی کسی کو نہ چاہیئے کہ کسی کو پھٹکار کری یعنی اللہ کی رحمت سے دور ہو جاوے کیونکہ کسی کا خاتمہ معلوم نہین کہ کیا ہوگا اسیواسطے حکم ہی کہ جبتک آدمی کی خاتمے کا حال معلوم نہو اُسپر لعنت نہ کری اگر کریگا اور وہ اُسکے قابل نہین تو وہ لعنت اُسی پر اُلٹ پڑیگی اگر کوئی کہی کہ عورتون کی عقل اور دین کا نقصان خدا کیطرف سی ہی اُنکے کسب سے نہین پھر اُنکا کیا قصور **جواب** اللہ نے اسی قصور کے سبب سے اُنکے درجے مرد کے درجے سے کم کیے اور یہی منظور تھا اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ عورتون کو عبادت کی کمی کا ثواب بھی نہ ملے گا جیسا مردونکو بیماری اور سفر کے عذر سے ملتا ہی کیونکہ مرد کی نیت مین ہے کہ عبادت ہمیشہ کیا کرے روایت کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ وَاِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَّالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ ۝ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ کہا معاذ بن جبل نے عرض کیا مین نے یارسول اللہ تبلاو مجکو ایسا کام کہ داخل کرے وہ مجھے بہشت مین اور باز رکھے مجکو دوزخ سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یہ بڑا سوال کیا اور بیشک یہ اسپر آسان ہے جسپر اللہ تعالیٰ آسان فرماوی

وہ یہ کہ عبادت کر اللہ کی اور شریک مت کر اُسکے ساتھ کسی چیز کو اور پڑھ نماز اور دے زکوٰۃ اور روزہ رکھ رمضان کے اور حج کر کعبے کا پھر فرمایا کیا بتلاؤن مین تجکو نیکی کے دروازے روزہ رکھنا ڈھال ہے یعنی برے کامون کو روکتا ہے نفس کے کمزور ہونے سے اور خیرات کرنی ٹھنڈا کرتی ہے گناہ کی گرمی کو جیسا بجھاتا ہے پانی آگ کو اور نماز پڑھنا آدمی کا آدھی رات کو ایسا ہی ہے پھر پڑھی آپنے یہ آیت تَتَجَافٰی جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یک یَعْمَلُونَ آخر تک جسکے معنی یہ ہین کہ اللہ تعالی رات کے اُٹھنے والونکی تعریف کرتا ہے کہ جو لوگ حق تعالی کی ضامندی کے واسطے اپنی راحت کو چھوڑتے ہین اور آرام کیوقت بسترون سے اُٹھتے ہین اُنکے لیے نیک مقرر ہے ایسا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا پھر فرمایا حضرت نے کیا نہ بتلاؤنمین تجکو دین کے کام کا سر اور دین کے گھر کا ستون اور اونچائی اُسکے کوہان کی کہا معاذ نے ہان فرمایے یارسول اللہ فرمایا کہ سر دین کے کام کا اسلام ہے اور کھمبا دین کے گھر کا نماز ہے اور اونچائی اُسکے کوہان کی جہاد ہے یعنی کافرون اور سرکشونکو مارنے سے دین کا مرتبہ بلند ہوتا ہے پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو وہ چیز جس سے ان سب باتون کی درستی ہو کہا مین نے فرمایئے یارسول اللہ پس لی آپنے زبان اپنی اور اشارہ کیا اُس کی طرف اور کہا کہ اُسکو سنبھالے رکھ مین نے پوچھا تعجب کر کے کہ یارسول اللہ کیا ہم پکڑے جاوینگے اُن باتون کے سبب جو زبان سے نکالتے ہین فرمایا روئے تجپر تیری مان اے معاذ نہین گراوینگی آدمیون کو اوندھے مُنھ دوزخ مین یا ناک کے بل مگر کاٹنے والی زبانین اُنکی یعنی بیہودہ باتین احمدؓ اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِثْنَتَانِ مُوجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْمُوجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کی جابر رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزین ہین کہ دو چیزون کو واجب کرتی ہین پوچھا ایک شخص نے یارسول اللہ وہ دونون چیزین کیا ہین فرمایا آپنے کہ جو کوئی مریگا شریک کر کے اللہ کیساتھ کسی کو داخل ہوگا جہنم مین اور جو کوئی موا اس حال مین کہ اُسنے شریک نہ کیا اللہ کے ساتھ کسی کو داخل ہوگا بہشت مین

لہ یا آخر کو روایت کی مسلم نے وَعَنْ اَبِی اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَیِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ
قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا الْاِثْمُ قَالَ اِذَا حَاكَ فِیْ نَفْسِكَ شَیْءٌ فَدَعْہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ سہ روایت کی
ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ کسی شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے کہ ایمان کے ٹھیک ہونیکی
کیا علامت ہی فرمایا اگر خوش کرے تجکو تیرا نیک عمل اور غمگین کرے تجکو تیرا برا عمل تو تو مومن ہی سوال کیا
اُس شخص نے یا رسول اللہ برا کام کسکو کہتے ہین فرمایا آپنے جب کوئی چیز تیرے دلمین خلش ڈالے یعنی تجکو
تردد ہو جاوے اور تیرے دل کو اُس کام سے مسرت نہو تو چھوڑ دے اسکو یعنی یہی نشانی ہی اُسکی کہ اُسمین برائی ہی
ف دوسرے مقام مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جس کام مین تو تردد ہو تو اپنے دل سے فتوی
طلب کر اس کا مطلب یہ ہی کہ مومن متقی کا دل ایمان کی نور سے مثل آئینے کی ہوتا ہی جب کسی بات مین حکم قرآن اور
حدیث اور اجماع اُمت کا پایا نہ جائے اور قول علما کا مختلف ہو تو مومن اپنے دل سے صلاح کرلے جو وہ
حکم کرے عمل مین لادے مگر یہ حال ہر سلمان کا نہین ہی وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ مَّعَكَ عَلٰی ھٰذَا الْاَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَّعَبْدٌ فَقُلْتُ مَا الْاِسْلَامُ
قَالَ طِیْبُ الْكَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَۃُ قَالَ قُلْتُ اَیُّ
الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الْاِیْمَانِ اَفْضَلُ قَالَ
خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الْھِجْرَۃِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ
تَھْجُرَ مَا كَرِہَ رَبُّكَ قَالَ قُلْتُ فَاَیُّ الْجِھَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُہٗ وَاُھْرِیْقَ دَمُہٗ قَالَ قُلْتُ اَیُّ السَّاعَاتِ
اَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کی عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے کہ آیا مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنے جب وہ مکے مین تھے پھر پوچھا مین نے یا رسول اللہ کون ہی تمھارے
ساتھ اس کام مین یعنی تم سے موافق دین اسلام مین فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے ایک مرد آزاد اور ایک بندہ یعنی اس کام مین میرا ساتھی ہی ابو بکر رض اور بلال رض
اور بعضے کہتے ہین کہ حر سے مراد جمیع مرد آزاد اور عبد سے مراد جمیع بندے یعنی اس دین کے کام مین

لہ خواہ وہ بدون حساب ہی کے بہشت مین چلا جاوے یا بعد سزاے اعمال کے پھر بہشت مین جاوے ۱۲ منہ سہ روایت کیا اسکو احمد نے ۱۲

دونون قسم کے لوگ میرے شریک ہونگے پوچھا مین نے اسلام کیا چیز ہی فرمایا خوبی دریری کلام
مین اور کھانا کھلانا آدمیونکو یعنی تواضع اور سخاوت کہ دونون وصف کامل ہین اسلام کی ایک اپنی
ذات سے علاقہ رکھتا ہی ایک دوسرون کی کہین اور صفتونکو بھی اسلام کی حق مین آپنے بیان کیا ہی اس کا
سبب یہ ہی کہ جسوقت جسکے حق مین جو صفت مناسب جانے وہ کہدی کہ اُسپر اُسکو زیادہ لحاظ ہی اور اُسمین
کمال حاصل کری جیسا طبیب ہر شخص کے مرض کے موافق علاج تبلاتا ہی جس سے وہ جاتا ری پوچھا مین نے کیا چیز
ہی ایمان فرمایا صبر اور سماحت یعنی گناہ کے کامونمین صبر کرنا اور فرمانبرداری کی کامونمین جوانمردی
کرنی کہا پوچھا مین نے کون سا کام اسلام مین افضل ہی کہ مسلمان کو چاہیئے فرمایا ایسا کام کرنا کہ اُسکی ہاتھ
اور زبان سی مسلمانون کو اذیت نہ پہونچے کہا پوچھا مینے کونسا کام ایمان کا بہتر ہی فرمایا نیک خلق یعنی
اُس صفت پر عمل کرنا نفس کے توڑنے اور خلق کے نفع پہونچانی کو اور یہ بہت سخت ہی کہا پوچھا مین نے
کونسی نماز افضل ہی یعنی نماز کے رکنون مین کون سا رکن فرمایا درازی قیام کی یعنی دیر تک کھڑی ہو کر
قرآن پڑھنا کہا پوچھا مین نے کون ہجرت افضل ہی فرمایا کہ چھوڑ دے تو اُس چیز کو کہ بُرا جانتا جسکو تیرے
پروردگار نے کہا پوچھا مین نے پس کونسا جہاد بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ جسکے گھوڑی کی کونچین کاٹی جاوین اُسکی گھوڑی کی اور
خون بہایا جاوی اُسکا یعنی گھوڑا اور آپ دونون جہاد مین کام آوین کہ دنیا کے فائدون سے بے نصیب جاوی
کہا پوچھا مین نے کون وقت افضل ہی فرمایا پچھلی رات کا بیچ روایت کیا احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے وَعَنْ
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ
تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِیْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ مَاذَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنْ
تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کی
معاذ بن جبل نے کہ اُسنے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایمان کی اچھی چیز سے
فرمایا یہ ہے کہ جسکو دوست رکھے تو اللہ کے واسطے دوست رکھی اور جسکو دشمن رکھی تو اللہ کے واسطے
دشمن رکھے اور لگا رکھے تو اپنی زبان کو اللہ کی یاد مین پوچھا معاذ نے وہ کیا ہی یارسول اللہ فرمایا
دوست رکھے تو آدمیونکو واسطے وہی جو دوست رکھے اپنے واسطے اور ناپسند رکھی تو اُنکے لیے جو ناپسند

رکھے اپنے لیے یعنے سب کا خیر خواہ رہے کسی کی بدخواہی نہ کرے روایت کی احمدؒ نے

پہلا باب فصل شرک اور کبیرہ گناہون کے بیان مین

تھوڑی حقیقت شرک اور کبیرہ گناہونکی یہان ایمان کے باب کے پیچھے مناسب ہوا کہ لکھی جاوے تو مسلمان ان باتونکو برا جانکر چھوڑ دین اور اپنے ایمان پر قائم رہین نہین تو خلل آ جاویگا اور انکا ایمان جاتا رہیگا کبیرہ اسکو کہتے ہین کہ شرع مین جسکے واسطے حد مقرر ہوئی ہی یا اسپر وعید واقع ہوئی قرآن شریف یا حدیث صحیح کی رد سے ممانعت ہوئی ہی دلیل قطعی سی یا حدیث مین کرنیوالی کو اسکے کافر کہا ہی یا اسکا فساد اور اسکی برائی پہونچ جاوی ان گناہونکے برابر جنکا شرع مین صاف حکم ہی جو اسکے سوائے ہی صغیرہ ہی اور صغیرہ اسکو کہتے ہین کہ جسکو شرع مین منع کیا یا جو چیز شرع مین مقرر ہی اسکے برخلاف ہو اور اسکے کرنیسے دین مین جو طریقہ مقرر ہی اٹھ جاوی اور کبیرہ کی درجون مین تفاوت ہی بعضا بعضے سی سخت تر ہی ستره گناہ جو حدیث مین آئی ہین وہ یہ ہین چار گناہ دل سی تعلق رکھتے ہین ایک شرک اللہ کا اسکی کئی صورتین ہین پہلی صورت اللہ کی ذات کے واجب ہونے مین دوسری عبادت مین تیسری مدد چاہنے مین چوتھی علم مین پانچوین قدرت مین چھٹی حکم چلانیمین ساتوین پیدائش مین آٹھوین پکارنے مین نوین قول مین دسوین نام رکھنے مین گیارھوین ذبح مین بارھوین نذر مین تیرھوین لوگون کی کامونکے سپرد کرنے مین دوسرا کبیرہ گناہ پر ہٹ کرنیکی نیت کرنی تیسرا ناامید ہونا اللہ کی رحمت سے چوتھا بے پرواہ ہونا اللہ کی پکڑ سے اور چار گناہ زبان سے علاقہ رکھتے ہین پہلا جھوٹی گواہی دینی دوسرا زنا کی گالی دینی نیک مرد یا نیک عورت کو تیسرا جھوٹی قسم کھانی چوتھا جادو کرنا تین گناہ پیٹ کی علاقہ رکھتے ہین پہلا شراب پینا دوسرا مال یتیم کا کھانا تیسرا سود لینا دو گناہ آگے پیچھے کے سوراخ سے علاقہ رکھتے ہین پہلا زنا دوسرا لواطت اور دو گناہ ہاتھ سے علاقہ رکھتے ہین پہلا ناحق کسی کو مار ڈالنا دوسرا چوری کرنا اور ایک گناہ پاؤن سی علاقہ رکھتا ہی بھاگنا کافرون سے لڑائی کرنے مین اور ایک گناہ تمام بدن سی علاقہ رکھتا ہی نافرمانی کرنی مان باپ کی اور دکھ دینا اسکو سوائے انکی اور بھی گناہ کبیرہ ثابت ہین سچا جاننا کاہن یعنی نجومیون کو گالی دینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بد کہنا قرآن شریف کو

اور بُرا کہنا فرشتونکو اور انکار کرنا اُنسے اور ٹھٹھا کرنا اُنسے اور منکر ہونا دین کی ضروری باتون سے اور ترک کرنا نماز کو اور زکوٰۃ اور روزہ اور حج کو اور پہلے پڑھ لینا نماز کو وقت سے اور پیچھے وقت سے پڑھنا بلا عذر شرعی اور لڑائی لڑنی مسلمانون سے ناحق اور جھوٹ باندھنا پیغمبر پر اور بد کہنا اصحاب پیغمبر کو اور اہل بیت پیغمبر کو اور گواہی چھپانی بلا عذر اور رشوت لینی اور جھگڑا ڈالنا جورو اور خاوند مین اور چغلی کھانی سردار کی پاس اور مال لینا کسی کا ناحق خواہ قلیل ہو خواہ زیادہ اور رمضان کا روزہ توڑنا بلا عذر اور اپنا یت کے رشتے کو توڑنا چوری کرنی تول مین باز رہنا امر معروف اور نہی منکر سے قدرت رکھتے بھلا دینا قرآن پڑھنے اور یاد کرنے کے بعد جلا کے مارنا جاندار کا آگ سے نافرمانی کرنی عورت کو خاوند کے حق مین جھٹائی عالمونکی سُور کا گوشت کھانا نشے کی چیز کھانی یا پینی نکاح کرنا محارم سے یعنے جو مرد اور عورت شرع کے حکم سے حرام ہین جوا کھیلنا ہجرت نہ کرنی کفار کے ملک سے دوستی اور خیر خواہی کرنی کافرون کی بد کہنا مان باپ کو چھوڑ بیٹھنا جہاد کا باوجود اسکے کہ کافرون کا غلبہ ہو اور اپنے تئین قدرت ہو لوٹ کے مال مین چوری کرنی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهُ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ الاٰية مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت کی عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا ایک شخص نے یارسول اللہ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے اللہ کے نزدیک فرمایا یہ کہ ٹھہرا دے تو اللہ کے واسطے اُس کا مانند حالانکہ اُسی نے پیدا کیا ہے تجھکو پوچھا اُسنے پھر کون گناہ فرمایا یہ کہ مار ڈالے تو اپنے لڑکے کو اس ڈر سے کہ کھاتا ہے وہ تیرے ساتھ پوچھا پھر کون گناہ فرمایا یہ کہ بدکاری کرے تو اپنے ہمسایہ کی عورت سے پس بھیجی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ان حکمون کے سچ کرنے کو اور جو لوگ نہین پکارتے اللہ کے ساتھ دوسرے معبودون کو اور نہین قتل کرتے ہین اُس کو جسکے قتل کو اللہ نے حرام کیا مگر حق پر اور نہ بدکاری کرتے ہین آیت کے آخر تک ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کلام الٰہی مین مطلق قتل اور زنا کے بیان کا مطلب ہے اور یہ قیدین جو لگائی ہین سو اُن چیزونکی زیادہ بُرائی اور سختی ظاہر

کرنی منظور تھی یا سائل کے احوال کو لحاظ کرکے یون فرمایا کہ اُسکو فائدہ بخشے بخاریؒ اور مسلم نے
روایت کی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا
السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ
الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ
الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دور رہو سات خصلتون ہلاک کرنے والیون سے پوچھا صحابہ نے یا رسول اللہ
کیا چیزین ہین وہ فرمایا شرک کرنا اللہ سے اور جادو کرنا اور قتل کرنا کسی آدمی کا کہ جسکو اللہ نے حرام کیا ہے
مگر حق پر اور کھانا سود کا اور چکھنا یتیم کے مال کا اور پیٹھ دینا لڑائی کے دن کافرون سے اور تہمت لگانی زنا کی
نیک ذات مسلمان عورتون کو جو واقف نہین ایسے کام سے ف جادو سکھانا بھی جادو کرنیکے برابر ہے بعضے
کہتے ہین کہ سیکھنا جائز ہے دفع شر کی نیت سے اور خیالی نے شرح عقائد کے حاشیے مین لکھا ہے کہ سحر کرنا کفر ہے باتفاق
صحابیون کے ایک جماعت نے جادوگر کو قتل کا حکم کیا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اگر سحر باعث ہووے کفر کا تو
مار ڈالنا چاہیے کرنیوالے کو اگر توبہ نہ کرے اور فال دیکھکر غیب کی بات کہنی اور نجوم کے علم سے کچھ بتانا اور
پوچھنا فال کھولنے والے اور نجومی اور رمل اور شعبدہ بازے اور علم سکھانی اور ان علمون سے کمائی
کھانی سب حرام ہے مسلمان کو ہرگز نکرنا چاہیے اگرچہ کوئی چیز بے تاثیر نہین اور سب اُسکی تقدیر سے ہے
پر مومن کو لازم ہے کہ ہر چیز مین تاثیر پیدا کرنیوالا اللہ تعالی کو جانے اور کام کا علاقہ اسی سے رکھے
دوسری طرف نہ بھٹکے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي
حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا
وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ
حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاِيَّاكُمْ اِيَّاكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا يَقْتُلُ حِيْنَ يَقْتُلُ وَهُوَ
مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْاِيْمَانُ مِنْهُ قَالَ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ
اَصَابِعِهٖ ثُمَّ اَخْرَجَهَا فَاِنْ تَابَ عَادَ اِلَيْهِ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَقَالَ.

اَبُو عَبْدِ اللّٰہِ لَا یَکُوْنُ مُؤْمِنًا وَّلَا یَکُوْنُ لَہٗ نُوْرُ الْاِیْمَانِ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زنا نہین
کرتا ہی کوئی زنا کرنیوالا جب زنا کرتا ہی اور وہ مومن ہی اور چوری نہین کرتا ہی کوئی چور جب چوری
کرتا ہی اور وہ مومن ہی اور شراب نہین پیتا ہے کوئی شرابی جب وہ شراب پیتا ہی اور وہ مومن ہی اور
لوٹتا نہین کوئی لوٹنیوالا کہ اُٹھاوین لوگ اپنی نگاہونکو اُس کی طرف جب لوٹتا ہی اور وہ مومن ہی اور
چوری نہین کرتا ہی لوٹ کے مال سے تم مین کا کوئی جب کرتا ہی اور وہ مومن ہی سو دور رکھو دور رکھو
اپنی تئین ان گناہون سی بخاری اور مسلم نے نقل کیا اور ابن عباسؓ کی روایت مین یہ عبارت بھی آئی
ہی اور نہین مار ڈالتا کوئی جب مار ڈالتا ہی اور وہ مومن ہی پوچھا عکرمہؓ نے ابن عباس کو کیونکر علیحدہ
کیا جاتا ہی اس شخص کا ایمان کہا اس طرح اور ڈالدیا ایک ہاتھ کی انگلیون کو دوسرے ہاتھ کی
انگلیو نمین پھر نکالا اُنکو پس اگر توبہ کیا پھر پلٹا اُسکی طرف اسطرح پر اور ڈالین انگلیان ایک ہاتھ کی
دوسرے ہاتھ کی انگلیو نمین اور کہا ابو عبد اللہ نے (یہ بخاری کی کنیت ہی) نہین رہتا ہی وہ شخص
مومن کامل اور نہین باقی رہتا اُسکے واسطے ایمان کا نور اور یہی مذہب ہی سنت وجماعت کا
وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ یَہُوْدِیٌّ لِصَاحِبِہٖ اِذْھَبْ بِنَا اِلٰی ھٰذَا النَّبِیِّ فَقَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ لَا
تَقُلْ نَبِیًّا اِنَّہٗ لَوْ سَمِعَکَ لَکَانَ لَہٗ اَرْبَعُ اَعْیُنٍ فَاَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَسَئَلَاہُ عَنْ تِسْعِ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ
اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ لِیَقْتُلَہٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوا مُحْصَنَۃً
وَّلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ یَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَیْکُمْ خَاصَّۃً الْیَہُوْدُ اَنْ لَّا تَعْدُوْا فِی السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلَا
یَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ وَقَالَا نَشْھَدُ اَنَّکَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا یَمْنَعُکُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ قَالَ اِنَّ دَاؤُدَ
عَلَیْہِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّہٗ اَنْ لَّا یَزَالَ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ نَبِیٌّ وَّاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاکَ اَنْ
یَقْتُلَنَا الْیَہُوْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہی صفوان عسال کے
بیٹے سے کہ کہا ایک یہودی نے اپنے یار سے لیچل مجکو اُس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

پاس جواب دیا اُسکو اُسکے یار نے مت کہہ اُسکو نبی اسواسطے کہ اگر وہ سُنتے تیری اس کلمے کو بیشک ہوجاوین اُسکی چار آنکھین یعنی خوش ہوجاوے یا اُمیددار ہو کہ ہم اُس سے ہدایت پاوینگے پھر آئے وہ دونون رسول اللہؐ کے پاس اور پوچھا اُنھون نے نو علامتون سے جو مشہور و ظاہر تھین سو بتلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شریک مت کرو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری مت کرو اور زنا مت کرو اور قتل مت کرو کسی کو کہ اللہ نے جسکو حرام کیا ہے مگر حق پر اور مت پہونچاؤ کسی پاک کو حاکم پاس اسلیے کہ وہ مار ڈالے اُسکو اور مت کرو جادو اور مت کھاؤ سود اور مت دو گالی زنا کی نیک عورت کو اور پیٹھ مت دو بھاگنے کو لڑائی کے دن اور لازم ہے تمپر جو یہود ہو کہ بیجا کام مت کرو سنیچر کے دن کہا صفوان نے کہ چوم لیا اُن دونون نے ہاتھون اور پاؤن کو حضرتؐ کے اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک تو نبی ہے فرمایا حضرتؐ نے پھر کونسی چیز ہے کہ وہ باز رکھتی ہے تمکو میری متابعت سے کہا اُن دونون نے کہ دعا کی داؤد علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے اس بات کی کہ ہمیشہ ہوا کرے اُس کی اولاد سے نبی اور ہم ڈرتے ہین کہ اگر ہم مان لین تمھارا حکم تو مار ڈالینگے ہم کو یہود روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور ابوداؤد اور نسائی نے ف یہ کہنا یہودیون کا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے ایسی دعا کی ہے محض افترا اور جھوٹ ہے یہ کیونکر عقل مین آوے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے توریت اور زبور مین نہ پڑھا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہونگے اُنکا دین سب دینون کو باطل کریگا پھر ایسی دعا کرین اور بعضے کہتے ہین کہ یہود قائل تھے کہ حضرت عرب کے نبی ہین اُسی پر حضرت کو نبی الامیین کہتے تھے سو وہ اپنی اس بات پر ملزم ٹھہرتے ہین کیونکہ پیغمبر کی طرف جھوٹ کی نسبت دینی ہرگز مناسب نہین اسطرح کہ حضرت نے دعوی کیا ہے کہ مین تمام لوگون پر بھیجا گیا ہون تو اُنکو لازم ہے کہ اُسکو سچ جانین اور اُسپر ایمان لاوین وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْکَ وَاِنْ اَمَرَاکَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ وَلَا تَتْرُکَنَّ صَلٰوۃً مَّکْتُوْبَۃً مُّتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃً مَّکْتُوْبَۃً مُّتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّہٗ رَاْسُ کُلِّ فَاحِشَۃٍ وَّاِیَّاکَ وَالْمَعْصِیَۃَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَۃِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰہِ

وَاِیَّاکَ وَالفِرَارَ مِنَ الزَّحفِ وَاِن هَلَکَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مُوتٌ وَّاَنتَ فِیهِم فَاثبُت
وَاَنفِق عَلٰی عِیَالِکَ مِن طَولِکَ وَلَاتَرفَع عَنهُم عَصَاکَ اَدَبًا وَاَخِفهُم فِی اللهِ رَوَاهُ اَحمَدُ روایت
ہی معاذ سی کہا کہ نصیحت کی مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس باتون کی فرمایا شریک نہ کیجیو اللہ
کے ساتھ کسی چیز کو اگرچہ قتل کیا جاوی اور جلایا جاوی تو اور نافرمانی نہ کر اپنی ماں باپ کی دکھ ندی انکو
اگرچہ وہ کہین کہ جدا ہوجا تو اپنی قبیلہ سی اور اپنی مال سی اور ترک نکر فرض نماز کو جان بوجھ کر کیونکہ جو کوئی
ترک کرتا ہی نماز فرض کو دیدہ و دانستہ پس تحقیق الگ ہوا اُس سے عہد اللہ کا اور ہرگز نہ پی شراب کیونکہ پینا
شراب کا سر ہی سب گناہونکا اور دور رکھ اپنے تئین گناہ سی بس بیشک گناہ کرنیسے اُترتا ہی غضب اللہ کا
اور بچا رکھ آپکو بھاگنے سے کافرونکی لڑائی مین اگرچہ مارے جاوین لوگ اور جب پہونچ جاوے دمیونکو موت اور تو
اُسمین ہو تو ٹھہرا رہ وہان اور زیادہ دی اپنی اہل و عیال کو حق واجبی پر اور نہ اُٹھالی اپنی لاٹھی انپر سی ادب کی
لیے اور ڈرا انکو اللہ کے حکمون سے کہا احمد نے وَعَن حُذَیفَةَ قَالَ اِنَّمَا النِّفَاقُ کَانَ عَلٰی عَهدِ رَسُولِ اللهِ
صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الیَومَ فَاِنَّمَا هُوَ الکُفرُ وَالاِیمَانُ رَوَاهُ البُخَارِیُّ روایت ہی حذیفہ
رضی اللہ عنہ سی جو صاحب سر ہین پیغمبر خدا کی اور وہ جانتی تھی منافقونکو کہا اُنھون نے کہ نفاق پیغمبر
خدا کی وقت مین تھا اب یعنی ہمارے وقت مین نہین ہی مگر کفر اور ایمان ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
وقت مین لوگ تین قسم کے تھی مومن کافر منافق اور منافقون کا حکم اُس زمانے مین یہ تھا کہ انکو مسلمان کہتے تھے
کچھ روک ٹوک نہ تھی اور یہی اُسوقت مصلحت جانتے تھے اب وہ حکم نہ رہا اگر کسی پر ثابت ہو کہ وہ ظاہر مین
مسلمان ہی اور چھپا کر کفر کے کام کرتا ہی تو اُسکو قتل کرنا چاہیے کفر کی حکم اُسپر جاری ہونگی نقل کیا بخاری نے اور
اسیطرح کبیرہ ہی تصویر کا بنانا اور علم دین سیکھکر اُسپر عمل نہ کرنا مسجد کو خراب کرنا بے طہارت نماز پڑھنی
کثنا پاکرنا منافقون اور بدعتیون کی بخوف فتنہ تعظیم اور توقیر و خوشامد کرنی بغیر علم فتویٰ دینا
بدون مہارت طبابت کرنی عورت کو مرد کی صورت اور مرد کو عورت کی صورت بننا عورت کو عورت سی
مساحقہ کرنا یعنی چپٹی لڑانی کسی کے غم مین گریبان پھاڑنا چھاتی کوٹنی قبرونکی تعظیم کے لیے روشنی کرنی
کافرونکے رسومات بجالانے نسب سے خارج ہونا یا داخل ہونا سنت نبی کو سبک یا سہل جاننا داڑھی منڈانی

[illegible]

بیوہ عورت کو نکاح ثانی سے باز رکھنا برادری اور قومیت کے ننگ و عار سے

فصل تقدیر کے بیان مین

اب تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب تھوڑا بیان ہوتا ہی مسلمانون کو لازم ہی کہ ایمان لاوین اسپر جو کچھ جہان مین ہوتا ہی نیکی یا بدی لوگون کے عمل سی خواہ اور کچھ سب اللہ کی تقدیر سی ہی اور حق تعالی نے موجودات کو ازل مین تقدیر کیا اور سب اسکے مخلوق ہین باوجود اسکے بندون کو اُنکے کام مین ایک اختیار رہے جسپر ثواب اور عذاب ملتا ہی اور اس مسئلے کا بیان مفصل علم کلام کی کتابون مین لکھا ہی یہان جسقدر کہنا چاہیے یہ ہی کہ بلا شبہہ آدمی کی ذات مین ایک صفت رکھی ہی جسکو اختیار کہتے ہین کہ جان بوجھ کر اپنے شوق کی خواہش کو یا کراہت طبیعت کو ایک کام کے کرنے یا نہ کرنے پر ایک جانب کو غالب کرتا ہی برخلاف اُسکے جیسے تھرتھری کا مرض ہو کہ اُسمین اپنا کچھ اختیار نہین پس اس تقدیر سے جبریہ کا مذہب جو کہتے ہین کہ آدمی کی حرکتین مثل پتھر کی حرکات کی ہین باطل ہوا اور یہ تو پہلے معلوم ہو چکا ہی کہ سب چیزین ازل مین مقدر ہو چکی ہین اور اللہ تعالی کے خواہش اور ارادے سے پیدا ہوتی ہین پس اس تقدیر سے قدریہ کا مذہب بھی جو کہتے ہین کہ آدمی اپنے افعال کا آپ پیدا کرنیوالا ہے اور وہ اپنے کام مین مستقل ہی جاتا رہا پس حقیقت حال جبر اور قدر کے درمیان ہی چنانچہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہی لَا جَبْرَ وَلَا قَدَرَ وَلٰکِنْ اَمْرٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ حقیقت مین اللہ تعالی نے چیزون کے پیدا کرنے مین اسباب و شرائط موافق جاری ہونے عادت کے پیدا کیے ہین جیسا آگ جلانے کو اور گرم کرنے کو اور پانی تر کرنے کو اور ڈبانے کو اور کھانا آسودہ ہونیکو اور تلوار کاٹنے کو یہ سب اُسی کی پیدایش سی ہی لیکن ان اسبابونکے وسیلے سے اور اگر چاہے بے وسیلے اور بے سبب بھی پیدا کرے اور اگر چاہی باوجود سبب کے بھی پیدا نہ کرے آدمی مین قصد اور اختیار اُس کا سبب بڑا ہی کہ حق تعالی اُس سبب سے افعالون کو اُسکے پیدا کرتا ہی اور پیدا کرنیوالا سب کا وہی ہی اسباب و مسببات اور شرائط اور مشروطات کا پیدا ہونا یہ سب اُسکی قضا و قدر کے احاطہ مین ہی کچھ اُس سے

باہر نہین امر و نہی اُسکی ربوبیت اور بندونکی عبودیت کی روسے ہی ثواب اور عذاب یہ تصرف ہی اپنی ملکیت مین یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ٥ وَلَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ ٥ اور کہتے ہین کہ یہ ایک بھید ہی کہ انبیا اور اولیا کو اسپر مطلع نہین کیا اور یہ بھید سوا دار جنت کے کہین ظاہر نہوگا وہان کھل جائیگا کہ وہ مقام ظاہر ہونے کا ہی اور ظاہر ہی کہ سرور انبیا اور خلاصۂ اولیا یعنی ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلوات اللہ علیہ اس حکم سے الگ ہونگے کیونکہ تمام علم پہلونکا اور پچھلونکا اُنکو دیا گیا ہی کہ بالکل چیزونکی حقیقت اُنپر روشن ہوئی واللہ اعلم عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَھُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِکُمْ یُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا نُطْفَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَۃً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَۃً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ اِلَیْہِ مَلَکًا بِاَرْبَعِ کَلِمٰتٍ فَیَکْتُبُ عَمَلَہٗ وَاَجَلَہٗ وَرِزْقَہٗ شَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْہِ الرُّوْحُ فَوَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُھَا وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَدْخُلُھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے کہا کہ حدیث فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہی ہین سچے کیے گئے کہ خلقت ہر ایک کی تمسے جمع کیگئی ہی اُسکی مان کے پیٹ مین چالیس دن بصورت نطفے کے پھر ہوتا ہی علقہ اتنی مدت مین پھر ہوتا ہی مضغہ اتنی مدت تک پھر بھیجتا ہی اللہ تعالی اُسکی طرف فرشتہ چار باتونکے ساتھ پس لکھتا ہی وہ فرشتہ عمل کو بندے کے کہ کیا کیا کام کریگا اور اُسکی عمر کو کہ کتنی مدت جیگا اور اُسکی روزی کو کہ کیا کیا چیزین کھائیگا اور وہ بدبخت ہی یا نیک بخت پس پیچھے پھونکتا ہی اُسمین روح پس قسم ہی اُس خدا کی جسکے برابر کوئی نہین تحقیق تم مین سے ایک عمل کرتا ہی بہشتیون کے یہانتک کہ رہ جاتا ہی درمیان اُسکے اور بہشت کے ایک بالشت کا فرق پس سبقت لے جاتی ہی اُسپر کتاب یعنے اُس کی سرنوشت سو عمل کرنے لگتا ہی دوزخیون کے عمل پھر داخل ہوجاتا ہی دوزخ مین اور تحقیق تم مین کوئی کرتا ہی عمل دوزخیونکے

عمل یہانتک کہ رہ جاتا ہی اُسکے اور دوزخ کے درمیان ایک بالشت کا فرق پھر پکڑ لیتی ہی اُسکو کتاب یعنی اُسکی قسمت کا لکھا پھر عمل کرنے لگتا ہی بہشتیونکی عمل پس داخل ہوجاتا ہی بہشت مین ف اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ قادر ہی کہ کسی چیز کو ایک دم مین پیدا کرے مگر درجہ بدرجہ کے بڑھانے مین بڑی حکمت ہی کہ وہ ایک دفعہ کے پیدا کرنے مین نہین ہوتی اور بندونکو بھی گویا تعلیم ہوگئی کہ کوئی کام جلدی کا خوب نہین بآہستگی اگر ہو تو اپنی مراد کو پہونچے خواہ مرتبے دنیا کے ہون خواہ دین کی اور معلوم ہوا کہ نجات خاتمے پر موقوف ہی اور عذاب بھی اگرچہ رحم اور کرم سے اللہ تعالیٰ کی نیک کارونکا برا ہوجانا بہت کم ہے اور بدکارونکا نیک ہوجانا بہت زیادہ بعضے اس حدیث سے نیک عمل مین سستی کرتے ہین یہ سمجھکر کہ اگر ہم سعید ہین تو خاتمہ ہمارا بخیر ہوگا اور اگر شقی ہین تو یہ سعی اور عبادت کچھ کام نہ آئیگی چنانچہ اصحابون نے بھی یہ سمجھا تھا حضرت نے انکو فرمایا کہ عمل کیے جاؤ ہر شخص کو اُسکے کام کی توفیق دی گئی ہی اور قضا و قدر کی بات سُنکر عمل کا انکار کرنا نہ چاہیئے علاوہ اسکے تمکو ظاہر شریعت کے احکام بھلے اور بُرے معلوم ہو چکے پس اب اُنپر لحاظ کرکے عمل کرو کیونکہ اگر ایسا نہو تو امر و نہی کا فرمانا اور پیغمبرون کا بھیجنا بے فائدہ ٹھہرے یہ بھید بہت مشکل ہی کسی کی عقل وہان نہین پہونچ سکتی بندے کو فرمانبرداری چاہیئے باقی اللہ تعالیٰ مالک ہے جو چاہے کرے اپنی ملک مین جسطرح چاہے تصرف کرے جسے چاہے جہان لے جاوے اور کہتے ہین کہ اسمین ترغیب ہمیشگی کی ہی عبادت پر اور بچے رہنا گناہون سے اس دہشت کی سبب کہ شاید یہی دم دم آخر ہو اور خاتمہ بخیر ہوجائے اور یہ بات اچھی ہے برخلاف اُن کے جو تقدیر کا حال سنکر عمل سے دست بردار ہوتے یا اُسمین سستی کرتی ہین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیشک یہ ہی کہ بندہ عمل کرتا ہی اب دوزخیونکے اور حالانکہ وہ بموجب حکم ازل کے بہشتیون سے ہے اور عمل کرتا ہی اب بہشتیون کے اور حالانکہ وہ حقیقت مین دوزخیون سے ہی نہین اعتبار عملون کا مگر خاتمے پر یعنے جس عمل پر خاتمہ ہوا اُسی کا اعتبار ہی نقل کی بخاری اور مسلم نے روایت ہی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انھون نے کہ بلائے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انصار کی لڑکی کے جنازے پر کہ نماز پڑھین پس کہا مین نے یارسول اللہ خوشحال اس لڑکی کا یہ چڑیا ہی بہشت کی چڑیون سے اُسنے کچھ

برائی نہین کی اور نہین پہونچی اُسکو پھر فرمایا حضرت نے واقعی ہی جو تو کہتی ہی سوائے اُس کے یعنی ٹھیک
حکم اسپر نہین ہو سکتا کیونکہ وجہ اُسکی یہ ہی اے عائشہؓ پیچ ہے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کو
واسطے بہشت کے پیدا کیا اُنکو اُسکے لیے جس حال مین کہ وہ اپنے باپونکی پیٹھ مین تھے اور پیدا کیا دوزخ
کے لیے ایک گروہ کو کہ پیدا کیا اُن کو اُسکے واسطے جس حال مین کہ وہ اپنے باپونکی پیٹھ مین تھے نقل کیا
مسلم نے اس حدیث کے ظاہر سے یہ معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ مین جانا برائی اور نیکی پر موقوف
نہین اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے علاقہ رکھتا ہی اگرچہ کسی نے بدی نہین کی لیکن اگر وہ دوزخی ہی ازلی
تو دوزخ مین جاویگا اور کسی نے نیکی نہین کی اگر وہ بہشتی ہی ازلی تو بہشت مین جاویگا غرض کسی کی حق
مین ٹھیک حکم نہین ہو سکتا مگر اہل دین کے اجماع سے یون معلوم ہوتا ہی کہ مسلمانونکی لڑکے بہشت مین
جاوینگے اور کافرونکے لڑکون کے واسطے تین قول ہین پہلا یہ کہ دوزخ مین ڈالے جاوینگے کیونکہ ماں باپ
کے شامل عضو ہین دوسرا یہ کہ توقف ہی تیسرا یہ کہ بہشت مین رہین گے بہشتیون کے خدمتگار ہو کر
وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَامِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ
اِلَّا وَقَدْ کُتِبَ مَقْعَدُہٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا
وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُّیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَہٗ اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ السَّعَادَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ
اَھْلِ السَّعَادَۃِ وَاَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الشَّقَاوَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ اَھْلِ الشَّقَاوَۃِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا
مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۙ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۙ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی ج وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی ۙ وَکَذَّبَ
بِالْحُسْنٰی ۙ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے کہا اُنھون نے
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین کوئی تم مین کا ایسا کہ نہین لکھا گیا گھر اُس کا
دوزخ مین اور گھر اُس کا جنت مین یعنی ہر ایک کے واسطے جگہ بہشت یا دوزخ مین لکھی گئی ہے
عرض کیا صحابہ نے پس کیا ہم اعتماد نہ کرین اپنی کتاب پر ترک نہ کرین اپنے عمل یعنے
جب عمل نکے پہلے جگہ مقرر ہو چکی تو عمل کا کیا فائدہ فرمایا حضرت نے عمل کرتے رہو
ہر کسی کو توفیق دی گئی ہی اُس چیز کی جسکے واسطے وہ چیز پیدا کی گئی ہی مگر جو نیک بختون

سے ہے پس توفیق دی گئی ہو اُسکو نیکبختون کے عمل کی اور جو بدبختون سے ہو توفیق پائی ہو اُس نے بدبختون کے کام کی پھر پڑھا آپ نے اس آیت کو سو جس نے دیا یعنے جو حق اُس پر مال کا یا عبادت کا تھا اُسکو ادا کیا اور سچ جانا بھلی بات کو یعنے کلمۂ توحید کو یا دین اسلام کو یا کلام اللہ کو سچ سچ پہونچا وینگے ہم اُسکو آسانی مین یعنی ایسے عمل اُس سے کروا وینگے جس سے اُسکو بہشت ملے اور جس نے نہ دیا یعنے مال یا عبادت بجا نہ لایا اور جھوٹ جانا بھلی بات کو سچ سچ پہونچا وین گے ہم اُسکو سختی مین یعنی اچھے کامون سے مُنھ موڑا اور دنیا کی لذتون پر بھولکر کلمہ توحید یا اسلام یا قرآن شریف سے منکر ہوا توفیق دین گے ہم اُس کو بُری عملون کی جس سے وہ دوزخ مین پڑے [illegible] ۱۲

ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ پہلے مقرر ہونا ان کامون کا اللہ تعالی کی تقدیر مین عمل کے ترک کرنے کا باعث نہین ہو کیونکہ اُس پروردگار نے اپنی خاوندی کی رو سے کرنے اور نہ کرنیکا حکم جاری کیا بندون کو بندے ہونے کے سبب اُس کا قبول کرنا لازم ہوا اور عمل کو نشانی مقرر کی ہو بدبختی اور نیکبختی کی اور یہ بھی اُسکی تقدیر مین داخل ہو پھر جسکی تقدیر مین لکھا ہو وہ عمل کریگا کرتا ہو اور جسکی تقدیر مین لکھا ہو نہ کریگا نہین کرتا باقی ثواب اور عذاب یہ اُس مالک کا تصرف ہو اپنی ملک مین پس یہان یہ بات کسی کی کہ عمل کیون کرین ٹھیک نہین عَنْ اَبِي خُزَيْمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

ابی خزیمہؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہا انھون نے کہ پوچھا مین نے یارسول اللہ بتلاؤ ہم کو منترون کا احوال جو پڑھواتے ہین ہم اُسکو اور دوا کا جو کرتے ہین ہم اُنسکو اور بچاؤ کا کہ بچتے ہین ہم اُس سے کیا رد کرتی ہین یہ چیزین اللہ تعالی کی تقدیر سے کچھ فرمایا آپ نے یہ چیزین اللہ تعالی کی تقدیر سے ہین روایت کیا اسکو احمد ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی چیز اللہ تعالی کی تقدیر سے الگ نہین اگر تقدیر مین ہے اور اللہ نے چاہا ہے کہ بیماری اچھی ہوگی اور بچاؤ ہوگا تو اُسکا اسباب بھی درست ہوجائے گا۔

یہ سب چیزین شرطین اور اسباب ہین یہ سب تقدیر مین لکھی ہین اور رقی کہتے ہین پھونک دینے کو اور تعویذ کو جسے بازو پر یا گلے مین باندھتے ہین حکم اُسکا یہ ہے کہ اگر وہ پھونک قرآن شریف کی آیت یا دعا ماثورہ سے ہی تو درست ہے نہین تو حرام دعاے ماثورہ کہتے ہین اُسکو جو بزرگونسے نسبت رکھتی ہی مگر اُسمین کوئی لفظ خلاف شرع یعنی استعانت بھوت پری دیو وغیرہ سے نہو عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْنَتَيْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِي هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے پاس اور ہم مباحثہ کرتے تھے قضا و قدر کے مسئلونین سو غصہ کیا حضرت نے یہان تک کہ سرخ ہوگیا چہرہ مبارک جیسا کسی نے انار کے دانون کو آپکے رخسار ونپر توڑا ہو پھر فرمایا کیا اس کا تم کو حکم ہوا ہے یا اس کام کو مین بھیجا گیا ہون تمھاری طرف ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تم سے پہلے تھے ان باتونکی بحث کے سبب قسم دیتا ہون مین تمکو اس بات کی کہ نہ بحثو اس مقدمہ مین روایت کی ترمذی نے اور ابن ماجہ نے عمرو بن شعیب سے بھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مومن کو چاہیئے کہ تقدیر پر ایمان لاوے اور جانے کہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے خالی نہین سب کچھ وہان لکھا ہوا ہی اور اسمین گفتگو اور بحث نکرے کیونکہ یہ اسرار الٰہی ہی آخر کو ایمان مین خلل آجاویگا غضب الٰہی مین پڑ جائیگا یا اللہ اپنے فضل و کرم اور آخر زمانے کے نبی برحق کی عزت کے طفیل سے ہم کو اور سب مومن اور مومنہ کو اسلام کی ان اعتقادی باتون پر خوب قائم رکھ اور گمراہون کی گمراہی اور مخالفون کی مخالفت سے بچا۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔

دوسرا باب سنت کے بیان مین

مرد مسلمان کو چاہیئے کہ ایمان اللہ اور رسول پر لاکر یہ ڈھونڈھے کہ اس دین مین کون کون

ک انفون غا اغ اغ غا اغ انفون غا اغ وادا ۱۲

کام کرنا چاہیے جس سے اللہ اور رسول کی رضامندی حاصل ہوگی اور یہ باتین قرآن شریف سے اور پیغمبر خدا کی حدیثون سے بخوبی معلوم ہوتی ہین خود اُن دونون کو پڑھے سمجھے یا کسی سے اُنکے معنی پوچھے اور یاد رکھے اور اُنپر اعتقاد لاوے اور عمل کرے اور ہر کام مین پیروی اپنے نبیؐ کی مقدم رکھے اور بد باتونسے اور بُری رسمون سے جو پیچھے لوگون نے نفس کی خواہش اور شیطان کے ورغلانے سے نکالی ہین اگرچہ باپ دادا یا دوست آشنا یا پیر مرشد اُسے کرتے ہون دور رہے اور بھاگے کیونکہ قیامت کے دن رسول ہی کی پیروی کی پرسش ہوگی اور رسول کی گواہی اُسکے حق مین اسی بات پر لیجائیگی نہ ذات کام آویگی نہ خاندان یہ دنیا کے ہین سب نام و نشان عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَّشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہا جابر نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنے خطبے مین حمد و صلوٰۃ کے بعد سب باتون مین بہتر اللہ کی کتاب ہے یعنی قرآن شریف اور سب طریقون مین بہتر طریق محمدؐ کا ہے اور سب کامون مین بُرا کام نئی بات دین مین نکالنا اور سب نئی بات گمراہی ہے ف جاننا چاہیے کہ جو چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پیدا ہوئی بدعت ہے اُسمین جو کچھ اُنکی سنتون کے قاعدون کے موافق ہے اور کلام اللہ و حدیث رسول اللہ کے ساتھ قیاس کی رُو سے ملتی ہے اُسکو بدعت حسنہ کہتے ہین اور جو ان دونون صورتون سے باہر ہے بدعت سیئہ ہے اُسی کو ضلالت کہتے ہین اُسمین خلفاے راشدین یعنی حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان ذی النورین و حضرت علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے وقت مین جو کام دین مین بڑھا اگرچہ وہ پیغمبر خدا کے وقت مین نہ تھا لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے وہ بدعت حسنہ نہین ہے سنت مین داخل ہے کہ لازم پکڑو تم اے لوگو میری سنت اور میرے خلفا کی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانونکے گروہ سے تین شخص بدترین آدمیون سے ہین اللہ کے نزدیک پہلا جسنے منہ پھیرا حق سے باطل کی طرف یعنی گناہ کے کام کیے حرم کی

لـه مرقاۃ نے ترجمہ مین یکسین راوی کے نام کو لکھا ہو اور یکسین بشین ۱۲

زمین مین جیسا قتل کرنا اور لڑائی کرنی اور شکار کرنا وغیرہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہی کہ جسطرح عبادت کے کام کا ثواب دونا ہوتا ہی اسی طرح گناہ کے کامونکا عذاب دونا کیونکہ ادب کے مقام مین بے ادبی کرنی بہت بُری ہوتی ہی دوسرا وہ جسنے اسلام مین کفر کی رسمون کو جاری کیا جیسا بین کر کر رونا منہ پیٹنا گریبان پھاڑنا مردے کیلئے اور فال بدلینا جانور وغیرہ سے اور بہت باتین اس قسم کی جو پیغمبر خدا اور انکے اصحاب کے وقت مین نہین ہوئین کرنی تیسرا وہ جو کسی مسلمان کا ناحق خون کرنا چاہی صرف مار ڈالنا اُس کا مطلب ہو دوسری کچھ غرض نہو اگرچہ مطلق خون کرنا بد ہی لیکن بدتر ہی اب جاننا چاہیئے کہ خون کرنے کے قصد کرنیوالے کا یہ حال ہی پھر جو خون کرتا ہی اُس کا کیا حال ہوگا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِیْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰى رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ کہا ابوہریرہ نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب اُمت میری بہشت مین داخل ہوگی مگر جسنے سرکشی کی لوگون نے پوچھا کہ وہ کون ہی جسنے سرکشی کی فرمایا آپنے جسنے فرمانبرداری کی میری اور پیروی کی کتاب اور سنت کی داخل ہوگا جنت مین اور جسنے نافرمانی کی میری اور بدعتون کو اختیار کیا اور تابع ہوا النفس کا اور جو رو لڑکون آشنا دوستون کی خاطر سنت کو چھوڑا اور بدعت پر چلا پس بے شبہہ وہی سرکش ہوا ہرگز وہ جنت مین داخل نہوگا عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ جَاءَتْ مَلٰٓئِكَةٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا مَثَلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيْهَا مَادُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِیَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَادُبَةِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِیَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَادُبَةِ فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا لَهٗ يَفْقَهْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِیْ مُحَمَّدٌ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (رح) کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ آئے فرشتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

([illegible])

پاس اور آپ سوتے تھے کہا فرشتون نے آپسمین تحقیق تمہارے صاحب کے لیے ایک کہاوت ہے اصناب
کہا اسواسطے کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صحبت رہتی تھی اور ہے اب تک فرشتونکو ساتھ) پس بیان کرو
اُسکے واسطے کہاوت تاکہ جانے اور اپنی اُمت کو خبر کرے کہا بعضون نے وہ سوتے ہین اور بعضون نے کہا کہ
آنکھین اُنکی سوتی ہین اور دل جاگتا ہے (یہ حال حضرت کا ہمیشہ تھا کہ سوتے وقت دل اُنکا ہوشیار رہتا تھا)
پھر کہا فرشتون نے اس کہاوت کو کہ کہاوت اُنکی یعنی حال عجیب اُنکا ایک مرد کی مانند ہے کہ جسنے ایک گھر بنایا
اور مقرر کیا اُسمین کھانا کھلانا اور بھیجا بلانیوالا لوگون کے کھانیکو پھر جسنے مانی بلانیوالی کی بات وہ
داخل ہوا گھر مین اور کھایا کھانا اور جسنے نہ مانی اُسکی بات نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھانا کھایا پھر کہا
فرشتون نے آپسمین کہ بیان کرو اسے اسکے لیے تاکہ اُسے وہ سمجھے پھر کہا بعضون نے کہ وہ سوتا ہے اور
کہا بعضون نے آنکھین اُسکی سوتی ہین اور دل ہوشیار پھر شرح کی اُنھون نے اسکی مراد اُس گھر سے
جو بنایا گیا بہشت ہے اور بلانیوالی کھانے کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اور اُس کھانے کی شرح
نہ کی جو بہشت کی نعمتین ہین کیونکہ اُنکا ہونا بہشت مین مشہور ہے اور جسنے وہ گھر بنایا اُسکا بھی ذکر نہ
کیا کیونکہ پہلے کہہ چکے تھے کہ ایک مرد نے گھر بنایا اب حق تعالیٰ پر مرد کی لفظ کو جاری کرنا بے ادبی
سمجھے) پس جسنے اطاعت کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو بھیجے اللہ کے ہین اُس نے اطاعت
کی اللہ تعالیٰ کی اور جسنے حکم نہ مانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس تحقیق اُس نے حکم نہ مانا
اللہ تعالیٰ کا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جدا کرنیوالے ہین آدمیون کو یعنے مومن کو کافر سے
اور فرمانبردار کو نافرمان سے چنانچہ حضرت کے نامون سے ایک نام توریت وانجیل مین فارقلیط
ہے یعنی فرق کرنے والے حق اور باطل مین ابن جوزی نے کتاب الوفا فی اخبار المصطفےٰ
مین ابن قتیبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریون سے کہا کہ مین
جاتا ہون اور میرے پیچھے فارقلیط آتا ہے کہ روح حق ہے وہ باتین نہین کرتا اپنی طرف سے
اور کچھ نہین کہتا مگر جو کچھ کہا جاوے اُس سے اور وہ گواہی دیگا میری سچائی پر اور خبر دیگا اسکی جو
کچھ موجود کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے اور دوسری جگہ کہا یوحنا نے جو حواریون مین

سے تھے کہ مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ فارقلیط نہ آویگا جبتک مین نجاؤنگا اور جب وہ آویگا خبر دیگا
لوگونکو انکے گناہونکی اور کچھ نہ کہے گا اپنی طرف سے اور سزا دیگا تمکو حق پر اور بتا دیگا تمکو آنیوالی اور غیب کی باتین
اور ہر چیز کے بھید سے واقف ہوگا اور بیان کریگا ہر چیز کو سچ سچ اور وہ گواہی دیگا میرے لیے جسطرح
مین اُسکے لیے گواہی دیتا ہون اور مین بتلاتا ہون تمکو کہا وتون سے اور وہ تفصیل اور شرح کے ساتھ
کھول کر ہر چیز کو بیان کریگا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ اَلزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ
بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ
لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَرَزِيْنٌ
روایت کی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فرمایا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ چھ شخص ہین جنپر لعنت کی
مین نے اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اور لعنت کی ہر ایک نبی نے جسکی دعا قبول ہوئی پہلا اُنکا وہ ہی جسنے زیادہ کیا
اللہ کی کتاب مین یعنی اُسمین بڑھایا کچھ اپنے نفس کی خواہش کے موافق یا معنی لفظونکے اور ہی کچھ کہے
جسمین حق ناحق ہوجاوے جیسا اگلے زمانے مین یہود اور نصاریٰ نے کیا اور اس اُمت مین لالچی جھوٹے
دنیادار عالمون نے جسکے سبب سے تمام اُمت مین فساد پڑا دوسرا جھٹلانے والا تقدیر کا کہ اُسکو نہین مانتا
جیسے قدریہ تیسرا وہ جسنے اپنی بزرگی اور تعظیم چاہی لوگون پر اپنے زور اور دولت سے
اسطرح کہ بڑائی دیتا ہے اُسکو جسکو ناچیز کیا اللہ تعالیٰ نے اور ذلیل و بے عزت کرتا ہے اُسکو جسکو
عزت دی اللہ تعالیٰ نے یعنے امرا اور دولتمند اکثر فاسقون اور کافرون اور جاہلون سے
صحبت رکھتے ہین اور اُنکو عزت دیتے ہین اور عالمون اور ناصحون اور صالحون سے دور بھاگتے
ہین اور ذلیل جانتے ہین حقیقت مین ایسے لوگ اللہ اور رسولؐ سے مخالفت رکھتے
ہین چوتھا وہ جو حلال رکھتا ہے زمین حرم مین اُن چیزون کو جنھین اللہ نے حرام کیا
جیسے شکار کھیلنا درخت کاٹنا وغیرہ اور یہ بھی معنے بعضون نے لکھے کہ اللہ تعالیٰ کے حرامونکو
جو حلال جانتا ہے پانچوان وہ جسنے حلال کیا میری اولاد اور میری قوم اور میرے

رشتے دارونکے حق مین اُس چیز کو جسے اللہ تعالی نے حرام کیا ہی جیسے ایذادینی اور انکی تعظیم کرنی اور
اُنکے حق مین اُنکو باز رکھنا اگرچہ ہر مؤمن کے حق مین یہ باتین مناسب نہین مگر اُن لوگونکے حق مین جائز رکھنا
بسبب قرابت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیادہ بُرا ہی اور بعضون نے اُسکے معنے یون لکھے ہین کہ جو
کوئی میری اولاد مین ہو اور قرابت دار کہلاکر بری کام کری عوام کی نسبت اُسکو دوچند سزا ہوگی
جسطرح اللہ تعالی نے قرآن شریف مین پیغمبر خدا کی ازواج مطہرات کی حق مین تنبیہا فرمایا ہی پس کوئی
بزرگ زادہ ہو مگر چاہیے کہ یہ بُری کام نہ کری یا اُنکی رشتے داری پر ہرگز مغرور نہو جاوی چھٹا وہ جسنی میری
چال چھوڑی اور بُری چال اختیار کی ف اگر کوئی رسول اللہ کی چال کو سُبک اور ہلکا جان کر ترک
کریگا کافر ہوگا اور جو چوک اور سُستی سے نکریگا تو گنہگار ہوگا مثل اس زمانے مین ڈاڑھی کا منڈانا اور پاجامہ
وغیرہ کو ٹخنون سے نیچے لٹکانا اور بیوہ عورت کا نکاح نکردینا یا اُس کام پر متوجہ نہونا اور بخوبی سعی نکرنی بلکہ جو
کوئی کری یا کراوی اُسکو بُرا جاننا اور اُسپر ہنسنا انہی کاموپر اور باتونکو جو لوگونمین رائج ہوئی ہین قیاس
کرنا چاہیے اسیطرح جو کوئی بدعت کو اچھا سمجھے اگر وہ اس طرح پر اچھا سمجھتا ہی اور اُسکے کرنے پر ہٹ
رکھتا ہی کہ بغیر اُسکے جس شرعی نیک کام مین وہ ہی اُس کام کو عمل مین نہین لاتا اور درست نہین جانتا مثلاً
ناچ کروانا یا سہرا باندھنا یا مہندی لگانا مرد کو شادی نکاح وغیرہ مین یا ثواب پہونچانی مین مردونکو جب تک
ہندؤنکی طرح نئے باسنون مین نہ پکاوی یا پھول پانی پان کھانے کے ساتھ نہ رکھی اور خصوصاً شب
برات کو روشنی نہ کرے اور اُسپر کوئی کھڑا ہوکر کچھ نہ پڑھے تب تک اپنی اعتقاد مین جانے
کہ اُس کھانے کا ثواب مُردون کو نہین پہونچتا یا نکاح وغیرہ درست نہین ہوتا البتہ ایسے شخص پر
اندیشہ کفر کا ہے اور اگر ایسا نہین سمجھتا تو گنہگار بے شبہہ ہوگا اے بھائیو جب رسول اللہ
کی سنت چھوڑنے سے یہ حال ہوتا ہے تو وائے اُنکے حال پر جو مسلمان کہلاکر نماز اور روزہ
اور حج اور زکوٰۃ چھوڑ بیٹھتے ہین کبھی ہلکا جانکر کبھی غفلت اور سستی کا بہانا ٹھہرا کر عمل نہین
کرتے اور دنیا کے کامونمین اور نفس کی خواہشون مین رات دن دوڑ دھوپ کرتے ہین
اور اس عمر عزیز کو گنواتے ہین قبر مین اور حشر کے میدان مین اُنکا کیا حال ہوگا عن ابی

مسعودٍ قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما من نبيٍ بعثه الله في امته قبلي الا كان له في امته حواريون واصحاب يأخذون بسنته ويقتدون بامره ثم انها تخلف من بعدهم خلوف يقولون ما لا يفعلون ويفعلون ما لا يؤمرون فمن جاهدهم بيده فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن وليس وراء ذلك من الايمان حبة خردلٍ رواه مسلم
نقل کیا عبد اللہ بن مسعود نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر پیغمبر کیساتھ مجھسے پہلے جسے بھیجا اللہ تعالی نے اسکی امت مین تھے حواری اور اصحاب یعنے دوست مددگار کہ اختیار کرتے تھے اسکے طریق کو اور چلتے تھے اسکے حکم پر پھر پیچھے اُنکے پیدا ہوتی ہین ناخلف کہتے ہین لوگونکو جو آپ نہین کرتے اور کرتے ہین وہ جسکا انھین حکم نہین یعنے بعد اصحابون کے جو دین کے مددگار اور یار و وفادار تھے بدکار جھوٹے دغا باز لوگ پیدا ہوتے ہین پس جو باز رکھے انھین اپنے ہاتھون سے وہ مومن ہے اور جو باز رکھے انھین سخت باتین کہکر وہ بھی مومن ہی اور جو بد جانے اور نفرت کرے اُنسے اپنے دل سے وہ بھی مومن ہی کم درجے کا اُس کے نیچے اور کوئی مرتبہ ایمان کا رائی کے دانے برابر نہین
عن انسٍ قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يا بني ان قدرت ان تصبح وتمسي وليس في قلبك غش لاحدٍ فافعل ثم قال يا بني وذلك من سنتي ومن احب سنتي فقد احبني ومن احبني كان معي في الجنة رواه الترمذي کہا انس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے میرے لڑکے اگر تو صبح اور شام کر سکتا ہی اس حال مین کہ کسی کی طرف سے تیرے دل مین کینہ نہو تو ایسا کر پھر فرمایا کہ اے میرے لڑکے ایسا کرنا میری سنت ہی اور میری خوشی کا کام ہی اور جسنے دوست رکھا میری سنت کو تحقیق اُسنے دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو وہ رہیگا میرے ساتھ جنت مین خلاصہ یہ ہی کہ رسول اللہ کی پیروی سے آدمی کو اللہ تعالی بہشت مین یعنی اپنی رضا مندی کے گھر مین داخل کرے گا اور جو اُن کے طریق پر نہین چلتے وہ ہرگز اس گھر کے جانے کے لائق نہین چنانچہ اللہ تعالی نے خود قرآن شریف مین تیسرے سیپارے

کے سترھوین رکوع مین فرمایا ہی کہ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ترجمہ جو کوئی
اختیار کرے سوائے اسلام کے اور دین وہ ہرگز اس سے قبول نہوگا یعنے جو کوئی اس آخر زمانہکے پیغمبر اور
اس قرآن پر ایمان نہ لاویگا وہ اگر ہزارون طرح کی نیکی کے کام کریگا کچھ ثواب پاویگا قیامت کے دن
خراب و پشیمان ہوگا مگر اسکی نیکی کا بدلہ اللہ تعالی اس جہامین اسکو دیگا اولاد بڑھاویگا دولت دیگا
دنیا کی خواہشونکو بر لاویگا کیونکہ کسی کی محنت وہ برباد نہین کرتا کسی کو یہان دیتا ہی کسی کو وہان
کسی کو تھوڑا یہان اور بہت وہان سو ہم مسلمان اسی کی اُمید وار ہین کہ وہ وعدونکا سچا ہم سے یہی سلوک
کریگا عَنِ الْعِرْبَاضِ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ ثُمَّ
اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِیْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُیُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ
فَقَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی
اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ کَانَ عَبْدًا حَبَشِیًّا فَاِنَّهٗ مَنْ یَّعِشْ مِنْکُمْ بَعْدِیْ فَسَیَرَی اخْتِلَافًا
کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْا بِهَا وَعَضُّوْا
عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّکُلَّ بِدْعَةٍ
ضَلَالَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ یَذْکُرَا الصَّلٰوةَ (م)
عرباض کہتے ہین کہ نماز پڑھی ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمارے ساتھ پھر منہ کرکے ہماری
طرف نصیحت کی کہ بڑی اثر بھری کہ بہہ نکلے انسے آنسو اور کانپ گئے انسے کلیجے پوچھا ایک شخص نے یا رسول اللہ یہ
نصیحت جدا کرنیوالی معلوم ہوتی ہی سو وصیت کرو ہمکو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
کہ وصیت کرتا ہون مین تمکو کہ ڈرتے رہو اللہ سے اور سنتے رہو اُسکے حکم اور بجا لایا کرو اگرچہ
حکم کرے تمکو شرعی باتون کا غلام حبشی کیونکہ یہ ہونیوالا ہی کہ جو جیتا رہیگا میرے بعد وہ دیکھے گا
بہت اختلاف پس چاہیئے کہ اُسوقت لازم کرو اپنے اوپر میری سنت کو اور میرے خلفاء
راشدین کی جو ہدایت پا چکے ہین چنگل مارو اُسپر اور دانتون سے پکڑو اسکو اور الگ رہو
نئے کامون سے کیونکہ سب نئے کام بدعت ہین اور جو بدعت ہے وہ گمراہی ہے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیروی خلفاے راشدین کی عین پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی ہو اور جن کامون نے رواج پایا اُنکے ایام مین وہ حضرت ہی کی سنت ہو اگرچہ اُنکے نام سے
مشہور ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت کو پہلے سے معلوم ہو چکا تھا کہ میرے خلیفون کی سنت پر لوگونکو
شبہہ پڑیگا گفتگو کرینگے اور بہک جاوینگے اسلیے اول ہی سُنا دیا اور خبردار کردیا کہ البتہ مت کیجیو اُنکی
پیروی سے منہ نہ موڑیو اب جو کوئی خلاف اُسکے کریگا یعنی اُنکی سنتون کو ترک کریگا یا اور کام اپنی خواہش
سے زیادہ بڑھادیگا وہ نبی کی پیروی اور حکم برداری سے محروم رہیگا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ ھٰذَا سَبِیْلُ اللّٰہِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ
وَقَالَ ھٰذِہٖ سُبُلٌ عَلٰی کُلِّ سَبِیْلٍ مِّنْھَا شَیْطَانٌ یَّدْعُوْ اِلَیْہِ وَقَرَأَ وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا
فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ (م) عبداللہ بن مسعود رض
کہتے ہین کہ کھینچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سیدھی لکیر ہمارے لیے اور فرمایا کہ یہی
اللہ کی راہ ہو پھر کھینچین کئی لکیرین داہنے بائین اُسکے اور فرمایا یہ راہین ہین کہ ہر راہ پر اُسکی
شیطان بیٹھا ہو بلاتا ہو تمکو اپنی طرف اور پڑھی یہ آیت کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو یہ میری راہ سیدھی
ہو مضبوط ہے اُسپر چلو اور نہ چلو دوسری راہون پر کہ دُور پڑ جاؤ تم منزل مقصود سے تفسیر مدارک مین
لکھا ہو کہ حضرت نے پہلے ایک سیدھی لکیر کھینچی پھر ادھر اُدھر اُسکے چھ لکیرین اور کھینچین پھر فرمایا
کہ یہ وہی سیدھی راہ حق تعالیٰ کی ہو اور یہ راہین شیطان کی ہین ان راہون سے بچتے رہو کہا صاحب
مدارک نے کہ ان بارہ ہونگی ہر ایک راہون مین سے پھر چھ راہین نکلین یہ سب بہتر ہوئین اور مواقف مین
لکھا ہو کہ بڑے گروہ اسلام کے آٹھ ہین معتزلہ شیعہ خوارج مرجیہ نجاریہ جبریہ مشبہہ ناجیہ پھر معتزلہ
مین بیس فرقے ہوئے اور شیعہ مین بائیس اور خوارج مین بیس اور مرجیہ مین پانچ اور نجاریہ مین
تین اور جبریہ اور مشبہہ مین تفریق نہین کیا یہ بہتر ہوے اور ایک فرقہ ناجیہ وہ فرقہ سنت وجماعت
کا ہو چنانچہ رسول خدا نے خبر دی ہے کہ میری اُمت مین تہتر فرقے ہونگے بہتر دوزخ مین
گرینگے اور ایک جنت مین رہے گا اب ہر فرقے کے لوگون کو دعویٰ ہے کہ وہ فرقہ جو

جنتی ہی ہم ہین اور یہی مذہب حق ہی لیکن یہ دعوی بغیر دلیل ثابت نہین ہوتا دلیل چاہیے سو اہل سنت وجماعت کے ناجی ہونے پر اور اس مذہب کے حق ہونے پر یہ دلیلین ہین اول یہ دین نقل کی روسے ثابت ہوا ہے صرف عقل اسمین کفایت نہین کرتی اور پے درپے کی خبرون سے یون معلوم ہوا اور پیغمبر خدا کی حدیثون سے یقین کو پہونچا کہ اگلے نیک لوگ اصحاب رسول اللہ کے اور بعد اُنکے جو اچھے ہوے اسی اعتقاد پر تھے پھر جو جو اختلاف دین مین پیدا ہوا سو ان پہلون کے پیچھے ہوا کہ لوگون نے اپنی خواہشین اُسمین ملائین اور دنیا کی طمع سے ایک کے برخلاف دوسرا چلا جسکے سبب سے آپسمین محبت کم ہوئی دشمنی بڑھی پچھلے اگلون کے مخالف ہوئے بُرا کہنے لگے محدثین جنھون نے بڑی بڑی محنتون سے رسول خدا کی حدیثون کو تحقیق کرکے جمع کیا جنسے صحاح ستہ مشہور ہی اور اسلام کے حکمون کی جڑ وہی ہی اور چارون مذہب کے امام جنکا طریق تمام ملکون مین روم شام بلخ بخارا ہندوستان عربستان مین پھیلا ہوا ہے اسی طریق پر تھے اور اشاعرہ اور ماتریدیہ جو ائمہ اصول ہین اُنھون نے بھی اگلے بزرگون کے طریق کو ثابت رکھا بلکہ عقلی دلیلونسے رسول اللہ اور اُنکے اصحابونکی سنتونکو اور اگلے اچھون کی جماعت کی اعتقادی باتونکو قائم اور مستحکم کیا اسواسطے انکا نام اہل سنت رسول اور جماعت مشہور ہوا کہ یہ لوگ رسول اللہ کی اور اُنکے اصحابونکی سنتون پر ٹھیک ٹھیک چلتے ہین اور بعد اُنکے جو امام پیشوا ہوے سبکو اچھا جانتے ہین اور اُنکو مانتے ہین انکی راہ اختیار کرتے ہین دوسرے یہ کہ جتنے اولیا و اہل اللہ صاحب شریعت اور طریقت گذرے ہین جن مین نفسانیت نہ تھی ہمیشہ اپنے اللہ تعالی کی فرمانبرداری مین رہتے کسی سے کچھ کام نرکھتے لاکھون ہزارون آدمی اُنسے فیضیاب ہوے اللہ کے سیدھے راستے کو پہونچے مقرب درگاہ آلہی ہوے اُن سب کا یہی طریق اور مذہب تھا چنانچہ اُنکی کتابون سے ظاہر ہے تیسرے یہ کہ مکہ اور مدینہ جو اللہ اور رسول کا گھر کہلاتا ہی اور اہل بیت نبوی اور اصحاب مصطفوی وہین رہے یہی اُن کا مذہب ہی اور اُسوقت سے آج تک جو جو وہان رہتے آئے وہ سب یہی مذہب رکھتے ہین اللہ تعالی اُنکے مذہب کا نگہبان اور مددگار رہے کر مگر نے

نہین دیتا جو تھے جتنے حافظ کلام اللہ کے اکہ وہ نور ازلی ہی اللہ تعالیٰ کا) ہوئی ہین اسی مذہب
مین ہوئے ہین کیونکہ یہ چیز پاک اور مقدس ہی وہ ناپاک عداوت اور بغض بھرے دلمین کیونکر
سما سکتی ہی خصوصًا جن کا دل رسول کے اصحاب باوقار اور یار وفادار اور ازواج مطہرات
اور بنات مقدسات اور ذرّیات مبارک کے بغض سے بھرا ہو پس اگر کوئی تعصب کو چھوڑکر قرآن شریف
اور پیغمبر خدا کی حدیثون اور پیشواؤنکی کتابونکو جو تمام جہان مین مشہور رہو رہی ہین جمع کرکے دیکھے اور
اللہ اور رسول کے گھر کے طریق کو خیال کرے اور انصاف کرے تو خوب کھل جاوے کہ
سوائے اس مذہب حقہ کے جتنے مذہب ہین سب باطل ہین سُو اے بھائیو اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سُرخرو ہو اور مسلمان ہونیکا فائدہ اُٹھاؤ تو اپنا اعتقاد
اہل سنت اور جماعت کے طریق کے موافق درست کرو اور جن جن باتونکا پہلے ایمانکے باب مین ذکر
آیا ہی اُن باتون پر ایمان لاؤ اور بُری چالون اور بد خصلتون کو چھوڑو اور بدعتونسے دور رہو حسد و بغض سے
بچو کیونکہ جب تک اعتقاد ٹھیک نہوگا کوئی نیکی اور عبادت کی کام تمہارے ہرگز قبول نہونگے عَنْ عَلِيٍّ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ
يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ
يُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مؤمن نہین ہوتا ہے کوئی بندہ جبتک ایمان نہ لاوی چار چیز و نپر اوّل
اُسکا یہ کہ ایمان لائے اللہ کی وحدانیت پر یعنی کسی کو اُسکا شریک نہ جانے اور ایمان لاوی کہ مین
رسول ہون اللہ کا بھیجا تمام خلقت کی طرف راستی سے اور دوسرا یہ کہ ایمان لاوی کہ موت حق ہی
یعنی سب چیز کیا چھوٹی کیا بڑی سب فنا ہوگی یا یہ معنی کہ اعتقاد کری کہ موت اللہ تعالیٰ کے
حکم سے ہی نہ طبیعت کے بگڑنے اور اُسمین فساد پڑجانے سے اور تیسرا یہ کہ مرنے کے بعد پھر
جینا حق ہی اور چوتھا یہ کہ تقدیر اللہ تعالیٰ کی حق ہی یعنی ابتدا سے انتہا تک ہر قسم کا جو جو کام
ہونیوالا ہے تمام موجودات مین اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے ف اس حدیث سے

یہ معلوم ہوا کہ صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے کوئی مومن مسلمان نہین ہوتا جبتک رسول اللہ پر ایمان نہ لاوے اور یہ بھی سمجھا گیا کہ کتنا نادان لوگونکا کہ آدمی بھی مثل درخت اور گھانس کے پیدا ہوکر مٹ جاتا ہے محض غلط ہے بدون مرضی خداوند تعالیٰ کے کوئی چیز نیست ونابود نہین ہوتی کیونکہ سب اُس کے حکم سے بنے ہین پھر اُسی کے حکم سے بگڑین گے بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ[ل] ھُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِہٰتٌ ط فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَۃِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِہٖ ج وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ م وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ج وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ہ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ سَمّٰھُمُ اللّٰہُ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ فَاحْذَرُوْھُمْ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین پڑھا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو جسکے معنی یہ ہین اللہ وہ جسنے اُتاری تجھپر کتاب اُسمین بعضی آیتین پکی ہین سو جڑ ہین کتاب کی اور دوسری ہین کئی طرف ملتی سو جن کے دل پھرے ہوے ہین وہ انکے ڈھب والی لونسے لگتے ہین تلاش کرتی ہین گمراہی اور تلاش کرتے ہین اُن کی حقیقت اور اُنکی حقیقت کوئی نہین جانتا سوائے اللہ کے اور جو مضبوط علم والے ہین وہ کہتے ہین ہم اُسپر یقین لائے سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے اور سمجھائی وہی سمجھتے ہین جنکو عقل ہے پھر کہا بی بی عائشہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دیکھو تم اُن لوگون کو جو پیروی کرتے ہین اُس چیز کی جو کتاب سے ملتی ہے یعنی ہے وہ قرآن سے مگر معنی اُسکے ایک طرف کے نہین جن کا ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ پس الگ ہو جاؤ اُنسے اور پرہیز کرو اُن کی صحبت سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اور باتین آزمایش کی مقرر کی ہین اُسی طرح قرآن شریف مین بھی بعضے کلام ایسے کہے ہین کہ جنکے معنی بٹھانے مین عقل کی اور دل کی راستی اور کجی ظاہر ہووے ایمان دار

[ل] پارۂ تلک الرسل سورۂ آل عمران رکوع اول ۱۲ وقف لازم

عاقل اور آیتون کے ساتھ جو ایمان اور اعتقاد کی جڑ ہین ملا کر ویسے ہی معنی اُسکے لیتے ہین اور جو گمراہ ہین وہ اپنی گمراہی کی دلیل ٹھہراتے ہین چنانچہ تفسیر مین لکھا ہی کہ اس آیت مین اللہ تعالی کو منظور ہی کہ نصاری کو ہوشیار کرے کہ وہ حضرت مریم علیہما السلام کو خدا کی عورت کہتے ہین اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور وہ بہکے تھے اُسپر کہ اللہ کی مہربانی کے الفاظ اُن کے حق مین سنتے تھے جسمین اُنکی دانست مین بندہ ہونیکی حد سے زیادہ مرتبہ پایا جاتا ہی اور اب بھی کتاب والے عوام مسلمانون کو بہکانے کے واسطے ایسی باتین اپنے ڈھب کی قرآن شریف سے چن چنکر اُسکے معنی خلاف حق کے بیان کرتے ہین جسمین کم عقل بہکین اور اسلام کی راہ سے دور جا پڑین مگر جنھین اللہ تعالی نے عقل اور ایمان کی آنکھ دی ہی وہ ہرگز نہ بہکین گے اور کسی کا بہکانا کام نہ آویگا اور اس دھوکے کے جال مین نہ پھنسین گے مسلمان بھائیو یہ وقت بہت سخت آیا ہے ایمانداروں پر تکلیف اور مصیبت بے ایمانون کو آرام اور فراغت نفس کی خواہشونکا دروازہ کھلا شیطان مردود نے قابو پایا بھائیو نمین محبت نرہی یارونکی دوستی گئی دوست دشمن ہوے دشمن ہنسنے لگے اللہ کا ڈر دل سے گیا حاکم شرع کا خوف نہ رہا اسوقت مین مسلمان رہنا اور اعتقاد اپنا ٹھیک رکھنا اور نیک طریق پر چلنا بہت مشکل ہے اسی کی خبر ہمارے پیغمبر مخبر صادق نے پہلے ہی سے دی ہی عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَاْتُوْنَكُمْ مِّنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاۤؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آخر زمانے مین جھوٹے مکار لوگ پیدا ہون گے سنا دین گے تمکو ایسی باتین جو تمھارے باپ دادا نے نہین سنین سو دور رہو اُن سے اور دور رکھو اُنکو تاکہ گمراہ نکرین اور بلا مین نہ پھنسا وین ف یہ خبر عام ہی ایسے لوگ مسلمانونکے پردے مین ہون خواہ دوسرے سو اسوقت مین دونون کی کثرت ہی اللہ ہی فضل کرے اور پناہ دے تو دیندار کا دین قائم ہے اب یہان اگر تھوڑی بہت دینداری ہی تو

غریبون مین ہی کہ اُنھون نے دین کی باتین سُنکر اگلے رسوم کفر کے ترک کیے شرع کی راہ پر آئے دولت وحشمت پر دنیا کی طمع کم رکھتے ہین اللہ ورسول وقیامت کے عذاب سے ڈرتے ہین اب وہ سچی حدیث پیغمبر خدا کی اپنے ٹھکانے لگی جو فرمایا تھا آپ نے بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا وَّسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ (م) یعنی پہلے دین اسلام تنہا غریب وبیکس تھا پھر بھی ایسا ہی ہوگا جیسا آگے تھا پس خوبی اور خوشی غریبون کے نصیب مین ہی ف سو جنھون نے ایسے وقت مین دنیا کی دولت وحشمت پر خیال نہ کیا اچھے کھانے اچھے پہننے پر دل نہ دوڑایا مفلسی ناچاری مین رہا اور قرآن وحدیث کے احکام پر چلے وہی اللہ کے خاصے بندے ٹھہرے رسول اللہ کے محبوب ہوئے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَہِیْدٍ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ (م) فرمایا حضرت نے جو کوئی مضبوط پکڑے اور عمل کرے میری سنت پر جس وقت مین فساد اور خرابی پڑے میری امت مین یعنی تمام خلق مین اختلاف پڑجاوے ہر کوئی ایک مذہب اختیار کرے کفر اور بدعت کی باتین ظاہر ہونے لگین جھوٹے مکار اپنی دکانین لگاوین کوئی مسلمانی کے پردے مین جاہلونکو بہکا کر عزت اور دولت حاصل کرے کوئی اس سچے دین مین عیب لگا کر نادانون کو گمراہ بنادے ایسا شخص سنت پر چلنے والا ثواب پاویگا سو شہید ونکا جنھون نے اللہ تعالیٰ کی خوشی چاہ کر اس دین مین اپنے مال اور جان کو تصدق کیا مرتے دم تک اس سیدھے راستے کو نہ چھوڑا عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ یْکَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ لَا یُوْشِکُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَقُوْلُ عَلَیْکُمْ بِہٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْہُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَمَا حَرَّمَ اللّٰہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ کہا مقدام رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگو جانو دیا گیا ہی مجھے قرآن اور اُسکے مانند اُسکے ساتھ کہ حدیثین ہین یعنی جسطرح قرآن اللہ کی طرف سے وحی ہوتا ہی اسی طرح حدیث بھی وحی ہوتی ہے وہ جلی ہے یہ خفی متلو وغیر متلو خبردار رہو قریب ہے کہ ایک شخص آسودہ بے پرواہ اپنے تخت پر بیٹھا ہوا

کہتا ہی اختیار کرو اپنے واسطے اس قرآن کو پس جو چیز پاؤ تم اسمین حلال اُسکو حلال جانو اور جو کچھ اُسمین پاؤ تم حرام اُسکو حرام جانو اور تحقیق وہ چیز کہ اُسکو حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ویسی ہی ہی جیسا حرام کیا اُسکو اللہ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس بات کو منع کیا رسول نے یا جس چیز کو حرام کیا رسول نے مؤمن کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے منع اور حرام کی برابر اسکو جانے اور اپنے تئین اُس سے بچاوے ایسے حکم رسول کے گویا حکم اللہ کے ہین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰتَهَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (م) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ یہود پڑھتے تھے توریت کو زبان عبرانی مین کہ اُنکی وہی زبان تھی اور بیان کرتے تھے اُسکو عربی مین مسلمانون کے واسطے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سچا جانو تم کتاب والونکو اور نہ جھٹلاؤ تم اُنکو ہی کہو کہ ہم ایمان لاتے ہین اللہ پر اور جو اُتارا گیا ہمپر آخر آیت تک یعنی ہر بات اُنکی سچ نہ جانو شاید اُسمین کچھ ملایا ہو اور کم و بیش ہوا اور سب باتین اُنکی جھوٹ نہ جانو کیونکہ شاید وہ بات حق ہو کہ اصل مین توریت حق اور سچ ہی اور اسی پر انجیل کو قیاس کیا چاہیئے اسواسطے کہ اُنھون نے ان دونون کتابون مین بعضے مقام پر الٹ پلٹ کیا ہے اور جابجا بنایا ہی اب جو وہ کہتے ہین اُسمین جھوٹ اور سچ ملا جلا ہی مخلصی اسمین ہی کہ اُنکی باتون پر نجاؤ مجملاً ایمان اُنکی باتون پر لاؤ اب توریت اور انجیل مین یہود اور نصاریٰ نے حذف اور تحریف اور تغییر اور تبدیل کے بعد جو باقی چھوڑا ہی اور اُس سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہی یہان اُن آیتونکا ذکر کیا جاتا ہی کہ جو گمراہ ہین وہ راہ پر آوین اور جو مسلمان ہین وہ ایمان کی روسے زیادہ قوت پاوین توریت مین استثنا کے تینتیسوین باب کے درمیان ہے کہ تجلی کی اللہ تعالیٰ نے کوہ سینا پر اور روشن ہوا ساعیر سے اور ظاہر ہوا فاران سے سینا ایک پہاڑ کا نام ہی کہ اُسکو طور سینا اور طور سینین کہتے ہین تجلی کی اللہ تعالیٰ نے اسپر اور کلام کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور بھیجی اُنپر توریت اور ساعیر ایک پہاڑ ہی کہ وحی بھیجی اسپر حضرت

عیسیٰ علیہ السلام پر اور ظاہر ہوئی اُس مین اُنکی نبوت اور نازل ہوئی اُس مین اُنپر انجیل اور فاران عبرانی لفظ ہی اور بنی ہاشم کے پہاڑون کا نام ہی کہ انہین سے ایک مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت کرتے تھے اور اسمین اُنکو وحی آئی وہ تین پہاڑ ہین ایک ابو قبیس کہ مکہ اُس کے نیچے آباد ہی اور مقابل اُسکے قعقعان ہی بطن وادی تک اور پورب طرف اُسکے متصل قعقعان کے شعب بنی ہاشم ہی جسمین حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے ابن قتیبہ نے جو اس اُمت کے علما سے ہین اُنھون نے اگلی کتابین پڑھین اور ترجمہ کیا اعلام النبوۃ مین لکھا ہی کہ اُس مقام مین کچھ شبہہ نہین اور خوب ظاہر ہے اُسپر جو کوئی غور اور تامل کرے کیونکہ جیسا ثابت ہوا ہی تجلی کرنا خدائے تعالیٰ کا سینا سے سو وہ یہی ہی کہ اُتارا توریت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اور ثابت ہوا روشن ہونا ساعیر سے وہ اُتارنا انجیل کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور وہ رہتے تھے ساعیر مین ارض خلیل کے درمیان ایک گانؤن مین جسکو ناصرہ کہتے ہین اسی سبب سے اُنکے تابعون کا نام رکھا گیا انصاریٰ اسی طرح پر ظاہر ہونا اللہ تعالیٰ کا فاران سے یعنی نازل کرنا قرآن کا محمد صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ثابت ہوا وہ پہاڑ مکے کا ہی اگر کوئی کہے کہ فاران مکے کے سوا اور کوئی جگہ ہی تو اُسکا افترا ہی۔ ہم کہتے ہین کیا توریت مین نہین آیا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام نے بسایا ہاجرہ اور اسمٰعیل علیہما السلام کو فاران مین چنانچہ پیدایش کے اکیسوین باب مین ہی پھر ہم کہتے ہین کہ تم تبلاؤ ہمکو کہ وہ دوسری کون جگہ ہی جہان سے اللہ تعالیٰ ظاہر ہوا اور نام اُسکا فاران ہی اور بعد حضرت مسیح کے اللہ تعالیٰ نے کس پیغمبر پر کتاب نازل کی اور تبلاؤ ہمکو البسا دین کہ ظاہر ہوا اور روشن ہوا اور پھیلا جسطرح سے دین اسلام ظاہر ہوا اور پھیلا کوئی دین اس طرح مشرق سے مغرب تک پہونچا ہی جسطرح یہ دین پہونچا اور توریت مین استثنا کے اٹھارھوین باب کی پندرھوین آیت مین لکھا ہی فرمایا حضرت موسیٰ نے یہواہ تیرا خدا تیرے لیے تیرے ہی درمیان سے تیرے بھائیون مین سے میرے مانند ایک پیغمبر قائم کریگا تم اُسکی طرف کان دھریو پھر سترھوین اور اٹھارھوین آیت مین اُسی باب کی ہی اور یہواہ نے مجھسے کہا کہ اُنھون نے جو کچھ کہا اچھا کہا مین اُنکے لیے اُنکے بھائیون مین سے

تجھسا ایک نبی قائم کرونگا اور اپنا کلام اُسکے منھ مین ڈالونگا اور جو کچھ مین اُس سے فرماؤنگا وہ اُنسے کہیگا اور جو کوئی اُس کی اطاعت نکریگا سزا دونگا مین اُسکو اس کلام مین پوری دلیل ہی ہماری پیغمبر محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر کیونکہ موسیٰ اور قوم اُن کی کہ بنی اسرائیل ہین بیٹے اسحٰق کی ہین اور بھائی اُنکے بیٹے اسمٰعیل کے اور یہ نبی جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسحٰق کے بیٹون بنی اسرائیل سے ہو تو وہ اُنہی مین سے ہوا نہ اُنکے بھائیون سے اور اگر وہ یہ کہین کہ بنی اسرائیل بھائی ہین بنی اسرائیل کے پس بھائی کہنا اُنکو درست ہی تو اس تقدیر مین ہم کہتے ہین کہ تم نے جھٹلایا توریت کو کیونکہ توریت مین مذکور ہی کہ قائم نہوا بنی اسرائیل مین کوئی پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کے مانند اور دوسری جگہ توریت مین آیا ہی کہ کھڑا نہوگا بنی اسرائیل مین کوئی پیغمبر مثل موسیٰ کے پس یہ دعویٰ بعضے یہود کا بھی باطل ہوا جو کہتے ہین کہ اُس نبی موعود سے مراد یوشع بن نونؑ تھے کیونکہ یوشع حضرت موسیٰ کی کفو اور اُنکے مانند نہ تھے بلکہ اُنکے خادم تھے اُنکی زندگی مین اور بعد اُنکی موت کے اُنکی دعوت کی مددگار ہوئے پس معین ہوا کہ مراد اس نبی موعود سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ کفو اور مثل موسیٰ کے تھے یعنے دعوت کے نصب کرنے مین اور حدون کے باندھنے مین اور معجزون کے ظاہر کرنے مین اور شرائع اور احکام کے جاری کرنے مین اور اگلی شرع کے نسخ کرنے مین اور گمراہون کو سزا دینے مین کوئی ایسا نہوا سوائے ان باتون کی کتنے معجزے اور دلیلین اُنکے نبی آخر الزمان ہونے پر ہین کہ کسی طرح کا شبہہ اور شک اُسمین نہین جو کوئی اُنکی خوخصلت اور عادت شریف اور اخلاق نیک اور معجزات قویہ سے واقف ہوگا ہرگز اُسکے دل مین کچھ بھی شبہہ نہ رہے گا اور اگر کہیے کہ حضرت عیسیٰ ہین تو بھی نہین ہو سکتا کیونکہ نصاریٰ اُنکو خدا کا بیٹا یا خدا کہتے ہین اور حضرت موسیٰ اور جو اُنکے مانند ہوگا وہ بندہ اور عبد ہوگا اور جو کہا کہ منکر اُس نبی کے احکام کا سزا پاوے گا سو حضرت عیسیٰ کے احکام کے منکر کو سزا نہین ہوئی بلکہ ہمارے پیغمبر نے حضرت موسیٰ کی طرح منکرون اور اللہ تعالیٰ کے دشمنون کو سزا دی سوائے اسکے اگر اپنی دعوت کے مقدمے مین جھوٹے ہوتے تو ہرگز یہود اور نصاریٰ سے یہ نہ کہتے

کہ تم توریت اور انجیل لاؤ اور دیکھو کہ کیونکر ہماری خبر اور صفت اُسمین نہین لکھی ہو مگر اُنھون نے ہرگز اسبات پر
کمر ہمت نہ باندھی اور مقابلہ نہ کیا علاوہ بموجب مضمون بیسوین اور اکیسوین آیت اُسی اٹھارھوین
باب کے بیشک قتل کیے جاتی اور اُنکی پیشین گوئی کبھی سچی نہوتی اور اُنکا دین ہرگز قائم اور دائم
رہتا اور وہ جو اللہ تعالی نے فرمایا کہ اپنا کلام اُسکے منھ مین ڈالونگا اس سے ظاہر ہوا کہ مقصود اس
بیان سے ذات پاک محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو کیونکہ معنے اسکے یہ ہین کہ وحی کرونگا اُسکی طرف
اپنے کلام سے اُسپے وہ باتین کریگا جس طرح سُنے گا اور صحف اور الواح اُسکی طرف نہین اُتارون گا
اسلیے کہ وہ اُمی ہو یعنی ان پڑھا کتاب نہین پڑھ سکتا یوحنا کی انجیل مین چودھوین باب کی سولھوین
آیت مین ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے یون فرمایا کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمھین
دوسرا وکیل دیگا کہ ابد تک تمھارے ساتھ رہیگا پھر چھبیسوین آیت مین اُسی باب کی ہو لیکن وہ وکیل
روح قدس ہو جسے باپ میری نام سی بھیجے گا وہ تمھین سب چیزین سکھاویگا اور سب چیزین جو کچھ کہ مین نے تمھین
کہا ہی تمھین یاد دلاویگا پھر اُسی باب کی تیسوین آیت مین ہو بعد اُسکے مین تم سے بہت کلام نکرونگا اسلیے
کہ اس جہان کا سردار آتا ہی اور اُسکی مجھ مین کوئی چیز نہین اور سولھوین باب کی ساتوین آیت سے چودھوین
آیت تک یون ہے کہ حضرت مسیح فرماتے ہین لیکن مین تمھین حق کہتا ہون کہ تمھارے لیے
میرا جانا ہی سودمند ہو کیونکہ اگر مین نجاؤن وکیل تم پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن مین
اُسے تم پاس بھیجدونگا اور وہ جب آوے تو جہان کو گناہ سے اور راستی سی اور حکم سی ملزم کریگا گناہ سی اسلیے
کہ مین اپنے باپ کے پاس جاتا ہون اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے حکم سے اس لیے کہ اس جہان کے
سردار پر حکم کیا گیا ہے ہنوز بہت سی باتین ہین کہ مین تمھین کہون پر اب تم اُنکی
برداشت نہین کر سکتے لیکن جب وہ روح صدق آوے وہ تمھین ساری سچائی کی راہ
بتاویگا اس لیے کہ وہ اپنی نہ کہے گا لیکن جو وہ سنے گا سو کہے گا اور تمھین آئندہ کی
خبرین دیگا وہ میری ستایش کرے گا اس لیے کہ وہ میری چیزون سے پاویگا اور
تمھین دکھائیگا اور پندرھوین باب کی چھبیسوین آیت مین ہو جبکہ وہ وکیل جسے مین تمھارے لیے

باپ کی طرف سے بھیجون گا یعنی روح صدق جو باپ سے نکلتا ہی آوے تو میرے لیے گواہی دیگا اور
بھی گواہی دو گے کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتھ ہو اے بھائیو اچھی راہ کے ڈھونڈھنے والو ذرا غور کرکے
انصاف سے اوپر کی عبارتون پر جنمین حضرت موسیٰؑ اور حضرت مسیحؑ نے آخری زمانے کے پیغمبر کے
آنے کی خوشخبری دی ہی نظر کرو خوب سوچو حسد بغض دل سے نکالکر اپنی عاقبت کی راہ کو درست
کرو اور سنوارو ایسا نہو کہ حشر کے میدان مین اُس احکم الحاکمین کے اور اُس کے رسولون کی روبرو
تمھارے مکر اور حسد کی باتین کھل جاوین پھر وہان رسوائی اور پشیمانی اُٹھاؤ بھلا دیکھو تو اس سے
اور کیا زیادہ کوئی کہیگا گواہی دیگا جہان فرمایا ہی حضرت مسیحؑ نے کہ مین اپنے باپ سے درخواست
کرونگا اور وہ تمھین دوسرا وکیل دیگا جو ابد تک تمھارے ساتھ رہیگا اس عبارت سے صاف معلوم
ہوا کہ پہلے وکیل حضرت مسیحؑ تھے دوسرا وکیل وہ جو اب آویگا پس دونون کی شان برابر چاہیے
کیونکہ دوسرا نہین ہوتا بغیر پہلے کے پس جو لوگ اس وکیل سے حضرت جبرئیل علیہ السلام
مراد رکھتے ہین وہ محض غلطی پر ہین اسلیے کہ حضرت جبرئیل تو ہمیشہ حضرت مسیحؑ کیساتھ رہتے تھے
اور عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ وکیل آگے کبھی نہین آیا اب آویگا اور ہمیشہ ساتھ رہیگا یعنے اُس کا
دین اور اُس کا حکم ہمیشہ جاری رہیگا دوسرے دین کے احکام منسوخ ہونگے سو ایسی صفتین سوائے
ہمارے پیغمبر کے کس مین ہین اور وہ کون ایسا وکیل آیا کہ جس مین یہ اوصاف پائی جاتے ہین
اور فرمایا کہ جہانکا سردار آتا ہی کہ اسکی مجھ مین کوئی چیز نہین اس عبارت سے بھی صاف ثابت ہوا
کہ وہ ایسا شخص آنیوالا ہی کہ جہان کی سرداری اور حکومت کریگا اُسمین ایسے وصف ہین کہ جو
حضرت مسیحؑ مین نہین سو ایسا شخص سوائے ہمارے پیغمبرؐ کے کون ہی کیونکہ حضرت جبرئیلؑ یا اور کوئی
جسے روح صادق کہیے جہان کا سردار اور حکومت کرنے والا نہین ہو سکتا یہ تو پیغمبر ہی کی شان ہی
اور بعد حضرت مسیحؑ کے کوئی سوائے ہمارے پیغمبرؐ کے پیغمبر نہین ہوا اور فرمایا کہ اگر مین نہ
جاؤن وہ وکیل تم پاس نہ آوے گا اور وہ جب آویگا تو جہان کو گناہ سے اور راستی سے
اور حکم سے ملزم کریگا اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ شخص ایسا ہے کہ لوگون کو گناہ کے

کامون پر ملزم کریگا یعنی جن لوگون نے اللہ کی مرضی پر کام نہ کیے یا بت پرستی کی یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی نہ جانا اُنھین سزا دیگا اور راستی سے ملزم کریگا یعنی ایسی سچی باتین کہیگا اور سچے معجزے دکھاویگا کہ منکر لوگ بے شبہہ پشیمان اور ملزم ہونگے اُنمین ایک بات یہ بھی ہے کہ مخالف کہین گے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جھوٹے تھے اور قتل ہوئے اور وہ اُنکو جھوٹا بناویگا حضرت مسیح کی پیغمبری پر اور اُنکی زندگی پر گواہی دیگا اور ملزم کریگا منکرونکو حکم پر کیونکہ وہ سردار ہے حکومت رکھتا ہے اگر اُسکی کوئی نافرمانی کریگا سزا کو پہونچے گا سو ایسی تعریفین کسکی ہین سوائے ہمارے پیغمبر کے علماے بنی اسرائیل کو جھوٹی باتونپر اور جو حق باتین چھپاتے تھے اُنکو کیسا قائل کیا اور جب نہ مانا تو کیسی سزا دی کہ مشہور و معروف ہے اور زبور کے اکیسو اُنچاسوین ۱۴۹ باب مین ہے کہ یہواہ یعنی اللہ تعالیٰ کی ستایش کرو یہواہ کے لیے نئے گیت گاؤ اور مجلس پاک لوگون کے دنگلونمین پڑھو اسرائیل اُسکی بابت جسنے اُسے خلق کیا شادمان ہوئے یہ یہوا اپنے بادشاہ کے لیے خوشی کرین وہ اُسکا نام لے لے کے ناچین وے بین اور بربط بجاتے ہوئے اُس کی منقبتین پڑھین کیونکہ یہواہ اپنے لوگون سے راضی ہے وہ حلیمون کو اپنی نجات سے زینت بخشتا ہے پاک لوگ بزرگواری پر فخر کرین اور اپنے بستروں پر پڑے ہوئے ترنم کرین اُن کا منھ خدا کی ستایشون سے بھرا ہے دو دھاری تلوارین ہاتھون مین ہون تاکہ غیر گروہون سے انتقام لیوین اور لوگون کو سزا دیوین اور اُنکے بادشاہونکو زنجیرون سے اور اُنکے امیرون کو لوہے کی بیڑیان ڈال کر جکڑین تاکہ جو اُن کی تقدیر مین لکھا ہوا تھا اُنھین پہونچے کہ اُس کے پاک لوگون کی یہ عزت ہے اور حضرت اشعیا علیہ السلام نبی کی زبانی فرمایا اللہ تعالیٰ نے صحف مین اُنکے ساٹھوین باب مین حرم مکۂ معظمہ کی تسلی کے واسطے جب اُسنے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا کافرون کے ظلم اور بتون کے رکھنے سے دہان اُٹھ اور روشن ہو کہ تیری روشنی آگئی اور یہواہ کے جلال نے تجھپر طلوع کیا اور دیکھ تاریکی زمین پر چھا جائیگی اور لوگون پر شدت کی تاریکی ہوگی پھر یہواہ تجھپر طالع ہوگا اور اُسکا جلال تجھپر جلوہ گر ہوگا اور عوام تیری روشنی مین اور بادشاہ تیرے طلوع کی تجلی مین چلینگے اُنکھ اُٹھا کر

چارونطرف نگاہ کر اور دیکھ کہ سب کے سب باہم فراہم ہوتے ہین وہ تیری طرف آتی ہین تیری بیٹے دور سے آوینگے اور تیری بیٹیان تیری گود مین پالی جائینگی تب تو دیکھیگا اور سمٹ کی جاری ہوگی اور تیرا دل ڈریگا اور کشادہ ہوگا کیونکہ تیرے پاس دریا کی فراوانی پھرے گی اور عوامونکی فوجین تجھ پاس آوین گی اونٹون کی قطارین اور مدیانی اور الیفائی سانڈنیان تیری گرد بے شمار ہوونگی وہ سب شیبا سے آوینگی اور سونا اور خوشبوئیان لاوینگی اور یہواہ کی تعریفون کی بشارتین ہونگی قیدار کے سارے گلے تیرے حضور آکے جمع ہونگے اور نابادث کے سارے مینڈھے تیری خدمت کرینگے اور وہ رضامندی کیساتھ میری مذبح پر چڑھینگے مین اپنی شوکت کی گھر کو ستودگی بخشونگا اور اسی طرح انچاسوین اور چورانوے باب مین کھولکر لکھا ہے دیکھنے سے ظاہر ہوگا اور انجیل مین بھی اشارات بہت ہین یوحنا کے بارھوین باب کی سینتالیسوین آیت مین ہے کہ اگر کوئی شخص میری باتین سُنے اور اعتقاد نہ کرے مین اُس کا فیصلہ نہین کرتا کیونکہ مین اسلیے نہین آیا کہ جہان کو مجرم کرون بلکہ اسلیے کہ جہان کو رہائی بخشون سو اُسکے لیے جو میری تحقیر کرتا ہے اور میری باتون کو قبول نہین کرتا ایک ہے جو اُسے مجرم کریگا کلمہ جو مین نے کہا ہے وہی اُسے پچھلے دن مجرم کریگا سو ان لفظون پر خوب غور کرو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیا مراد تھی اور وہ کلمہ یعنے اللہ تعالیٰ کا حکم کہ ہر پیغمبر کیساتھ ہے کون ہے کہ حضرت عیسیٰ کے منکرونکو ملزم کرے گا سزا دیگا یہ جتنی دلیلین اوپر لکھی گئین ایسی ہین کہ اکثر یہود اور نصاریٰ کی بدبخت اور عقل مین اُنسے وہ معنے جو ہم سمجھتے ہین بسبب کج فہمی کے سمجھ مین نہین آتے جیسا حضرت عیسیٰ کی نبوت کی دلیلین اور اُن کے معجزات اور اخلاق بسبب طمع دنیا اور حسد کے یہودون کی عقل اور سمجھ مین نہین آئی سچ ہے یہ بات موقوف ہے ہدایت ازلی کی استعداد پر جسکی قسمت مین ہو وہی سمجھ پاتا ہے چنانچہ جنھین اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی تو اُنھون نے اس نعمت سے ہرگز چشم پوشی نہ کی وہ دلیلین جو اصل توریت اور انجیل اور زبور اور صحف انبیا مین ہمارے حضرت کی نبوت اور اوصاف اور اخلاق مین تھین دیکھکر اور مطابق پاکر ایمان لائے جیسے عبداللہ بن سلام جو یہودی تھے

بڑے علماؤن سے تھی بعد اُنکے ابو علی یحییٰ بن عیسیٰ بن جزلہ الطبیب جسنے نصاریٰ کی رد مین کتاب لکھی ہی اور توریت وغیرہ کی عبارت جو رسول خدا کی اوصاف اور ظہور مین تھی بیان کی اور بہتون نے دنیا کی سرداری اور اپنے اگلے دین کی حکومت پر خیال کر کے اُن دلیلون کو اصل کتاب سے نکالڈالا مگر اللہ تعالیٰ جو حافظ ہی اپنی مرضی کے کامون اور کلامونکا بالکل اُن دلیلون کو دور نہ کر سکے جسقدر باقی رہا اُس سے بھی ہدایت پانیوالونکو ہدایت نصیب ہوئی اور ہوتی چلی جاتی ہی اور بعضون نے جان بوجھ کر اُس دولت ابدی سے منھ پھیر لیا کیونکہ وہ ازلی بے نصیب تھے کیونکر اُنھین یہ نعمت میسّر ہو انشاء اللہ تعالیٰ بعد اس کے مفصل ان باتون کی حقیقت اور حضرت کے معجزات اور اخلاق کو دوسری علیحدہ ایک کتاب مین لکھونگا یہان اس قدر بس ہے عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَھُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ وَاَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِمَحْوِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیْرِ وَالْاَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَاَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ مشکوٰۃ کے باب بیان الخمر مین لکھاہے کہ کہا ابی امامہؓ نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق مبعوث کیا اور بھیجا اللہ تعالیٰ نے مجھے باعث رحمت واسطے تمام جہان کے اور سبب راہ نمائی تمام عالم کے یعنی میری پیروی کے سبب سے اول اور آخر کی بھلائی اور اس جہان اور اُس جہان کی نیکی ہر کسی کو حاصل ہوگی گویا وجود شریف حضرت کا رحمت ہی سب کے لیے یہان تک کہ کافر اور منکر بھی تکے طفیل سے خسف اور مسخ اور غرق کی بلا سے جیسا اگلی اُمتون کو ہوتا تھا محفوظ ہین بلکہ اور چیزون کو بھی شامل ہے چنانچہ پاک ہونا خاک کا اور مسجد ہونا اُس کا ہر مقام مین اور دور کرنیوالا ناپاکی کا ہونا پانی کا ہر قسم کی نجاست کو خواہ بدن مین ہو خواہ کپڑون مین اور نہونا اُن کا سبب عذاب وہلاک اور مدد کا باعث ہونا ہوا کا واسطے اہل دین کے اور پاک ہونا آسمان کا شیاطین کے چڑھنے کی بُرائی سے کہ آسمانی خبر ونکو فرشتون سے سُنکر کم وبیش کر کر اپنے تابعدارون سے کہکر بزرگی حاصل کرتے تھے اور اپنی پرستش سے اُنکو جہنمی بناتے تھے اور حکم کیا میرے پروردگار نے دور دفع کرنے کو باجون کے جیسے ڈھولک اور طبلہ اور بانسری اور سرناے وغیرہ اور دفع اور دور کرنے

اور توڑنے کو بتون کے خواہ صورت والے ہون جیسے تصویرین پتھر لکڑی کاغذ وغیرہ کی خواہ بےصورت جیسے مہادیو کا لنگ اور شدا علم وغیرہ جسکی پرستش کرتے ہین اور دفع کرنیکو صلیب یعنی چلیپا کہ جسے نصارے حضرت عیسی کے دار سولی کی صورت ٹھہرا کر اُس مصیبت کے یاد کرنے کو اپنے پاس رکھتے ہین اور باطل اور دور کرنے کو تمام رسومات اور عادات جاہلیت کے یعنی کفارون نے جو رسمین خلاف شرع کے نکالی ہین اور اُسکو شادی اور غمی مین عمل مین لاتے ہین یا وہ عادات جنکو اپنے مطلب اور خواہش نفسانی کے حاصل کرنیکو جاری رکھتے ہین اور جھوٹے مسلمان بھی اُن کافرون کی اور اگلے جاہلون کی دلیل پکڑ کر اپنی ذلت نفس یا جورو لڑکون دوست آشناؤن کی خاطر یا کسی بات کی طمع کر کر وہ آپ اُنکو عمل کرتے ہین اور دوسرونکو بدراہ اور گنہگار بناتے ہین اور عاقبت اپنی خراب کرتے ہین اور دنیا مین عذاب الٰہی مین جیسے وبا اور قحط اور دین کی ذلت مین گرفتار ہوتے ہین اگرچہ پہلے اس خاکسار نے چھوٹی سی کتاب بُرے کامون کی تفصیل مین جس کا نام موضح الکبائر والبدعات ہی لکھی ہی لیکن اس مقام مین بھی بعضی چیزونکا ذکر جو حرام اور ممنوع اور بدعت ہین لکھنا مناسب ہوا خصوصًا وہ بدعتین جو اس ملک کے اکثر عوام جاہل اور بعضے پڑھے لکھے عاقبت فراموش کرتے ہین وہ بُری کام یہ ہین داڑھی منڈانی مونچھین بڑھانی سونے روپے کے باسن مین کھانا پینا سونے روپے کا زیور ریشمین کپڑا زری کا جوتا زینت کے واسطے مرد کو پہننا ہاتھ پانون مین رنگ اور دانتون مین مسی مرد کو لگانی ڈھولک طنبور ستار دوتارا طبلہ بانسلی کرنائی سارنگی وغیرہ بجانا ان چیزونکو قصدًا سننا انکے بجانیوالے کو انعام دینا ناچ دیکھنا ناچنے والی کو کچھ دینا نچانے والی اور ناچنے والونکی تعریف کرنی شطرنج چوپڑ گنجفہ نردگولی بھوج بازی آتشبازی کھیلنا اسمین اچھے وقت کو ضائع کرنا حرام چیز پر بسم اللہ کہنی جھوٹی بات پر اللہ کو گواہ ماننا لونڈی غلام کو حقیر جاننا اُن کے مقدور سے زیادہ اُنسے کام لینا بلکہ مسلمان کو مناسب ہی کہ اگر کوئی کام سخت یا بھاری ہو تو آپ بھی اُنکا شریک ہو جاوے بے عزتی سے کسی کا نام لیکر پکارنا رات دن اپنے کھانے اچھے پہننے کی فکر مین رہنا مقدور ہوتے مان باپ اور حق دارونکی خدمت

نہ کرنی اُستاد پیر اپنے بزرگون سے بے ادبی کرنی حیض و نفاس کی حالتمین عورت کے پاس جانا عورت
کو نامحرم کے سامنے ہونے دینا مقدور ہوتے جورو لڑکون کو کھانے پینے کی تکلیف دینی جورو وٗن مین
برابری نرکھنی جورو کو اپنے خاوند کی نافرمانی کرنی خاوند کے بُلائے پر عورت کو حاضر نہونا اُسکی دی
ہوئی چیز کو اپنے تکبّر اور بدمزاجی سے ناچیز سمجھنا بے حکم خاوند کے نامحرم کے روبرو ہونا خاوند کے
مقدور سے زیادہ کھانے پہننے کی چیز مانگنی اُسکے مال کی حفاظت نکرنی عورت کو مرد کی صورت بننا
مرد کو عورت کیصورت بننا خلاف شرع باتون کے ساتھ کسی کی قبر کی زیارت کرنی عورت کو عورت
سے مساحقہ کرنا کھانا نیکو بُرا کہنا کسی کے گھر مین بے اجازت گھس جانا باوجود قدرت نصیحت کو ترک کرنا
لوگون کے دکھانے کو عبادت کرنی اپنی عبادت اور تقوی پر دعوی کرنا گرانی کی نیت سے غلہ بند رکھنا
بردہ فروشی کرنی کسی کی قبر کو سجدہ یا طواف کرنا سوائے اللہ کے کسی پیغمبر اولیا شہید پیر فقیر کی اپنی حاجت
روائی کے واسطے نذر منت ماننی سوائے اللہ کے دوسرونکی قسم کھانی حرام کے روپیون سے مسجد یا
عیدگاہ یا اور کوئی مکان عزت کا بنانا عورت کو باریک کپڑا جس سے بدن نظر آوے پہننا ناپاکی کیحالت
(وقت حاجت غسل کے)
مین مسجد مین جانا اور ایسی حالت مین اور بے وضو مصحف کو چھونا نماز پڑھنی طواف کعبہ کرنا امام سے
پہلے نماز مین کوئی حرکت کرنی حرام چیز کے کاروبار سے کمائی کرنی مشرکہ سے نکاح کرنا عورت حتے
نکاح کرکے اُسکو بدکام کی اجازت دینی یا اُسپر راضی رہنا جانور سے وطی کرنی موتھ مارنا عدت کے درمیان
نکاح کرنا مسلمان ہونے مین توقف کرنا آزاد مرد یا عورت کو مول لینا یا بیچنا نماز جمعہ کے وقت خرید
و فروخت کرنا اللہ کی حدو نمین درگذرنا یا سفارش کرنی جان بوجھ کر قرآن مین غلطی پڑھنی جاندار
کی تصویر کا کھلونا بنانا سلام کا جواب نہ دینا اپنی خوشی سے زہر کھانا یا اور کسی طرح سے جان دینا
ہمسائے کو دکھ دینا دعا کے وقت آسمان کی طرف دیکھنا جانورون کو لڑانا مصلی کے آگے
سے گذر جانا شارع عام کو تنگ کرنا بغیر خوف جان اسلام کو چھپانا روپے پیسے کو بیجا صرف
کرنا شرع کے امور مین ہنسنا کسی قسم کے غلہ یا نمک یا شکر یا اور کوئی بیچنے کی چیزون مین بھاری
ہونے کے واسطے پانی یا بالو وغیرہ ملانا بیچنے کی چیز مین جانے بوجھے نقصان کو ظاہر نہ کرنا

مسلمانون کے عیب ڈھونڈھنے مگر جو فاسق ہو اس نیت سے کہ وہ سنکر بُری کامون سے باز آوے
کسی مسلمان کو بغیر دریافت حال خاتمے کے دوزخی کہنا یا اُسپر لعنت کرنی کبوترون کو اُڑانا مرغ
لڑانا کافرون کے دنون کی بڑائی کرنی اور اُنکی رسمون کے موافق کچھ کام کرنا جیسا دریا تالاب عیدگاہ
قبر کے پاس اُسکی تعظیم کے واسطے جانور ذبح کرنا جاندار کی تصویر گھر مین رکھنی جس قبر مین لاش نہو
اُسکو سلام کرنا اُسکی زیارت کرنی تعظیم بجالانی کسی کے غم مین گریبان پھاڑنا بین کرنا سبز و سیاہ و نیلے
کپڑے محرم مین پہننے اور بدھی پہننی اور اُس سے تقرب حاصل کرنا امام علیہ السلام کیساتھ بدعت سیئہ اور
حرام ہی اور نصاریٰ کی چال سے ہی کہ تعزیت کے ایام مین اُنکے یہان یون ہی معمول ہی روافض
نے اُنسے سیکھا ہی سو اُسمین مشابہت کفار اور اہل بدعت سے ہوتی ہی فرمایا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ترجمہ جسنے مشابہت پیدا کی ایک گروہ سے پس وہ اُن
مین کا ہی سیاہ لباس پہننا مذہب مین اہل سنت وجماعت کے مباح ہی لیکن محرم کے ایام
مین بسبب مشابہت روافض کے بدعت سیئہ اور حرام ہے اور عجب یہ ہی کہ رافضیون کے
مذہب مین بھی ائمہ اطہار اور اُنکے فقہا کی روایت سے ثابت ہی کہ مُحَرَّمٌ لُبْسُ الثِّيَابِ السَّوْدَاءِ
اِلَّا الْعِمَامَةُ وَالْخُفَّيْنِ ابن بابویہ قمی نے اُسکی وجہ حضرت امام جعفر صادقؓ وغیرہ ائمہ سے
یون بیان کی ہی کہ ایسی پوشاک جہنمیون کے لباس سے مشابہت رکھتی ہی ننگے سر ننگے پاؤن
مردے کیساتھ قبر پر جانا شب برات مین نیا گھڑا نئے باسن لانا چراغان کرنا کھانون کا جدا
بہت چراغ جلانا ۱۲
جدا کرنا یون کہ یہ اللہ کے واسطے اور یہ رسول کے اور یہ فلانے کے اور یہ بی بی فاطمہؓ کے
واسطے اسکو سوا نیک زنون کے کوئی نہ کھاوے اور جسنے دوسرا خاوند کیا ہو وہ
بھی نہ کھاوے کھیر چٹائی سال گرہ ستوانسے کی رسم ادا کرنی خواجہ خضر کا بیڑا نکالنا محرم
مین تعزیہ بنانا علم اور شدا براق نیزہ کھڑا کرنا یہ سب نصب مین اُنکا اختیار کرنا بطور عبادت
کے کفر ہے اور کسی کی خاطر سے یا اپنی نمود اور اپنی بزرگی دکھانی کو کرنا کبیرہ ہی اور اگر حلال جانکر
کرنے اور اُسپر اصرار کرے تو کفر صریح ہی کھانے پینے کی چیزین جیسا کہ حلوہ مالیدہ شربت

پلاؤ شیرینی پان وغیرہ تعزیہ اور علم یا کسی کی سچی یا جھوٹی قبر یا کسی کے تھان یا آستانہ اور درخت کے پاس لیجانا حرام اور ممنوع ہے اور دریا کے پاس جیسا روٹ اور دلیا خواجہ خضر کا اور ان چیزون کا کھانا بھی حرام ہی کیونکہ ان چیزون نے ان کامون سے ہندوؤن کے ٹھاکر کے پرشاد کی صورت پکڑی اور یہ چیزین رافضیون کے مذہب مین بھی حرام ہین چنانچہ ابن بابویہ قمی نے من لایحضرہ الفقیہ مین تعزیت کے نوادر کے باب مین جنائز کے آخر کتاب مین لکھا ہی مَنْ جَدَّدَ قَبْرًا وَمَثَّلَ مِثَالًا فَهُوَ مَلْعُوْنٌ ترجمہ جسنے نئی قبر بنائی یعنی اپنی طرف سے اور اسمین مردہ نہین اور قائم کیا مثال کو یعنی ایسی چیز کو جو مانند نصب اور تصویرون اور بلند چیزون کے ہے جو بتون سے مشابہت رکھتی ہین تعظیم اور تکریم وغیرہ مین پس وہ شخص ملعون ہی اور دوسری روایت سے لکھاہے کہ قَدْ خَرَجَ مِنْ رِبْقَةِ الْاِسْلَامِ ترجمہ پس بیشک وہ شخص الگ ہوا مضبوط رسی سے اسلام کی اور ظاہر ہی کہ جھوٹی قبرون مین داخل ہی تعزیہ اور ضریح اور مثال انصاب مین داخل ہے علم شدا بیرق اور اُسکے مانند بھی پھر ضریح اور تعزیہ تو بے شبہہ اسمین داخل ہی کافرونکے پوجے کی چیز کھانی کسی پیر پیغمبر امام شہید دیو پری کے نام کی چوٹی رکھنی سیتلا یا کسی اور مرض کا پوجا کرنا شادی مین سہرا کنگنا باندھنا گٹھ لگن مقرر کرنا کلس رکھنا رتجگا کندوری چوتھی کرنی مردے کا سوم دسوان بیسوان چالیسوان کرنا اسمین پھول پان اُٹھانا چھماہی برسی مقرر کرنی مردے کی روح نکالنی کسی کے مرنے سے تین دن سے زیادہ چالیس دن تک کھانے پینے پہننے مین کچھ فرق کرنا یا اونی سنکرانت روٹی میٹھا ہولی دیوالی دیتا جیتا کرنا مُردے کے سرہانے چراغ جلانا اُسے گھاس پر لٹانا کسی کے مرنے سے ہانڈی باسن پرانے پھینک دینا سرمن گلی مین سیندور لگانا علے کو ہتھیار رکوزمین کو سلام کرنا حال سال کا پوجا کرنا سالار غازی یا شاہ مدار کی ہر سال شادی رچانی جھنڈا الہر کھڑا کرنا حضرت غوث یا امام قاسم کی مہندی نکالنی محرم مین حیدری سپر براق یا دلدل بنانا لال بی بی اُدلا کی بی اوسان بی بی نوری بی بی کا روزہ رکھنا سوا ہیر کا روزہ حضرت علی مرتضیٰ کے نام سے رکھنا لال پری سبز پری

شیخ سدو زین خان شاہ دریا ننھے میان وغیرہ کے نام سے فاتحہ دینا بکرا چڑھانا منت مانی کیونکہ یہ لوگ فی الحقیقۃ جن ہین یا شیاطین لوگون نے بہکانے کو ایسے نام رکھ لیے ہین انکا قاعدہ یہی ہی کہ جس شخص کو جس سے اعتقاد ہوتا ہی اُسکی صورت پکڑ کر خواب مین آتی ہین اور سر پر چڑھکر نچاتے ہین نذر نیاز قبول کروا کر اپنا مرید بناتی ہین گائی گورو کو چاول دوب دیکر ٹیکا دینا شگون اور فال بد پر اعتقاد کرنا اپنا ستر دوسرونکو دکھانا یا اورونکا ستر دیکھنا بی تہ بند لنگوٹ مارنا بدن مین گدنا گدوانا عورت کے سر کے بال چھنٹے یا چٹلا ڈالنا مرد کو ٹپا بری گھیرا سر پر رکھنا کافرون سے لباس اور وضع مین مشابہت پیدا کرنی اور جو رسمین اس طرح کی ہون اُنکو بجا لانا صفر کے تیرہ دن کو منحوس جاننا شب برات کے چودہ دن تک شادی نکرنی محرم کے تیرہ روز تک امام حسین علیہ السلام کو اپنے مُردون کی طرح خیال کرکے زینت کی چیزون کو اور کھانے پہننے مین بعض چیزون کو ترک کرنا۔

مسلمان کو لڑکا پیدا ہونے مین اور بعد اس کے کیا کیا کام کرنے مناسب ہین اُنکا بیان

جب لڑکا پیدا ہووے تو اُسکے داہنے کان مین اذان کہے اور بائین مین اقامت اور تالو مین اسکے خرما ملے ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکے کے لیے دو بکرے یا دو بکری اور لڑکی کیواسطے ایک ان جانورون کے عضو مین جیسا قربانی مین نقصان نہین ہوتا اسیطرح عقیقے مین بھی چاہیے لللہ ذبح کرکے ہڈیونکو نہ توڑی گوشت ہڈیون سے نکالکر پکا وی اور لللہ صلحی کو کھلاوی ماں باپ بھی کھاوین تو مضائقہ نہین اور نام اچھا رکھے اول درجہ مین وہ نام جسمین عبدیت پائی جاوی جیسا عبد اللہ عبد الحق عبد الکریم دویم درجے مین پیغمبرون کے نام پر جیسا محمد آدم ابراہیم داؤد موسی عیسی سوم درجے مین بزرگون کے نام پر جیسا ابو بکر عمر عثمان علی باقر جعفر کاظم رضا اور سر کے بال منڈوا کر اور ناخون کٹوا کر اُن کے ہموزن رو پا تول کر صدقہ کرے اور اہتمام کری کہ جب لڑکا

پہلے کوئی لفظ زبان سے نکالی لا الہ الا اللہ کہے اور دو برس تک حد اڑھائی برس تک دودھ پلادے پھر جب قابل تعلیم ہو بلا قید برس اور تاریخ پڑھانے بٹھادے بعد ختم قرآن مقدور کے موافق اگر کچھ اقربا دوستون کو بہ نیت ادائے شکر کھلادے مضائقہ نہین ابی سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص کا لڑکا پیدا ہو پس چاہیے کہ اسکا اچھا نام رکھے پھر تعلیم کرے اُسکو یعنی ایسے کام سکھاوے جو دین اور دنیا مین اُسکے کام آوین اور جب بالغ ہو تو نکاح کردے پس اگر وہ بالغ ہوجاوے اور نکاح نہ کرے تو جو گناہ وہ کریگا اُسکے باپ پر پڑیگا (م) اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ توریت مین لکھا ہی کہ جب لڑکی کسی کی بارہ برس کی عمر کو پہونچے اور وہ اُسکا نکاح نکردے پھر کوئی گناہ اُس لڑکی سے ہو تو وہ گناہ اُسپر پڑیگا (م) سات برس کی عمر مین تاکید نماز کی کرے اور دس برس کی عمر مین اگر نہ پڑھے تو مارے پھر بالغ ہونے سے پہلے ختنہ کردے اگر عذر ہو تو بعد اسکے بھی مضائقہ نہین اور مسلمان کے لڑکے کو چاہیے کہ کچھ کسب حلال سکھے جس سے معیشت کی طرف سے اطمینان ہو بعد اسکے کسی عالم دین دار کے پاس رجوع لاکر ایسی باتین سکھے کہ جسمین اسکا دین اور ایمان پکا ہوجاوے بعد اُسکے اگر اللہ تعالی توفیق دے تو اپنے پروردگار سے قرب حاصل کرنے کے طریقے کسی عارف کامل سے دریافت کرے کہ انسان ہونیکا یہی نتیجہ ہے اور لڑکیون کو سوائے قرآن اور علم نماز اور روزہ و حج زکوٰۃ کے کچھ نہ پڑھاوے نہ سکھاوے اور نام اُسکا بھی نیک رکھے نکاح کرنا سنت ہی اور واجب ہوتا ہے جسوقت ضرورت ہو نکاح اگلے زمانے مین اچھے لوگ بہ نیت عبادت کرتے تھے یعنی اسکے سبب شیطان کے شر سے محفوظ رہتے تھے اور اولاد صالح کی آرزو رکھتے تھے مگر اس زمانے مین اکثر بہ نیت عیش نفسانی اور دولت دنیوی کے کرتے ہین اور اسی سببسے جورو اور خاوند مین موافقت نہین ہوتی بہتیرے لوگ عورتون کی سرکشی اور بدمزاجی اور خلاف مرضی کے سبب سے ایسے عذاب مین رہتے ہین کہ دین و دنیا کے اُمور اُنکے ہاتھ سے جاتے ہین پس اس مقام مین مناسب یہی ہے کہ جب تک بہت ضرورت دامنگیر نہو تب تک

یہ بار اپنی گردن پر نہ اٹھاوی اور درصورت ضرورت دیہات اور قصبات کی لڑکیونسے کہ بہ نسبت
شہر کے صاحب حیا وعفت وعصمت اور فرمانبرداری اور خانہ داری کے طریق سے ماہر ہوتی
ہین اور شریک رنج وراحت اپنے خاوند کی رہتی ہین یہ معاملہ عمل مین لاوی برخلاف شہریون
کے کہ اکثر انکی یہ جوہر نہین رکھتی ہین اور نافرمانی اور آرام طلبی مین بے بدل ہوتی ہین عَنْ اَبِیْ
اِمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ یَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَی
اللّٰہِ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ زَوْجَۃٍ صَالِحَۃٍ اِنْ اَمَرَھَا اَطَاعَتْہُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَیْھَا سَرَّتْہُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَیْھَا اَبَرَّتْہُ
وَاِنْ غَابَ عَنْھَا نَصَحَتْہُ فِیْ نَفْسِھَا وَمَالِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت کی ابی امامہ نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کہ کہتے تھے آپ نہین فائدہ مند ہوا مومن بعد تقوی اللہ تعالی کے کسی بھلائی
سے مگر اچھی نیک بخت جورو سے یعنی بعد تقوی کے مومن کے حق مین یہ بہتر چیز ہے جب کچھ
فرمایا مان لیا اُس نے اور جب دیکھا اُسکی طرف خوش وقت کیا اُسکو اور جب قسم کھائی اُس پر
پورا کیا اُس سے یعنی جس بات پر خاوند نے قسم کھائی اُس نے وہ کام کیا اُسے سچا بنایا اور
جب باہر گیا گھر سے خیرخواہی کی اُس نے اپنے نفس کی اور اپنے شوہر کے مال کی یعنی
زنا اور فسق سے اپنے تئین بچایا اور خاوند کے مال کو نقصان سے نکاح کا قاعدہ
جہان مناسب جانے بات ٹھہرا کر طرفین کی رضامندی کے دن دولھا کو چاہیے کہ اچھے
صاف کپڑے پہنکر خوشبو لگا کے اپنے اقربا اور دوستون کو ساتھ لیکر دولھن کے محلے
کی مسجد مین جا اُترے یہ افضل ہے نہین تو جہان دولھن کے لوگ مقرر کرین شب کو افضل
ہے یا دن کو مجلس عقد کی علانیہ جماوے یہان تک کہ اگر بے جھانجھ کا دف بھی بجاوی
تو مضائقہ نہین پھر اُدھر دولھن اچھے کپڑے پہنے سنواری جاوی ہاتھ پاؤن مین مہندی
آنکھون مین سرمہ کپڑون مین خوشبو لگا دے پھر جو نکاح پڑھے اُسکو لازم ہے کہ پہلے اللہ تعالی
کی حمد اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت ادا کرے اور کچھ آیات قرآن شریف کی
جو یاد ہون پڑھے اور مہر معین پر نکاح باندھے یعنی آپس مین ایجاب اور قبول ہو جاوی

گواہونکے روبرو اگر طرفین کی طرف یا ایک طرف سے وکیل ہو اور اُسکی وکالت بگواہی ثابت ہو تو اُسکا ایجاب وقبول کرنا بجائے مرد اور عورت کے درست ہے اور مجلس مین شکر اور بادام اور روپے پیسے کا چھینٹا اور اہل مجلس مین تقسیم ہونا مضائقہ نہین پہلے عقد کے اگر خطبہ پڑھی تو سنت ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۰ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۰ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۰ مثلاً نکاح کرنے والی اپنے حق مین یا وکیل اُسکی طرف سے یون کہے کہ زبیدہ یعقوب کی بیٹی کو دو سو روپے سکہ مرشدآبادی کے مہر پر تیرے نکاح مین دیا دولھا کہے کہ مین نے قبول کیا اور اگر وکیل کی جگہ پر ولی ہو تو وہ مقام کے مناسب لفظ کہے پھر بعد عقد نکاح کے مرد کو یون مبارک بادی دی جاوے ۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ اور یہ دعا پڑھی جاوے اَللّٰهُمَّ اَدِمْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَدَمْتَ بَيْنَ اٰدَمَ وَحَوَّاءَ اَللّٰهُمَّ اَدِمْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَدَمْتَ بَيْنَ عَائِشَةَ وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَخْرِجْ مِنْهُمَا الطَّيِّبَ الْكَثِيْرَ بعد اُسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے جب مرد دلھن کو گھر مین لاوے اُسدن یا دوسرے دن یا تیسرے دن طعام ولیمہ کرے یعنی اپنے مقدور کے موافق کھانا پکواکر اپنے اقربا اور ہمسایہ اور دوستونکی ضیافت کرے اُس ضیافت مین لوگون کو جانا مناسب ہے جسے کچھ عذر ہو تو معذرت کرے اور دعائے خیر دیوے مہر دس درم سے کم نہین دس درم کے دو روپے ساڑھے دس ماشے ہوتے ہین زیادہ اس سے مقدور کی

لہ سورۃ النساء پارہ لن تنالوا رکوع اول ۱۲

موافق جسقدر کرے مضائقہ نہین مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بزرگونکے قول اور چال سے معلوم ہوا کہ تھوڑا مہر مقرر کرنا بہت خوب ہی چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہترین عورتون مین وہ ہین کہ جو مہر مین چھٹائی رکھتی ہون اور خلق مین بڑائی اور آپ نے اپنی بیٹیون کے نکاح مین چار سو درم سے زیادہ مہر مقرر نہین کیا جسکے حساب کی رو سے ایک سو بیس روپے ساڑھے دس ماشے جو اس زمانے مین یہان رائج ہین ہوتے ہین فرمایا عمر فاروق نے بھاری مت کرو مہر عورتونکا اگر وہ بزرگی کا سبب ہوتا دنیا مین اور اللہ کے نزدیک تقوی کا تو تم سبسے اس کام مین بہتر تھے رسول خدا اور مین نہین جانتا کہ آپ نے اپنی بیبیون اور بیٹیون کا بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر مقرر کیا ہو صرف ام حبیبہ کا مہر چار ہزار درہم تھا سو نجاشی حبش کے بادشاہ نے مقرر کیا تھا حضرت کی عزت اور شان پر لحاظ کرکے نقل ہے کہ ہارون رشید نے اپنی بیٹی کی شادی مین پوچھا کہ حضرت فاطمہ رض کا کیا مہر تھا علماؤن نے کہا چار سو درم کہا کہ وہ دونون جہان کی شاہزادی تھین میری لڑکی کا دس درم مہر باندھو تا کہ خاص و عام مین تمیز

سنت کے موافق طریق مسلمانونکا مرنیکے وقت

جب کوئی مسلمان مرنے لگے یعنی موت کے آثار اُسکے ظاہر ہون تو اُسکے اپنون یا بیگانونسے جو کوئی وہان موجود ہو اُسکو لازم ہی کہ قریب اُسکے بیٹھکر کلمہ شہادت کا پکار پکار کر خود پڑھے اُسکو تکلیف نہ دی اور اگر سورہ یٰسین اور سورہ رعد یاد ہو تو پڑھے کہ اُس سے جان کندنی کی تکلیف کم ہوتی ہی پھر بعد مفارقت روح کے جس تختے کو تجویز کیا ہو اُسپر لٹا کر غسل دیوین پھر سات عضو مین خوشبو لگاکی کفن پہناوین اور وہی اقربا وغیرہ جلد جنازے کو مقبرے مین لیجاوین اور دفن کرین اچھا طریقہ ثواب رسانی کا مردے کے حق مین یہ ہی کہ قبل دفن کے جسقدر ہوسکے کلمہ یا قرآن شریف یا درود یا کوئی سورہ پڑھکر اُسکا ثواب اُس مردے کو بخشین کہ پہلی منزل کی سختی مین کام آوے اور بعد دفن کے اُسیدن یا دوسرے دن یا تیسرے دن اقربا دوست آشنا بعد نماز وقت کے خواہ صبح کو خواہ دوسرے وقت اُس مردے کیواسطے کچھ پڑھین اور خوشبو و شربت تقسیم کرین چنانچہ یہی رسم ہے حرمین شریفین کی

عرب کے دیار مین مردے کی نجات کے واسطے یہ معمول ہوا ہی کہ پہلے دن یا دوسرے دن یا تیسرے
دن موت کے جسوقت فرصت ہو چند مسلمان بیٹھکر کلمۂ لا الہ الا اللہ لاکھ مرتبے للہ پڑھکر ثواب
اُسکا میت کی روح کو بخشتے ہین اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اُس میت کو نجات دیتا ہی اگرچہ وہ عذاب
کے لائق ہو چنانچہ اس باب مین ایک حدیث بھی آئی ہی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِائَۃَ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَّجَعَلَ ثَوَابَہَا لِلْمَیِّتِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَاِنْ کَانَ مُسْتَوْجِبًا
لِلْعُقُوْبَۃِ انیس الواعظین مین لکھا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم
مین کا کوئی مرے سو ہزار مرتبے اُسکی روح کے واسطے کلمۂ لا الہ الا اللہ پڑھو اللہ تعالیٰ اُسکو نجات دیگا
اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہی کہ ہم لوگ پیغمبر خدا کے وقت مین یہی عمل کرتے تھے اور
جو کوئی مرتا تھا اس بات کی وصیت کرجاتا تھا پھر خواب مین کوئی اُسکو دیکھتا نیک احوال اُسکا
نظر آتا کہ بہشت مین داخل ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی برکت سے اُسے نجات دی ہے اور
جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی ثابت ہوا ہی کہ میت کے حق ادا کرنے مین آپ کی یہ
عادت نہ تھی کہ خاص اُسکے واسطے وقت نماز کی کہین جمع ہووین اور قرآن وغیرہ پڑھین نہ قبر پر
نہ دوسری جگہ پھر یہ سب ہندوستان مین رسم تیجے کی جو مشہور ہی اور معمول ہوتی ہی عمل مین لاتا
اور بغیر وصیت اُس شخص کے اُسکے مال سے خرچ کرنا اور اُسکے وارثون کو اس مال سے محروم رکھنا
محض بدعت اور حرام ہی اسی طرح پر معین کرنا روز کا دہم اور بستم اور چہلم وغیرہ کے واسطے نامناسب
ہے مگر ثواب کا پہونچانا مُردون کو بغیر مقرر کیے کسی دن کے للہ کھانا کھلانے سے خواہ نقد
خواہ لباس دینے خواہ قرآن شریف وغیرہ کے پڑھنے سے البتہ بہتر ہے جب جس کو
جس چیز کے دینے کی اس امر نیک مین توفیق ہو دیوے اور اگر کھانا اور نقد اور لباس
کی طاقت نہو تو صرف سورۂ الحمد اور سورۂ اخلاص جتنے مرتبے ہو سکے پڑھکر مردے کو وہ اپنا ہو
یا بیگانہ ہو یا برابر کا ہو یا بزرگ ہو ثواب پہونچانا بہت خوب اور بے تکلف ہے باقی رہی یہ رسم
کہ کھانے کی چیزون کو بچا کر زمین لیپ کر پان پھول وغیرہ وہان رکھکر ایک شخص جب تک

فاتحہ نہ پڑھے کھانے کا ثواب فاتحہ دینے والون کے اعتقاد مین مُردے کو نہین پہونچتا محض
ناکاری بات اور مشابہ ہی کفار ہنود کے مسلمانون کو اس طور سے احتراز واجب ہی کیونکہ کھانا کھلانا
ایک چیز ہی اور قرآن شریف پڑھنا دوسری چیز پس ایک کو دوسرے کا موقوف علیہ کر دینا
بھی بدعت ہی کہ اپنی عقل سے نئی رسم نکالی اگلے زمانے مین نہ تھا اب اپنی عقل سے دوسرے دن
کو دیکھکر کرنا کب درست ٹھہرا رہا یہ کہ تسلی دینا اور ماتم پُرسی کرنا میت کے لوگون کا تین دن تک
البتہ درست ہی اور کھانا بھیجنا ایک دن اگر وہان بین کرنیوالی عورت نہو مستحب اور تین دن تک
صرف عورتونکو سوگ کرنا بعد موت کے یعنی ترک کرنا زینت کا مناسب ہے زیادہ اس سے حرام ہی
اور عورت اپنے شوہر کے واسطے چار مہینے دس دن یعنی اتنی مدت تک زینت ترک کری پھر شرع کے
حکم پر عمل کرے یعنی اگر جوان ہو اور لڑکے بالے نہون تو دوسرا شوہر ضرور کرلے لیکن اس ملک کی
عورتین کافرونکی رسم کو دیکھکر اور اسکا اظہار بیحیائی سمجھکر زبان سے نہین نکالتی ہین اور اُنکے رشتہ دار
باوجود اسکے کہ اس کام کی قباحت اور بُرائی سے خوب واقف ہین بلکہ آنکھون سے دیکھتے ہین کہ اس انکار
سے بعضی عورت زناکار ہو جاتی ہی پھر بھی اُسکا کچھ ذکر فکر نہین کرتے اور اس عورت کو ترغیب نہین
دیتے بلکہ زن و مرد اُسکے رشتہ دارون سے اس بات کو معیوب و ننگ خاندان اپنا سمجھکر اس امر
خیر مین بدل متوجہ نہین ہوتے اور جو کہین کسی عورت نے ایسا کیا تو اُسکو حقیر جانتے ہین اور اُسکے
حق مین طعن و تشنیع کرتے ہین سو وہ لوگ ان عملون کے سبب سے مورد غضب اللہ اور مردود شفاعت
رسالت پناہ ہوتے ہین کیونکہ قرآن شریف اور حدیث نبوی مین جا بجا اسکی تاکید کی ہی بلکہ
اسکو مستحسن بیان فرمایا ہی سو یہ اصل رسم ہندؤون کی ہی کہ لالچی اور جاہل مسلمانون نے اُنسے
میل کرنیکے لالچ پر یہ عمل آپسمین رائج کیا اور اپنے تئین نفس اور شیطان کا فرمانبردار بنایا
اور ایسا شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نسبت بڑا بے ادب ہوا کیونکہ اللہ تعالے
نے یہ طریق خاص کیا ہے اپنے دوست کے حق مین کہ اُنکی بیبیون کا بعد اُنکے نکاح نہو
کہ وہ مسلمانون کی بجائے مان کے ہین اور مان سے نکاح نہین ہوتا سو ان بد باطنون نے

گویا اپنی بہنون بیٹیون وغیرہ کو ویساہی جانا اور وہی مرتبہ دیا اور اِس نافرمانی کا نام عار وننگ شرفا رکھا لعنت پڑے اُنکی سمجھ اور اُنکی شرافت پر چنانچہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ترجمہ اور جب طلاق دو تم عورتون کو پھر پوری ہوجاوے عدت اُنکی پس منع نکرو تم اُنکو اس بات سے کہ نکاح کرلین شوہرون سے جب آپس مین راضی ہون موافق شرع کے یہ حکم کیا جاتا ہی اُنکو جو ایمان لائی اللہ پر اور قیامت کے دن پر یہ کام بہت پاک کرنے والا ہی تمکو اور بہت صاف رکھنے والا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہی اور تم نہین جانتے مترجم کہتا ہی کہ اس آیت کے مضمون کا خلاصہ یہ ہی کہ جب کوئی اپنی عورت کو طلاق دی تو اُس عورت کو چاہئے کہ تین حیض کی مدت گذرنے تک یا تین مہینے تک دوسرا نکاح نہ کرے پھر جب یہ مدت گذر جائے تو کسی کو نہین پہونچتا کہ اُسکو نکاح ثانی سے باز رکھی اور اس آیت پر لحاظ کیا چاہئے کہ پہلے طلاق کا ذکر فرمایا اُسمین کچھ بُرائی اور نازیبائی اسکی بیان نہین کی بعد اُسکی کئی وجہ سے نکاح ثانی کے واسطے رغبت دلوائی اوّل وجہ یہ کہ لوگون کو منع فرمایا ہی روکنے سے دوسری وجہ یہ کہ فرمایا یہ حکم اُسکے حق مین ہی جو ایمان لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر پس معلوم ہوا کہ جو کوئی اس حکم کو رد کرے اور اسکو قبول نہ رکھے اور اسپر عمل نہ کرے اور اسکو اپنا عار اور ننگ سمجھے وہ شخص منافق ہی تیسری وجہ یہ فرمائی کہ نکاح ثانی بہت پاک کرتا ہی تمکو سچ ہی کہ یون ہی ہی کیونکہ جس طرح ہر نیک وبد فاسق اور صالح مؤمن اور منافق کو کھانے پینے جاگنے سونے کی رغبت ہوتی ہی اور اُنکا دل اُنکی طرف ہمیشہ مائل رہتا ہی خصوصاً جسوقت بھوکھ پیاس لگے اور کھانے پینے کی چیز سامنے دھری ہو دیکھا چاہیئے کہ کیسی خواہش اسکو اُسدم ہوتی ہی گو وہ چیز اُسکو بالفعل میسر ہونیوالی ہو یا نہ ہو بہرحال اُسکا دل اُدھر لگا رہتا ہی اسی طرح پر ہر نیک بد کے درمیان شہوت کو پیدا کیا ہے پس بشریت کے مقتضا سے ہر مرد کو عورت کی طرف خواہش ہوتی ہے اور

ہر عورت کو مرد کی طرف پھر جو بیوہ جوان ہو بالضرور اُسکی خواہش مرد کی طرف ہوگی اور اسمین اس
سے صریح زناکاری عمل مین آویگی یا اُسکے لوازمے کہ ادنیٰ اُسکا نظر بازی کرنی ور شہوت انگیز باتین
نکالنی اور سننی ہین اور اگر وہ عورت بہت صاحب عفت اور عصمت ہی اور نفس پر قادر تو بھی
بمقتضائے بشریت کے شہوت کے کام اُس سے ظہور مین آوینگے اگرچہ بسبب حیا اور شرم کی زبان
پر نہ لاوی پس ان بُرائیون سی بغیر نکاح کے پاک ہونا نہین ہوسکتا اور جب حق سبحانہ وتعالیٰ نے
فرمایا ہو کہ یہ تمھارے واسطے بہت پاک کرنیوالا ہی پھر جو کوئی اسکو رد کرے اور اپنا ننگ سمجھے تو وہ
شخص کمال خبیث الباطن ہوا کہ سُور کی طرح نجاست سی مناسبت اور اُلفت رکھتا ہی اور وہ شیطان
سیرت اپنے تئین اپنے پیشواؤن سے بھی دور کھینچتا ہی اور اپنی حیا اور شرم کو اُنسے زیادہ جانتا ہی
سو جو کوئی ایسا کرتا ہی اپنی دینداری مین بٹا لگاتا ہی اور صاف متکبر بے ایمان ہوجاتا ہی حقیقت
تو یون ہی کہ جسقدر بُرائی اور فساد ناکدخدا جوان لڑکی سے کہ بے بیاہی بیٹھی رہی ملحوظ ہوتی ہی اور
اُسکے والی کو لوگون کے طعن وتشنیع کا ڈر رہتا ہی اور رات دن اسکی فکر مین بیکل رہتا ہی اس سے زیادہ
بیوہ جوان عورت کی طرف سی سمجھا چاہیئے کیونکہ پہلے بسبب اسکے کہ وہ مرد کی کیفیت سے واقف نہین
اور حیا کے باعث ہر طرح سے اپنا دل تھامے رہتی ہی باوجود یکہ جانتی ہی کہ ایک دن وہ خواہش اسکی
بر آویگی برخلاف بیوہ کے کہ ہر قسم کی لذت سی واقف ہو کر ظالمونکے پنجے مین پھنستی ہی اپنے دل ہی
دل مین گھٹتی ہے اور غم کھاتی ہی آخر جب حیا پر نفس غالب ہوا اور شیطان کا وسواس جی مین گھسا
اور ظاہر مین کچھ قابو ملا وہین جو نہین کرنا تھا کر گذرتی ہی اور اپنے والیون کی ماتھے مین کالک کا ٹیکا لگاتی
ہی کبھی وہ حرکت اُسکی مشہور ہوتی ہی کبھی چھپے چھپے افعال ناشائستہ سی شرم حیا کی پردی کو پھاڑ کر
گنہگار بنتی ہی اور والی اُسکے دیدہ و دانستہ چشم پوشی کرتے ہین بلکہ اگر کہین حمل رہگیا تو خود وہ دیوث بنکر
اُسکے چھپانیکی فکر مین پڑتے ہین چوتھی وجہ یہ ہی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہی اور تم نہین جانتے
یعنی اُسکے فوائد جتنے اللہ کو معلوم ہین تمکو نہین پھر جو کوئی اسمین قبح ظاہر کری اور بُرائی دلمین لاوی تو گویا
اُسنے اپنی علم کو اللہ تعالیٰ کی علم سی زیادہ جانا اور اللہ تعالیٰ کے کلام مین خطا کا اور اپنے افعال مین درستی کا

قائل ہوا نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا اور فرمایا اللہ تعالی نے فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ ط ترجمہ پس اگر طلاق دی وہ مرد اس عورت کو پس حلال نہین وہ عورت اُس مرد کو جب تک کہ وہ نکاح نکرے دوسرے شوہر سے مترجم کہتا ہی کہ اصل اسکی یہ ہی کہ جب مرد نے اپنی عورت کو تیسری مرتبہ طلاق دیا تو وہ اُسپر حلال نہین جب تک وہ عورت دوسرے سے نکاح نکرے اور وہ مرد پھر اُسکو طلاق ندے اگر ایسا ہو تو وہ عورت پہلے شوہر کے حق مین نکاح سے حلال ہوتی ہی سو اس آیت سے نکاح ثانی کا حلال ہونا ثابت ہوا اور فرمایا اللہ تعالے نے وانکحوا الایامی منکم والصلحین من عبادکم وامائکم ان یکونوا فقراء یغنہم اللہ من فضلہ ط واللہ واسع علیم ہ ترجمہ اور نکاح کردو بیوہ عورتونکا اپنے اقربا سے اور نیک بختون کا اپنے غلام اور لونڈیون سے اگر محتاج ہون غنی کریگا اللہ اُنکو اپنے فضل سے اور اللہ مقدور والا دانا ہی مترجم کہتا ہی کہ اس آیت کا حاصل مضمون یہی ہی کہ اللہ تعالی عورتونکے والیونکو حکم کرتا ہی کہ انکا نکاح کردین پس اس آیت سے بھی نکاح ثانی کی علت معلوم ہوئی بلکہ کئی وجہ سے ترغیب دلانا نکاح ثانی کا اس سے ثابت ہوا پہلی وجہ یہ کہ وانکحوا کا لفظ جو امر ہی اصل مین موضوع ہے واجب ہونیکے واسطے ہرچند وہ وجوب کے مقام مین نہو لیکن اس لفظ کے لانے سے پایا گیا کہ اس حکم مین بڑا اہتمام منظور ہی دوسری وجہ یہ کہ الفاظ ان یکونوا فقراء یغنہم اللہ من فضلہ مین اشارہ ہی اُنکو تونگر کردینے کے وعدہ کا اگر مفلس ہون اسمین بھی اس کام کی بڑی خوبی منظور ہوئی کہ یہ برکت کا موجب ہی یعنی اگر فقر سے ڈرتے ہو تو اللہ غنی کردیگا تم اس سے مت ڈرو اور اللہ پر توکل رکھو پس نکاح ثانی ایسی چیز ہوئی کہ باوجود مانع کے بھی اُسپر سبقت کرنا چاہیے اور اُسکے مانع دفع کرنے کو اللہ تعالی کا فضل ڈھونڈھنا چاہیے اور یہ فضل اللہ تعالی کا لفظ من فضلہ سے خوب ظاہر ہی کہ جو کوئی یہ کام کریگا اللہ تعالی کا فضل اُسکے شامل حال ہوگا اور یہ بڑی عنایت ہے پروردگار کی کہ نکاح ثانی کے سبب سے حاصل ہوئی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا علی ثلث لا تؤخرھن الجنازۃ

اِذَا حَضَرَتْ وَالصَّلٰوۃُ اِذَا جَاءَتْ وَالاَیِّمُ اِذَا وَجَدَتْ لَهَا کُفُوًا ترجمہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای علی تین چیز ہین کہ دیری مت کر اُن مین جنازہ جب حاضر ہو یعنی
اُسکی نماز مین تاخیر نکر اور نماز جب اُسکا وقت آجائے یعنی پہلے وقت مین پڑھنا افضل ہی
اور بیوہ عورت جب پاوی تو کسی کو اُسکے لائق یعنی فی الفور اُس عورت کا نکاح کر دی اور یہ رسم بد
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیون کے اور حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کی بیٹیون کے
اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بی بی کے اور بہت سی بیبیون کے عمل کے برخلاف ہوئی اور
گویا اُس شخص نے اُن بیبیون پر اور اُنکے اقرباؤن پر عیب لگایا اور اپنے تئین اُنسے افضل جانا
ہان ایک یہ بات علیحدہ ہی کہ اُس عورت کو بذاتہ اس کام کی خواہش نہو یا لڑکون والی ہو وہ اپنے
لڑکون کی خدمت گذاری مین اس قدر مصروف ہو کہ اُسکا اُدھر کبھی خیال نہ آوے تو
البتہ ایسی عورت پر اللہ تعالی کا رحم ہوتا ہی اور وہی اُسکی عصمت کا محافظ رہتا ہے

جن بیبیون کا نکاح ثانی ہوا اُن کا بیان

بی بی رقیہؓ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی پہلا خاوند اُنکا عتبہ بن ابی لہب اور دوسرے
خاوند اُنکے عثمانؓ دوسری لڑکی حضرت اُم کلثومؓ پہلا خاوند اُنکا عتیبہ بن ابی لہب اور
دوسرے خاوند اُنکے عثمانؓ اور اُم کلثوم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی کہ اُنکو چار نکاح کرنیکا
اتفاق ہوا پہلے خاوند اُنکے حضرت عمر فاروق بعد اُنکے جعفر طیارؓ کے تین بیٹون نے ایک کے بعد دوسرے
نے نکاح کیا پہلے عون دوسرے محمد تیسرے عبد اللہ اور حضرت کی بیبیون سی سوائے حضرت عائشہؓ کے
سبکو متعدد نکاح کرنیکا اتفاق ہوا مثلاً حضرت خدیجہؓ کو جو سب مین بزرگ اور افضل تھین اُنکو تین
نکاح کرنیکا اتفاق ہوا اسی طرح حضرت حفصہؓ و حضرت زینبؓ و حضرت میمونہ و حضرت ام سلمہ و
حضرت سودہ و حضرت جویریہ و حضرت اُم حبیبہ و حضرت صفیہ رضی اللہ عنہن کے تئین غرض سبکو
سوائے حضرت عائشہ کے یون ہی کسی کو دو نکاح کسی کو تین نکاح کا اتفاق ہوا اور حضرت
کے اہل بیت مین سے حضرت اُمامہ جو بی بی زینبؓ کی بیٹی ہین اُنکو دو نکاح کا اتفاق ہوا

پہلے خاوند اُنکے حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ اور دوسرے خاوند اُنکے مغیرہ رضی بن نوفل
کہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے مرتے وقت اس بات کی وصیت کی تھی کہ بعد
میرے اگر اس بی بی کو خواہش نکاح ہو تو مغیرہ سے نکاح کروا دین

اور اشرافون سے عرب کے جن بیبیونکا نکاح ہوا اُن کا نام

اُم رومان حضرت عائشہ کی مان پہلا خاوند اُنکا عبد اللہ بن سنجر. و اور دوسرے شوہر اُنکے حضرت
ابوبکر صدیق رض اور اسما بنت عمیس رض بی بی حضرت صدیق اکبر کی مان محمد بن ابی بکر کی بہن حضرت
میمونہ زوجہ حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اول شوہر اُنکے جعفر بن ابی طالب اور دوسرے
خاوند اُنکے حضرت صدیق رض اکبر اور تیسرے شوہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور اُن ہی بی بی اسما رض نے
حضرت فاطمہ رض کو غسل جنازہ کا دیا تھا یہان غسل کا ذکر اسلیے کیا گیا کہ بعضے مرد اور بعضی عورتین
جو اللہ اور رسول کی مرضی کے کام سے واقف نہین یا اپنی بد باطنی سے اُسکو بُرا جانتی ہین ور جس
عورت نے دوسرا نکاح کیا اُسکے پاک اور طاہر ہونے مین بھی شک لاتی ہین چنانچہ بی بی کا دامنہ
یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فاتحے کا جو کھانا پکاوین اُسکو نہین کھلاتین بلکہ اُس کو
حقارت کی راہ سے دو خصمی عورت کہتی ہین سو سب پر یہ بات کھل جاوے کہ ایسا سمجھنا اُن لوگونکا
بہت بُرا ہے اس سے اُنکے ایمان مین خلل آتا ہے ہرگز ایسی بات زبان سے نہ نکالنا چاہیے بلکہ اس بی بی
کو کسیطرح پر ہرگز حقیر اور ذلیل نجانے اور بعد دفن کرنے کے کسی مسلمان کو نہ چاہیے کہ کسی مسلمان
کی قبر کو پختہ بناوے اور اُسپر گنبد اُٹھاوے اور چھت لگاوے اور وہان قبر کا مجاور ہو کر بیٹھے اور اُسکی تعظیم
اور توقیر کے لیے مسجد مین گاڑے یا قبر کو مسجد بناوے رات کو چراغان کرے اور کسی مطلب کے لیے نذر منت
مانے اور شیرینی مالیدہ چڑھاوے کہ یہ سب حرام ہے اور ناجائز عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
کہا جابر رض نے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پختہ کیجاوے قبر اور بنائی جاوے پختہ اُسپر
عمارت ہو وہ یا خیمہ اور کوئی بیٹھے اُسپر روایت کی مسلم نے اور روایت کی نسائی نے اس طرح کہ منع

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بنایا جاوے کچھ قبر پر یا بڑھا جاوے اُسپر یعنی مٹی پر اور کچھ زیادہ کرین جیسا خیمہ شامیانہ چادر یا کچی بنائی جاوے وہ اور مواہب الرحمن مین اور فتاوی عالمگیری اور عینی اور شرع کنز اور مستخلص اور بحر الرائق مین بھی ایسا ہی لکھا ہے پھر جو کوئی خلاف ان حدیثون اور ان روایتون کے ان کامونکے جائز ہونے مین کچھ تقریر کرے اور لکھے تو وہ ہرگز معتبر نہین

محرم کے مہینے مین جو کرنا چاہیئے اُسکا بیان

جب چاند محرم کا دیکھا جاوے تو اُس مہینے کو متبرک جان کر بعد حمد اور درود پیغمبر خدا کے اپنی عقبی اور دنیا کی بہتری کے واسطے دعا مانگے اور عاشورے کے دن کو یعنی دسوین تاریخ محرم کی رات کو اور دن کو نیک باتین عمل مین لاوے جیسا روزہ رکھنا نماز پڑھنی غسل کرنا مسلمانون مین ملاپ کرنا اور کرا دینا بیمار کو پوچھنا یتیم پر مہر کرنا دیندار عالمونسے ملاقات کرنی اللہ تعالی سے دین و دنیا کی خیریت چاہنی اہل وعیال پر کھانے پینے کی اور دنون سے زیادتی کرنی اللہ کی راہ مین صدقہ دینا آنکھونمین سرمہ لگانا قرآن کی تلاوت کرنا اور یہ دسوان دن محرم کا ہمیشہ سے مبارک ہے اکثر انبیا اور اولیا کی شدت وکلفت رنج وغم اس دن دفع ہوا ہے اور اللہ تعالی کے یہان اُنکو بڑا درجہ ملا ہے چنانچہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے بھی اُسی طریق قدیم پر مظلومیت اور شہادت کا درجہ حاصل کیا اور پیغمبر آخر الزمان یعنی اپنے نانا کے خاندان مین کہ اور سب مرتبہ اور بزرگی وہان موجود تھی مگر شہادت نہ تھی سو اُنکے سبب اُسکا درجہ بھی ہاتھ لگا تمام درجے خُلت اور محبت اور عبدیت کے بڑھ گئے اور اس معاملے مین مرتبے صبر اور شہادت اور استقامت کے پورے ہوئے اور دنیادار فاسقون اور ظالمون کا حال کُھل گیا دیندار صالح شرع کی پیروی کرنیوالونکا استقلال ظاہر ہوا دونون قسم کی آدمیونکا امتحان عمل مین آیا مشائخونکے عملون سے ثابت ہوا ہے کہ اس شب کو اور دن کو اگر کوئی دو رکعت یا چار رکعت نماز بعد سورہ فاتحہ کے پندرہ ۱۵ یا پچیس ۲۵ مرتبے سورہ اخلاص ملا کر لِلّٰہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف سے ادا کرے تو بڑا ثواب پاوے اور کھانا کھلانا اور شربت پلانا غربا اور مساکین کو اور قرآن پڑھنا لِلّٰہ امامین علیہما السلام کی جانب سے انہین البتہ زیادہ اجر ہوتا ہے کیونکہ ان ایام

اور زمان مبارک مین نیکی کا ثواب اور دنون سے زیادہ ہوتا ہی باقی جتنی رسمین بدعتی فرقے کیا
سُنّی کیا شیعہ عمل مین لاتے ہین وہ دوستی کے پردے مین امام علیہ السلام کیساتھ دشمنی کرتے ہین کیونکہ
اُنھون نے جان تک دی پر بدعتی کی فرمانبرداری نہ کی اور یہ بیجا بدعت کے کام کرکے اُنسی دوستی
پیدا کیا چاہتے ہین اور رضا صبر کے مرتبے مین اُنکی بٹا لگاتے ہین اور ظالمونکی ظلم اور بے ادبی کی حقیقت اور انکی بیکسی
اور ناچاری کی کیفیت ہر سال نئی وضع سے تمام شہرونکی گلیون اور کوچون اور بازارون مین سوانگ
بنا بنا کر ناچتے کودتے بیان کرتے پھرتے ہین وہ منتقم حقیقی ایسے اعمال کی سزا اُنکو دیگا جو ہمارے ہادیون
اور پیر مرشدون سے ایسا سلوک کرتے ہین اور پھر دعوی اہل بیت کی محبت کا کیے جاتے ہین اور شب برات
مین بھی نیک کام جیسے غسل کرنا اور نماز پڑھنی اور کھانے کی زیادتی کرنی بلا تعیین وتخصیص اہل و
عیال پر اور سرمہ لگانا بہتر ہی کیونکہ یہ شب بھی ایام متبرک سی ہی آدمیونکے تمام برس کے رزق اور اعمال
وغیرہ کی تقسیم اور تقدیر اس شب کو ہوا کرتی ہی اور لوح محفوظ سے ان کامونکی فردین لکھی ہوئین فرشتونکے
حوالے ہوتی ہین کہ اُسکے موافق تمام سال مین وہ کام ہوا کرین سوائے اُنکے اور کام جو جو بدعتیون نے
نکالے ہین جیسے چراغان کرنا اور حلوہ روٹی ہی پکانا اور آتشبازی چھوڑنی اور بلا ضرورت بدن نئے
باستون کے کھانا نہ پکانا اور جدا جدا ہر ایک کے نام سے فاتحہ دینا بعضے مشابہ کفار ہین اور بعضی اسراف
سے خالی نہین مسلمانون کو چاہیئے کہ ایسی باتون سے پرہیز رکھین اور دررین مشائخون کی کتاب مین
لکھا ہی کہ جو کوئی شعبان کی پندرھوین شب کو دوگانی سو رکعت نماز پڑھے اس طرح کہ بعد سورہ فاتحہ
کے دس دس مرتبے سورہ اخلاص ہر ایک رکعت مین ملادے یا دس رکعت پڑھے اور بعد سورہ فاتحہ کے
سو سو مرتبہ ہر ایک رکعت مین سورہ اخلاص ملادے تو بڑا ثواب پاویگا ای بھائیو اگر مسلمان اور محمدی
ہوا اور اس امت مین داخل ہو کر گناہونسے نجات اور اللہ تعالی کی رضامندی کی دولت حاصل کیا چاہتے
ہو تو طریق اپنا محمدی کرو اور باپ دادے کی راہ چھوڑو بلکہ جو کوئی کیسا ہی لائق اور فائق ہوا اور
سنت نبی کا پیرو نہو تو اُسکو شیطان سے بدتر جانو الٰہی ہمکو اور سب مؤمن اور مومنہ کو محمدی طریق پر
چلنے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو اختیار کرنیکی توفیق دے آمین یا رب العالمین بحرمۃ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

تیسرا باب علم کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ترجمہ کہدے اے پیغمبر لوگون سے کیا عالم یعنی جاننے والے اور جاہل یعنی نہ جاننے والے برابر ہین یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے علم سے اور اسکے احکام سے واقف ہین اور وہ جوان باتون سے آگاہ نہین برابر ہین انکا درجہ اُنکے درجہ سے بہت بڑا ہے جیساکہ دوسرے مقام مین فرمایا مَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ترجمہ اندھا اور آنکھ والا برابر نہین یعنی جسکو سوجھ ہے وہ تمام حکمون پر اللہ کے چلتا اور اُسکی رضامندی ہمیشہ ڈھونڈھتا ہے اور جو سوجھ نہین رکھتا وہ دین کی باتون سے اندھا ہے ور دنیا کی کامون مین خوب چوکس رہتا ہے جسمین عیش و آرام حاصل ہووے کرتا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ترجمہ نہین ڈرتے ہین اللہ سے اُسکی بندون مین سے مگر جو عالم ہین یعنی جو حقیقت مین عالم ہین وہ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور عظمت کی شان اور اُسکی رضامندی کو احکام اور فرمان سے ڈرتے ہین اور نفس اور شیطان کی پیروی سے اپنے تئین الگ رکھتے ہین دُنیا کی دوستی اور اُسکی ناپایدار خوبیون پر نہین بھولتے اور اللہ کے دشمنون کی فرمانبرداری اور خوشامد مین لگے نہین رہتے اُن کی رضامندی اور محبت کا دم شب و روز نہین مارتے اُنکے بھلے سے اپنا بھلا نہین جانتے اور اُنکی برائی سے اپنی برائی نہین سمجھتے برخلاف اُن علماؤن کے جو اپنا شیوہ ہدایت کا چھوڑ کر شیطان کے خلیفہ بنتے ہین بلکہ مسلمان دینداروں کی جسمین حقارت ہو اُس کی پیروی مین لگے رہتے ہین ایسے عالمونکے حق مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ گدھے ہین جنپر لدی ہین کتابین سوا بوجھ اُٹھانے کے اُن سے کچھ کام نہین ہوتا اور بجز فساد اور گمراہی کے اور اچھون کو بدراہ کرنے کے کوئی شیوہ اُن کو نہین سوجھتا اور کتابون کے پڑھنے سے اُنھین ہرگز فائدہ نہین پہونچتا بلکہ اپنے فن مین اور پکے ہوتے ہین دین کی دولت دنیا کی زینت حاصل کرنے مین کھوتے ہین اور علم ایسی چیز ہے کہ اگر تھوڑا بھی اس سے دین مل جاوے تو ہزارون طرح کا فائدہ اپنے تئین اور دوسرون کو پہونچے اسی واسطے ہر مسلمان مرد اور عورت پر سیکھنا اُسکا واجب ہے چنانچہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ مگر علماؤن نے اس بات مین اختلاف کیا ہی کہ وہ کونسا علم ہے متکلمون نے کہا ہی کہ وہ علم کلام ہی کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اُس سے حاصل ہوتی ہی اور فقہانے کہا ہی کہ وہ علم فقہ ہی کہ حلال اور حرام چیز اُس سے پہچانی جاتی ہی اور اہل حدیث کہتی ہین وہ علم کتاب اور سنت ہے کہ شرع کا اصل علم وہی ہی اور صوفی کہتے ہین کہ وہ دل کے احوال کا علم ہی کہ بندے کی راہ حق تعالیٰ کی طرف دل سے ہی بہرحال جو کوئی مسلمان ہوا یا بالغ ہوا یہ سب علم اُسپر واجب نہین ہوتے لیکن اُسوقت واجب ہوتے ہین کہ جب کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے معنی سمجھے اور اہل سنت وجماعت کے اعتقاد کی باتین جو ایمان کے باب مین لکھ چکے ہین حاصل کرے اور سب صفتون پر حق تعالیٰ اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور آخرت کے حالات پر ایمان لاوے اور جانے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کچھ مطالب ہین کہ زبان سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لوگون کو پہونچتے ہین جب یہ معلوم کیا دو طرح کا علم اُسپر واجب ہوا ایک وہ جو دل سے علاقہ رکھتا ہی اور وہ جو اعضا سے ایک کرنیکا اور ایک نکرنے کا سو کرنیکا علم ایسا ہی کہ دن چڑھے مسلمان ہوا اور ظہر کی نماز ادا کرنی ٹھہری تو طہارت اور نماز کا علم جسقدر فرض ہی اُسپر واجب ہوا اور جسقدر سُنّت ہے سُنت ہوا پھر جب ماہ رمضان آگئے آیا روزے کا علم واجب ہوا اور جب بیس دینار سونا برس بھر رہا یا دو سو درم روپا اس مدت تک رہا یا گائے بھینس بکری اونٹ اُنکے قاعدے کے موافق رہی تو علم زکوٰۃ کا واجب ہوا اور جب حج کے شرائط موجود ہوئے حج کا علم واجب ہوا اسیطرح جو کام شرعی آگے آیا اُسکا علم واجب ہوا اور نہ کرنے کا علم ہر کسی کو احوال کے موافق ہوتا ہی ایک شخص ہی وہ ریشمین کپڑے پہنتا ہی یا شراب پینے والونسے صحبت رکھتا ہی یا کسب حرام سے مال جمع کرتا ہی تو عالمون پر واجب ہی کہ اُسکو ان باتونکا علم سکھاوین کہ حرام چیزون سے باز رہے پھر جو دل سے علاقہ رکھتا ہی وہ بھی دو قسم پر ہی ایک اُسکے حالات سے علاقہ رکھتا ہی اور دوسرا اعتقاد سے جو حالات سے علاقہ رکھتا ہی اُسکی مثال یہ ہی جانے کہ کبر اور حسد اور غضب اور جو اخلاق رذیلہ ہین یہ حرام ہین اُسکا علم واجب ہی اور جو اعتقاد سے علاقہ رکھتا ہی ایسا ہے

کہ جب اُسکو کسی بات مین اعتقاد کی شک واقع ہو تو اُسپر واجب ہی کہ اُسکی حقیقت دریافت کرکی اُس شک کو دل سے نکالی پس جب معلوم ہوا کہ ہر کسی کو اُس بات کا علم جو اُسکے سامنے آوی واجب ہی تو عوام کو ہمیشہ اس سے خطر ہی کیونکہ ایک کام اُنکے آگے آیا اور وہ نہین جانتے کہ اسمین کیا حکمت ہی لیکن اس نجاننے سے وہ معاف نہین رہینگے اور اُنکا ایسا بیجا عذر پیش نجاوے گا اوپر کی تقریر سے سمجھا گیا کہ آدمی کے حق مین کوئی چیز علم سے بہتر نہین مگر جو لوگ علم حاصل کیا کرتے ہین اسواسطے کہ دنیا کے کامون کو رونق دین اور اُس سے جاہ و دولت پیدا کرین اُنکی حق مین بہتر یہی ہے کہ اس نیت سے علم نہ سیکھین بلکہ کسی کسب پر دل لگا دین کیونکہ جو لوگ ایسی نیت سے علم سیکھتے ہین وہ شیاطین الانس ہوتے ہین ہزار دن اُنسے شاگردی کرکے جہنم کے لائق بنتے ہین اللہ تعالےٰ ایسون سے سب لوگون کو محفوظ رکھے چنانچہ اسی پر ایک **نقل** یاد آئی کہ کسی بزرگ نے شیطان کو خواب مین دیکھا بیکار بیٹھے پوچھا کہ تم تو گمراہی کے دھندھے مین رات دن لگے رہتے ہو تمھاری بیکاری کا کیا سبب اُسنے جواب دیا کہ جب سے اس آخر زمانے کے علما پیدا ہوے ہر ایک میری رشید شاگرد دن سے بدچالی اور گمراہی کے فن مین پکے ہو گئے جو مجھے کرنا تھا یہ سعادت مند فرزند شب و روز اُسکی تدبیرات مین لگے رہتے ہین میری خواہش کے کام بخوبی ادا کرتے ہین اب مین خوشیان کرتا ہون بیفکر ہو کر اُنکی خیریت مناتا ہون پھر پوچھا اُسنے کہ ہم دیکھتے ہین کہ بعضے اُنمین سے نماز پڑھتے ہین روزے رکھتے ہین مونچھین منڈاتے ہین داڑھی بڑھاتے ہین عصا ہاتھ مین لیکر چلتے ہین یہ تو صورت اہل شرع کی ہی کیونکر اُنسے ایسے کام ہوتے ہین جنسے تیری رضامندی حاصل ہوتی ہی اُسنے جواب دیا کہ یہ بھی عین شاگردی اور پیروی میری ہی کہ ظاہر مین حاجی اور مُلّا اور عالم اور مشائخ کی صورت بنائے رہنا اور باطن مین بڑے درجے کے حسد اور بغض اور کینہ اور مکر و فریب و بدخواہی اور طمع اور بدمعاملگی کے رنگ سے دل کو سیاہ رکھنا کہ سچے مسلمان جو دنیا کو کامون مین بڑے بیوقوف ہوتے ہین اُنکو اپنی جال مین جھٹ پھنسا لیوین اور اُنکے جان اور مال کو ایک دم مین تاراج کرین کسی کا مال و جان لین کسی کا جوہر ایمان لین وعلیٰ آپ ہذ القیاس

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ مِنْہُ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَۃٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُّنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَّدْعُوْلَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ (م) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب آدمی مرتا ہے کٹ جاتا ہے اُسکا عمل یعنی اُسکو ثواب ملنا ہر ایک عمل سے جاتا رہتا ہے جیسا نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ مگر تین عمل سے باقی رہتا ہے ایک صدقہ جاریہ یعنی وہ نیکی جو جاری اور قائم ودائم ہے جسطرح کسی چیز کا وقف کرنا اللہ کی راہ مین اور خلق اللہ کے نفع کے واسطے کچھ بنا دینا جیسا کنوان حوض مہمان خانہ پل مسجد خانقاہ وغیرہ یا ایسا علم جس سے لوگون کو فائدہ پہونچے تعلیم اور تصنیف اور کتابت وغیرہ کی رو سے یا لڑکا نیکبخت نیک چال کہ دعا مانگتا ہے اُسکے واسطے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُّؤْمِنٍ کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِّنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ یَّسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَّسَّرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ وَمَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَّلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَھَّلَ اللّٰہُ لَہٗ بِہٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَیَتَدَارَسُوْنَہٗ بَیْنَھُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَحَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِہٖ عَمَلُہٗ لَمْ یُسْرِعْ بِہٖ نَسَبُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ (م) کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے دور کیا دنیا کی فکر اور غم کو کسی مسلمان سے جیسے جائے عقبیٰ کی (جیسا کفر معصیت) دور کیا اللہ تعالیٰ نے اُس سے عاقبت کی فکر ونکو اور جسنے آسان کیا کام اُسکا جو مشکل مین پڑا تھا جیسے قرضدار کو مہلت دی یا قرض اُسکا ادا کر دیا آسانی کریگا اللہ تعالیٰ اُسپر دنیا و آخرت مین اور جسنے چھپایا عیب کسی مسلمان کا ستر پوشی کی ننگے مسلمان کی چھپاویگا اُس کے عیب اللہ تعالیٰ یا پہنا دیگا خاصی کپڑے اُسکو دنیا و آخرت مین اور اللہ تعالیٰ مددگاری مین متوجہ رہتا ہے اس بندے کی جبتک وہ مددگاری مین ہے اپنے بھائی کے نفع پہونچانے مین یا ضرر کے دفع کرنے مین اور جو کوئی اختیار کرتا ہے ایک راہ اور طلب کرتا ہے اسمین علم دین یعنی خود علم سیکھتا ہے یا سکھانے کے

اسباب موجود کر دیتا ہی یا اور دن کو علم سیکھنے مین اُنکی حاجت روائی کرتا ہی کھول دیتا ہی واسطے
اُسکے اللہ تعالیٰ ایک راہ جنت کی طرف یعنی اُس سے ایسے کام کرواتا ہی جس سے بہشت مین
جاوی اور جمع نہین ہوتے ہین لوگ اللہ کے گھرون سے کسی گھر مین اس لیے کہ پڑھین قرآن اور
پھیر پھار کرین اُسکو آپسمین یعنی مسجدون مین جمع ہو کر قرآن سیکھنے سکھانے کا چرچا کرین
اور اُسکے امر و نہی سے واقف ہون اور وقف کرین مگر نازل ہوتی ہی اُنپر بے پروائی اور اطمینان
قلب کہ اُس سے دنیا کی خواہشین اُنکے دل سے دور ہوتی ہین اور کسی کا ڈر سوائے اللہ کے نہین
رہتا اور اُسکے حضور کا لطف جی ہی مین حاصل ہوتا ہی اور گھیر لیتی ہی اُنکو رحمت اور طواف کرتے ہین
اُسکے گرد فرشتے اور ذکر کرتا ہی اللہ تعالیٰ اُنکا اپنے مقربون سے یعنی اُنکی عبادت کی خوبی کا بیان فرماتا
ہی جس سے آدمیون کو فخر حاصل ہوتا ہی اور فرشتون کا طعن اُنکی نافرمانی پر جو آگے کیا تھا ہٹ جاتا
ہی اور جس کے عمل نے ہیٹھا کیا اُس سے وہ بڑھ نہین جاتا اپنی نسب سے یعنی اگرچہ کوئی
عالی نسب ہو اور اُسنے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے کام نہین کیے تو صرف نسب کے سبب سے
ہرگز اُسکو درجے حاصل نہین ہوتے کثیر بن قیسؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے وَاِنَّ العَالِمَ یَستَغفِرُ لَہٗ مَن فِی السَّمٰوٰتِ وَمَن فِی الاَرضِ وَالحِیتَانُ فِی جَوفِ
المَاۗءِ وَاِنَّ فَضلَ العَالِمِ عَلَی العَابِدِ کَفَضلِ القَمَرِ لَیلَۃَ البَدرِ عَلٰی سَاۗئِرِ الکَوَاکِبِ وَاِنَّ العُلَمَاۗءَ وَرَثَۃُ
الاَنبِیَاۗءِ وَاِنَّ الاَنبِیَاۗءَ لَم یُوَرِّثُوا دِینَارًا وَّلَا دِرهَمًا وَّاِنَّمَا وَرَّثُوا العِلمَ فَمَن اَخَذَہٗ اَخَذَ
بِحَظٍّ وَافِرٍ رَوَاہُ اَحمَدُ وَالتِّرمِذِیُّ وَاَبُو دَاؤُدَ (دم) **ترجمہ** اور تحقیق عالم اسکے واسطے مغفرت
چاہتے ہین آسمانون اور زمین کے رہنے والے اور مچھلیان جو پانی مین ہین اور تحقیق بڑائی عالم کی
عابد پر جیسے بڑائی چودھوین رات کے چاند کو تارون پر اور تحقیق عالم وارث ہین انبیا کے اور بیشک
پیغمبرون نے نہین چھوڑا بعد اپنے درہم اور دینار کو اور چھوڑا ہی اپنے پیچھے علم کو پس جسنے
اُسکو سیکھا پایا اُس نے بڑا حصہ یعنی خوب علم سیکھے تھوڑی پر قناعت نہ کرے روایت کی احمد
اور ترمذی اور ابوداؤد نے عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ فِیمَا اَعلَمُ عَن رَّسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَبْعَثُ بِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَّنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا
رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ کہا ابوہریرہؓ نے اُسمین کہ جانتا ہون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کہ فرمایا تحقیق اللہ عز وجل بھیجتا ہی اس امت کے واسطے سو برس کے سرے پر ایک شخص کو کہ
تازہ کرتا ہی وہ اس امت کے لیے اُنکے دین کو ایسا شخص پیدا ہوتا ہے کہ دین کو تقویت دیتا
ہی اور نئے سر سے اچھی باتون کو زینت بخشتا ہے اور بد باتونکو دفع کرتا ہی عَنِ الْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَہُ الْمَوْتُ وَھُوَ یَطْلُبُ
الْعِلْمَ لِیُحْیِیَ بِہِ الْاِسْلَامَ فَبَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّبِیِّیْنَ دَرَجَۃٌ وَّاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ (م)
حسنؓ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکی آئی موت اُس حال مین کہ وہ
طلب کرتا ہی علم اسلیے کہ زندہ کرے اُس سے اسلام کو دینے دین کے علم کو حاصل کرتا ہی مسلمانی
کی قوت کو نہ اسلیے کہ اُس سے جاہ ومال دنیا کا اور لذات وشہوات نفسانی پیدا کرے
مرتے دم تک) پس درمیان اُسکے اور نبیون کے ایک درجہ ہوگا بہشت مین یعنی بہت تھوڑا فرق
ہوگا۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَاحَدُّ الْعِلْمِ
الَّذِیْ اِذَا بَلَغَہُ الرَّجُلُ کَانَ فَقِیْھًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ
عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِھَا بَعَثَہُ اللّٰہُ فَقِیْھًا وَّکُنْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شَافِعًا وَّ
شَھِیْدًا کہا ابو درداءؓ نے سوال کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کیا حد ہی اُس علم کی
جسکے حاصل ہونے سے آدمی فقیہ ہوتا ہی فرمایا آپ نے کہ جس نے یاد کین میری اُمت کے فائدے کے
لیے چالیس حدیثین اُٹھاویگا اللہ تعالیٰ اُسکو قیامت کے دن فقیہ اور ہونگا مین اُسکا شفاعت
کرنیوالا گنا ہون پر اور گواہی دینے والا اُسکی عبادت پر انسؓ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے آیا جانتے ہو کہ تم مین کون زیادہ بہتر ہی اور پسندیدہ بخشش اور سخاوت
کی رو سے کہا لوگون نے اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہی فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ بخشش
اور کرم مین سب سے کامل تر ہے بعد اُسکے آدمیون مین سے زیادہ مین ہون

اور انمین سے زیادہ بعد میرے وہ شخص ہی جسنے حاصل کیا علم پھر پھیلایا اسکو تعلیم سے یا تصنیف سے بلکہ کتابت سے بھی آویگا قیامت کے دن تنہا مانند ایک امیر کے یا فرمایا کہ آویگا مانند ایک اُمت کے یعنی جیسے کوئی بڑا سردار عزت اور شوکت سے آتاہی اسدن عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ کَتَمَهٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَنَسٍ (م) کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کسی کو پوچھا جاوے اُس علم سے کہ وہ جانتا ہی پھر چھپاوے وہ اُسکو لگام دیا جاویگا وہ دوزخ کی آگ سے یعنی ایک عالم ہی کہ اُسکو دین کے مسئلے یاد ہین اور ناواقف نے سوال کیا اور وہان دوسرا عالم نہین ہی یا اور کوئی وجہ معقول نہ بتانے کی نہین رکھتا پھر وہ سائل کو نہ بتاوے تو البتہ وہ سزاوار عذاب ہوگا عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِهِ الْعُلَمَآءَ اَوْ لِیُمَارِیَ بِهِ السُّفَهَآءَ اَوْ یَصْرِفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَیْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ (م) کہا کعب بن مالک نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس نے علم حاصل کیا اس لیے کہ جھگڑے علما سے یعنی بحث کرکے اپنی بڑائی چاہے یا اسواسطے کہ نادانون مین قضیہ لگاوے اور اُن کو شک مین ڈالے یا اسلیے کہ پھیرے اُس سے منھ کو آدمیون کے اپنی طرف یعنی لوگون سے اُسکے سبب مال اور دولت لیکر اپنے نفس کی خوشی مین خرچ کرے غرض ایسے مطلبون کے حاصل کرنے کو جو کوئی علم حاصل کریگا ڈالیگا اللہ تعالیٰ اُسکو جہنم مین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اُمَّتِیْ یَتَفَقَّهُوْنَ فِی الدِّیْنِ وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ یَقُوْلُوْنَ نَاْتِی الْاُمَرَآءَ فَنُصِیْبُ مِنْ دُنْیَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِیْنِنَا وَلَا یَکُوْنُ ذٰلِكَ کَمَا لَا یُجْتَنٰی مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ کَذٰلِكَ لَا یُجْتَنٰی مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ کَاَنَّهٗ یَعْنِی الْخَطَایَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (م) کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

تحقیق کتنے لوگ میری امت مین سے فقیہ ہونگے دین مین اور پڑھینگے قرآن کہین گے
جاتے ہین ہم امیرون کے پاس پہونچین گے اور لین گے ہم کچھ اُنکی دنیا سے اور الگ رکھین گے
ہم اُنسے اپنے دین کو اور نہین ہوتا ایسا یعنی دونون جمع ہون لائق ہونا دین مین اور امیرون سے
صحبت رکھنی جیسا نہین پیدا ہوتا کٹیلے درخت سے مگر کانٹا اسی طرح نہین حاصل ہوتا امیرونکی
نزدیکی سے مگر نقصان و وبال وزیان کہ جسکی تقریر سے زبان عاجز ہی کہا محمد بن صباح نے جو شیخ
ہی بخاری اور مسلم اور ابوداود اور احمد کا کہ اس حدیث سے مراد ہی گناہ یعنی قرب امرا سے حاصل نہین ہوتا
مگر گناہ اور زیان اور وہ اسقدر ہی کہ زبان اُس سے کوتاہ ہی اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ
عالم و بیندار کو ہرگز امیر کی صحبت سے سوای نقصان دین اور گناہ کے کچھ فائدہ نہین یہ تو مسلمان
امیر کا حال ہی وائے برحال اُنکے جو اس زمانے مین عالم کہلاکر کفارون سے صحبت اور میل کی
آرزو رکھتے ہین ہزار جان سے اُنکی خوبی اور تعریف مین رطب اللسان رہتے ہین اور اُنکی موافقت
اور میل کو اپنا فخر جانتے ہین اور اُنکی فرمانبرداری کو اپنا مطلب خاص سمجھتے ہین عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِیْہُ فِی الدِّیْنِ اِنِ احْتِیْجَ
اِلَیْہِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِیَ عَنْہُ اَغْنٰی نَفْسَہٗ رَوَاہُ رَزِیْنٌ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ نیک مرد وہ ہی کہ فقیہ ہو دین مین یعنی دین مین
احکام کا عالم ہو اگر احتیاج لاوین لوگ اُسکی طرف نفع پہونچاوے وہ اُنکو اور اگر بے غرض
ہووین لوگ اُس سے بے غرض کرے وہ اپنے نفس کو اُنسے یعنی عالم کو لائق یہی ہی کہ محتاج
نکرے اپنے تئین خلق کی طرف اور خواہش نہ کرے اُنکی صحبت کی اور طمع نہ کرے اُن سے
فائدہ اُٹھانے کی لیکن اگر لوگ اُسکی طرف احتیاج لاوین اور مضطر ہون اور دوسرا کوئی عالم
نہو کہ اُس سے دین کے احکام دریافت کرین تو اُس عالم کو لازم ہے کہ لوگون سے صحبت رکھے اور اُنکو نفع
پہونچاوے اور جو محتاج نہون اور استفادہ نکرین تو اپنے تئین الگ کرے اُنسے اور اللہ تعالیٰ
کی عبادت مین مشغول ہووے اور دین کی کتابون کے مطالعہ اور تصنیف اور علم کے

مشہور کرنے مین مصروف ہے اور بی بی عائشہؓ نے کہا کہ مین نے سُنا حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یون فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی میری طرف کہ جسنے اختیار کی راہ علم کی حاصل کرنے کی پس آسان کرونگا مین اُسکے واسطے راہ جنت کی اور جسکی آنکھونکی روشنی لے لیتا ہون مین بدلا دیتا ہون مین اُسکو بہشت اور زیادتی علم کی تھوڑی بہتر ہے عبادت کی زیادتی سے اور مضبوطی دین کی ورع یعنی پرہیزگاری ہے نزدیک بعضونکے ورع کا مرتبہ تقویٰ سے بڑا ہے تقویٰ پرہیز کرنا حرام سے اور ورع بچ رہنا شبہے کی چیزون سے اور بعضونکے نزدیک برعکس اسکے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سکھانا اور تذکرہ علم کا ایک ساعت رات کو بہتر ہے تمام شب کے جاگنے سے یعنی عبادت مین کاٹنے سے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ اَوْ مُصْحَفًا وَّرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنٰى اَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِهٖ فِيْ صِحَّتِهٖ وَحَيٰوتِهٖ تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ (م) کہا ابوہریرہؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق جو چیز کہ بعد مرنے کے اُسکے عمل اور نیکیون کا ثواب پہونچتا ہے مومن کو وہ علم ہے کہ سیکھا اور پہونچایا اُسکو لوگون مین اور لڑکا نیک طوار کہ چھوڑ گیا اُسکو اور قرآن مجید کہ رکھ گیا وارثون مین یا وقف کیا اپنی زندگی مین یا مسجد کہ بنائی اُسنے یا مسافرخانہ یا نہر کہ جاری کیا اسکو یا خیرات کہ نکالا اُسکو اپنے مال سے اپنی تندرستی اور زندگی کے وقت سو یہ چیزین ملتی ہین اسکو بعد مرنے کے یعنی اُسکا ثواب پاتا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهٖ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَّاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالَ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهَا

هَلَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ (م) کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے اگر حفاظت کرین اہل علم علم کی اور اُسکی قدر پہچانین اور رکھین اُسکو اُسکے لائق کے پاس البتہ سردار ہو جاوین اپنے زمانے کے لوگون مین لیکن دیدیا اُسے دنیادارونکو کہ حاصل کرین اُس سے دنیا کی چیزون کو پس ذلیل ہوے دنیادارونکے پاس سنا مین نے تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو کوئی اپنی ہمت مصروف کرے ایک طرف یعنی ہمت باندھی آخرت کی طرف برلاتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے مطالب دنیا کے اور جو کوئی باندھتا ہے اپنی ہمت دنیا کے کامونکی طرف پروا نہین کرتا اللہ تعالیٰ اسکی کچھ کہ دنیا کے جنگلون سے کسی جنگل مین ہلاک ہو جاوے عَنْ سُفْيَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ مِنْ أَرْبَابِ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا أَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ (م) کہا سفیان نے تحقیق عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کعب سے کون ہی اہل علم یعنی کسکو مولوی اور عالم کہیے جواب دیا کعبؓ نے عالم اُنکو کہیے جو عمل کرتے ہین اپنے علم کے مطابق پوچھا عمرؓ نے کہ کون چیز ہی کہ نکالتی ہی عالمون کے دل سی علم کی برکت اور نور کو کہا کعبؓ نے کہ طمع یعنی جس عالم نے دنیا کی دولت اور آرام اور جاہ وحشمت پر نگاہ کی اور اُسکی تلاش مین لگا اُسنے اپنا بھرم کھودیا اور لوگون کی نظرونین ذلیل وخوار ہوا عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنِ الشَّرِّ وَسَلُونِي عَنِ الْخَيْرِ يَقُولُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَإِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ (م) روایت کی احوص بن حکیم نے اپنے باپ سے کہ پوچھا ایک شخص نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شر سے یعنی بد آدمی یا برائی کی چیز سی فرمایا آپ نے مت پوچھو تم مجھے شر سے اور پوچھو تم مجھے خیر سے فرمایا اس کلمہ کو تین بار تاکیداً پھر فرمایا جانو کہ بدون کے بدتر عالم ہین یا برائیون مین بڑی برائی عالم کی ہی اور اچھون کے اچھے عالم ہین یا بھلائیون مین بڑی بھلائی عالم کی ہی فائدہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ عالم خلق اللہ

کے درمیان سردار اور ہادی اور راہ کے دکھانے والے ہین عوام دوسرے لوگ اُن کے فرمانبردار اور اُنکی بتلائی راہ پر چلنے والے اگر عالم دینداری اور شرع کے حکمون پر قائم رہینگے تو خلقت بھی اُنکو دیکھکر نیک سیرت نیک اطوار ہوگی شرع کی اچھی راہ اختیار کریگی اللہ اور رسول کی حکمون سے ڈریگی ایمان کے راستہ پر قائم رہیگی اے بھائیو اب تو زمانہ ایسا آیا ہے کہ جو عالم کہلاتے ہین وہ عوام اَن پڑھے لوگون سے زیادہ ڈھیٹھ ہو کر بلا خوف وخطر علانیہ سب کے روبرو حرام وناجائز وبدعت کے کامون کو عمل مین لاتے ہین مکر وفریب اور حسد وبغض اور جو جو بُرائی کی چالین ہین اختیار کرتے ہین علم کو دنیا حاصل کرنے کی ٹٹی بنائی ہی شرعی صورت ولباس بنا کر آدمیونکو فریب کے جال مین پھنسانے کی تدبیر ٹھہرائی ہی دن رات اپنی بھلائی کی فکر مین لگے رہتے ہین اور دن کی بُرائی سے کچھ اندیشہ نہین کرتے حرام اور حلال انکے پاس یکسان ہی دولت دنیا کے حاصل کرنے مین عقل اُنکی سرگردان ہی پس جب ایسے عالم ہون تو جاہلون کا کیا حال ہوگا اور جب پیر ایسی راہ پر چلے تو پھر کیو مرید کیا کریگا سو یا رو یہ آخر زمانہ ہی اسوقت کے عالمون کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگے ہی دی ہی چنانچہ فرمایا ہی عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ وَھِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْھُدٰی عُلَمَاؤُھُمْ شَرٌّ مَّنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَۃُ وَ اِلَیْھِمْ تَعُوْدُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ (م) کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریب ہی کہ آویگا لوگون پر ایک وقت کہ باقی نہ رہیگا دین مسلمانی سے مگر نام اسکا یعنی علم تو رہیگا پر عمل نہین) اور باقی نہ رہیگا قرآن سے مگر نشان اُسکا (یعنی الفاظ وعبارات ادا کرینگے بلا غور معنی مسجدین اُنکی آباد ہین اور وہ حقیقت مین اُجاڑ ہین ہدایت کی راہ سے (یعنی لوگ اُسمین جمع ہونگے دنیا کی غرض کو نہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور درس اور تدریس کو علما اُنکے بدترین خلائق زیر آسمان ہین انکی نزدیک سے ظاہر ہوگا فتنہ (یعنی ہر طرح کی خرابی دین ودنیا کی اُنکی ذات سے پیدا ہوگی کیونکہ انھون نے اپنے طریق کو

چھوڑ کر ظالمونکی مدد سے شرارت اختیار کی اُنکے بُری چلن سے تمام خلق گمراہ ہوئی) اور اُن ہی کیطرف
وہ فتنہ فساد پلٹے گا یعنی اُنکی بدنیتی اور بدباطنی سے وہی فساد اور ظلم اور گمراہی اُنپر پڑیگی یعنی بیخ اور
بنیاد اُنکی اللہ تعالیٰ ظالمون کے ہاتھ گھدوا ڈالے گا اور اُنکو دین اور دنیا مین ذلیل اور رسوا بنادیگا
جیسے مثل مشہور ہو کہ جو کوئی اللہ کی خلقت کو آزار دیگر اُسکا نقصان چاہ کر کسی مخلوق کی دل کو خوش
کرتا ہو اللہ تعالیٰ اُس مخلوق کو ظالم کے ہاتھ سے اُسکی سزا دلاتا ہو اور بے عزت کرواتا ہو چنانچہ بالکل
مضمون اس حدیث شریف کا اس بانی مین موجود ہو عیان راچہ بیان آنکھ ہو تو دیکھو کان ہو تو سنو
اللہ تعالیٰ ایسے عالمون کی صحبت سے مومنونکو دور رکھے اور اُنکی گمراہی کے پھندے سے بچارے سیدھے
سچے مسلمانون کو بچاوے عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَالِمٌ
لَا یَنْتَفِعُ بِعِلْمِہٖ رَوَاہُ الدَّارَمِیُّ کہا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے تحقیق بدترین آدمیون سے نزدیک اللہ تعالیٰ
کے درجہ کی رو سے قیامت کے دن وہ عالم ہین کہ فائدہ نہین اُٹھایا اُنھون نے اپنے علم سے یعنی
عمل نہین کیا اُسپر اور بعضون نے ینتفع مجہول کا صیغہ پڑھا ہو یعنی وہ عالم جسنے علم دین اور شریعت
کی راہ لوگون کو نہین بتائی وعظ اور نصیحت سے منھ موڑا امر معروف اور نہی منکر سے باز رہا دنیا کمانی
مین رات دن دوڑنے لگا چنانچہ یہی مضمون اگلی حدیث سے ثابت ہوتا ہو عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَا یُنْتَفَعُ بِہٖ کَمَثَلِ کَنْزٍ لَا یُنْفَقُ مِنْہُ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارَمِیُّ (م) کہا ابو ہریرہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مثل اُس علم کی جس سے فائدہ نہ پہونچے مثل گنج کے ہو کہ خرچ نہین کیا جاتا وہ اللہ کی راہ مین
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ
جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِیْ جَھَنَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْہُ جَھَنَّمُ کُلَّ یَوْمٍ
اَرْبَعَ مِائَۃِ مَرَّۃٍ ثُمَّ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ یَّدْخُلُھَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِھِمْ
وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَلَّذِیْنَ یَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ قَالَ الْمُحَارِبِیُّ یَعْنِیْ
اَلْجَوَرَۃَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ (م) کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے پناہ مانگو تم اللہ پاس جب الحزن سے یعنی غم کے کنوین سے پوچھا لوگون نے کیا ہی
جب الحزن فرمایا ایک میدان ہی جہنم مین پناہ مانگتی ہی اُس سے جہنم ہر روز چار سو مرتبے پھر
پوچھا اصحابؓ نے یارسول اللہ کون داخل ہوگا اُسمین فرمایا قرآن پڑھنے والے ایسے جو لوگون کے
دکھانے کو عمل کرتے ہین اور تحقیق بڑی دشمنون سے اللہ کے وہ قاری ہین جو ملاقات کرتے ہین اور
نہین رکھتے ہین اُمرا اُن کی طمع اور طلب دنیا کے سبب کہا ہی محاربی نے جو حدیث کے راویون
سے ہی کہ مراد امرا سے اُمرائے جابر اور ظالم ہین ف سوائے دین اسلام کے جو دین اور فرقے
رکھتے ہین سب ظالم اور جابر ہین کیونکہ کفر اصل ظلم ہی اور قاری سی عالم اور عابد مراد ہی زیاد بن
حدیر سے روایت ہی کہا اُنھون نے کہ فرمایا مجکو عمرؓ نے آیا جانتا ہی تو کیا چیز گرادیتی ہے اسلام کی
بنیاد کو کہا مین نے نہین فرمایا گراتی ہی اسکو ڈگنا عالم کا اور جھگڑنا منافق کا ساتھ کتاب کے اور
حکم کرنا گمراہ سردارون کا یعنی جب عالم نے اپنی راہ چھوڑ دی اور بدراہی اختیار کی اور فسق و فجور اور
بدعت کے امور کرنے لگا تو اسلام کی جڑ کھد گئی اسیطرح جب جھوٹے مسلمان کلام اللہ کی آیتون مین
جھگڑنے لگے یعنی اپنی خاطر خواہ بزور معنی نکالنے لگے اور بیجا تاویلات سی لوگون کو شک مین ڈالنے
لگے اور حاکم ظالم اپنی خواہش نفسانی کے موافق جبر اُ لوگون پر حکم چلانے لگے تو دین اسلام ویران
ہوا عبداللہ بن عمر سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالی کھینچ نہین
لیتا علم کو بندونکے ہاتھ سے مگر کھینچتا ہی اُسکو مار ڈالنے سی عالمونکے یہان تک کہ جب کوئی باقی
نہین رہتا عالم اختیار کرتے ہین لوگ جاہل سردارون کو پھر پوچھتے ہین وہ اُنسے اپنے مطلب
فتوی دیتا ہی وہ بغیر علم پس گمراہ ہوتے ہین اور گمراہ کرتے ہین بخاری اور مسلم نے روایت کی اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے آخری زمانے کے پہلے سے خبر دی ہی کہ اُسوقت یہ حال ہوگا عن
زِیَادِ بْنِ لَبِیْدٍ قَالَ ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ شَیْئًا فَقَالَ
ذٰلِکَ عِنْدَ اَوَانِ ذَھَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یَذْھَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ
نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَنُقْرِءُہٗ اَبْنَاءَنَا وَیُقْرِءُہٗ اَبْنَاءُنَا اَبْنَاءَھُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فَقَالَ

ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا زِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاَرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِيْنَةِ اَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى يَقْرَؤُنَ التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيْهِمَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ نَحْوَهٗ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ (رم) کہا زیدبن لبید رضی اللہ عنہ نے کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے کسی چیز کا پھر فرمایا کہ یہ اُسوقت ہوگا جب علم نہ رہیگا عرض کیا مین نے یارسول اللہ کیونکر جاتا رہیگا علم ہم پڑھتے ہین قرآن اور جانتے ہین اُسکے احکام اور پڑھاتے ہین اپنے بیٹون کو اور پڑھاتے ہین وہ اپنے بیٹون کو یہ طور چلا جائیگا قیامت تک پھر فرمایا حضرت نے روو ے تیری مان تجھپر اے زیاد سچ ہے کہ مین گمان کرتا تھا تجھکو مدینے کے شہر مین بڑا دانا عجب ہے کہ تونے میرے کلام کے معنی نہ سمجھے تونے خیال کیا کہ علم اور قرآن سے مراد صرف جاننے اور پڑھنے سے ہے یون نہین بلکہ مراد اس سے ہے کہ اُسپر عمل نہ کرے کیا نہین ہین یہود اور نصاری کہ پڑھتے ہین توریت اور انجیل کو اور عمل نہین کرتے اُس چیز پر جو نفع دے اُنکو اُسمین سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسطرح یہود اور نصاری اپنی کتابون کو ظاہر مین پڑھتے ہین اور اُنکے احکام پر جیسا چاہیئے عمل نہین کرتے اسیطرح جھوٹے مسلمان ظاہر مین توبیشک قرآن اور علم شرعی پڑھتے ہین لیکن اُسپر عمل نہین کرتے نیت اُنکی اس پڑھنے سے صرف یہی ہے کہ جسطرح ہو دنیا حاصل کیجیے دولتمند کہلائیے عیش وآرام کیساتھ زندگی بسر کیجائے موافق اس بیت کے بیت عاقبت کی خبر خدا جانے + اب تو آرام سے گذرتی ہے ؛ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وِعَائَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهٗ فِيْكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ يَعْنِيْ مَجْرَى الطَّعَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (رم) کہا ابوہریرہ نے کہ نگاہ رکھے مین نے رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے دو باسن یعنی علم سے بھرے دو باسن پائے سو ایک اُن دونون سے پھیلایا مین نے اُسکو تم مین یعنی ایک علم کی باتون کو کہ علم احکام اور اخلاق ہے جو خاص وعام سے علاقہ رکھتا ہے تم سے بیان کیا اور دوسرا کہ علم اسرار ہے جو علماے دین اور عرفاے اہل یقین سے علاقہ رکھتا ہے

سو اگر ظاہر کرون تو کاٹا جاوے گلا یعنی زخرا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک علم حقائق اور اسرار ہے کہ عوام کا فہم اُسکو دریافت نہین کر سکتا اور اُسکے ثبوت کو پیغمبر اور اولیاؤن کے کلام مین اکثر مقام پر اشارے پائے جاتے ہین کلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِھِمْ یعنی کلام کرو تم آدمیون سے اُنکی عقل کے اندازہ پر جیسی اُنکی سمجھ ہو ویسی بات کہو اس سے بھی وہی بات سمجھی گئی اور وہ اسرار کی باتین جب عوام کی عقل تک نہین پہونچتی ہین تو کہنے والے کو متہم کر کے اُسکے آزار کے درپے ہوتے ہین اور ظاہر مین وہ اپنی سمجھ کے سبب اس انکار اور بعضی حرکت مین جو اس کہنے والے کی نسبت اُنسے عمل مین آتی ہے معذور رہتے ہین اور یہی سبب ہے پوشیدگی کا اب اے بھائیو علم کی حقیقت اور اُسکی خوبی اور بڑائی سے واقف ہونا چاہیے کہ وہی علم سیکھو اور سکھاؤ اور اسی نیت سے علم پڑھو اور پڑھاؤ کہ ہدایت کا منصب ہاتھ آئے اور رسول کی رضامندی کا درجہ ملے خیر خواہ خلائق بنو لوگون مین سردار کہلاؤ نہ ایسے ہو کہ شیطان اور کفار تم کو دیکھکر ہنسین اور فرشتے لعنت کا طوق گلے مین پہنا دین اللہ اور رسول کے سامنے شرمندہ ہو دوزخیون کے سردار بنو غضب الٰہی مین گرفتار ہو جاؤ سیکڑون کے ایمان اور جان کو برباد کرو جس سے اللہ تعالیٰ کے غضب کا شعلہ لہک پڑے اچھے بُرے ایک کو نہ چھوڑے سب کو جلا کر خاک کرے چنانچہ روایت معتبر مین ہے کہ وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع بن نون کے پاس کہ ہلاک کرتا ہون مین تیری قوم سے چالیس ہزار نیک کارون کو اور ساٹھ ہزار بدکارون کو عرض کیا یوشع نے خداوندا بدکارون کی یہ سزا ہوئی لیکن نیک کارونکا کیا قصور ہے فرمایا ہماری نافرمانی پر وہ اُنسے ناخوش نہوئے اور اُنکے ساتھ کھاتے پیتے رہے الٰہی ہم کو اور جمیع مسلمانون کو ایسے علم اور ایسی نیت اور ایسے افعال سے جس مین اللہ اور رسول کی ناخوشی ہو محفوظ رکھ اور وہ علم اور وہ افعال اور وہ نیت جس سے تیری اور تیرے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضامندی ہو ہمارے نصیب کر اور ہم کو عنایت فرما۔ اٰمین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِفَضْلِہٖ وَکَرَمِہٖ وَبِحُرْمَۃِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الْاَمْجَادِ

چوتھا باب دنیا کی دوستی کے بیان مین

قولہ تعالیٰ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِیْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَیْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ط كَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَكُوْنُ حُطَامًا ط وَفِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ترجمہ جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہی کھیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیاں کرنی آپسمین اور بہتایت ڈھونڈھنی مال کی اور اولاد کی جیسے کہاوت ایک مینھ کی جو خوش لگا کسانونکو اُنکا سبزہ اُگنا پھر زور پر آتا ہی پھر تو دیکھے زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہی روندن اور پچھلے گھرمین سخت عذاب ہی عبد اللہ حضرت عباس کے بیٹے رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچیرے بھائی نقل کرتے ہین حضرت رسول خدا احمد مصطفےٰ سو رحمت وسلام اللہ کا اُنپر ہو جیو کہ جب روز قیامت ہوگا اُس زمین کو نیست ونابود کر دینگے دوسری زمین تانبے اور سونیکی بناوینگی نیکی بدی تولنے کی ترازو عرش کے نیچے کھڑی کرینگے پندرہ ہزار برس کی مسافت کا پل دوزخ کے اوپر بنایا جاویگا وہ پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوگا اور اسپر اماوس کی اندھیری سے زیادہ اندھیری ہوگی دوزخ اُسدم بجلی کی طرح کڑکے گی اور شور مچاوے گی تمام لوگ اگلے اور پچھلے اکٹھے ہونگے اور قیامت کے دن ہول و ڈرسی بچاؤ اس ہوکر سر آنکھین نیچی کرکی ننگے کھلے کھڑے رہین گے نفسی نفسی پکارین گے اللہ تعالیٰ سے بڑی عاجزی اور غریبی سی منت وزاری کرکی دعا مانگین گے اور کہین گے اے پروردگار تو ہی ہمارا مالک اور صاحب ہے ہمپر ٹک رحم کی نظر کر ایسے سخت عذاب سے جلد ہمکو نجات دی کہ ہم مری جاتے اور اس دُکھ سے گھلے جاتے ہین ہمکو اس جگہ سی بچا اور کہین لے جا ہماری لڑکے بالون اور خویش واقربا کے حق مین جو چاہی سو کر پر ہمپر مہربانی فرما اب اے غافلو بیہوش لوگو اپنے دلون مین غور کر دو خوب سوچو کہ اُسدن اللہ تعالیٰ آپ عدالت کریگا عرش کے تخت پر اپنی تجلی فرماویگا گھوس رشوت کسی سے نہ لیگا سعی سفارش کسی کی نمانے گا منت وعاجزی پر لوگون کی خیال نرکھے گا نہ وہان کہین چھپنے کی جگہ ہے نہ بھاگ جانے کی قدرت کہ اپنی جان بچاوی اور اُس عذاب سی چھٹی پا دے

سوائے اسکے بندے نے جو کچھ اپنی عمر بھر دنیا مین کام کیے ہین کھایا پیا ہی دیا لیا ہی دو فرشتے
کراماً کاتبین اُسکے کندھونپر بیٹھے ہوئے رات دن ساعت بساعت سب حقیقت لکھتے ہین
اور حق تعالیٰ تو خود عالم الغیب ہی چھوٹی بڑی باتین دل کے منصوبے اور بھید اُسکے نزدیک چھپے
نہین وہی لکھا ہوا فرشتون کا جسکو نامہ اعمال کہتے ہین اُسدن لوگون کے ہاتھون مین دیونگے
کسی کے داہنے ہاتھ مین کسی کے بائین ہاتھ مین پیٹھ کی طرف سے پیغمبرون اور نیک لوگون کا نامہ
اعمال داہنے ہاتھ مین اور گنہگارون اور منکرون کا بائین ہاتھ مین دیا جائے گا ہزار افسوس
اُسدن کی خجالت اور رسوائی پر ہزار حسرت اُس روز کی ذلت اور پشیمانی پر مسلمان بھائیو
اپنی اس حیات کو غنیمت بوجھو اور اُسدن کی فرصت کو بڑی نعمت سمجھو ابھی موت کے چنگل
مین روح تمھاری پھنسائی نہین گئی باتون کے کرنے سے زبان تمھاری بند نہین ہوئی مُہر خاموشی
دی نہین گئی ہوش سنبھالو دل لگاؤ اللہ تعالیٰ کی محبت مین چالاک ہو جاؤ جو کرنا ہی سو کرلو ابتک
دروازہ توبہ کا کھلا ہی اُسکی رحمت اور معافی کا دریا جوش کھا رہا ہی سر جھکاؤ فرمانبرداری بجا لاؤ حکم احکام موافق
اُسکی مرضی کے بجالاؤ اپنے پیغمبر شفیع کی یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ اختیار کرو
منافقون دشمنون کی بدراہی سے بچو فرمایا اللہ تعالیٰ نے یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً
وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ط اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ہ ترجمہ اے مسلمانو داخل ہو جاؤ فرمانبرداری
مین اور پیروی نہ کرو شیطان کے قدمون کی بے شبہہ وہ تمھارا دشمن ہی ظاہر اور فرمایا رسول اللہ
نے پھر اُسکے بعد ہر ایک کو حاضر ہونے کا حکم ہوگا دربار مین سامنے لاکر کھڑا کرینگے جس نے مال
حلال جمع کرکے یا وراثت کی روسے پاکے حرام کام مین خرچ کیا ہی حکم ہوگا کہ اُسکو دوزخ مین ڈالو
پھر دوسرے کو لاوینگے جسنے مال حرام جمع کرکے خیر خیرات کیا اور اپنی گذران مین بھی اُسی کو
لگایا حکم ہوگا کہ اُسکو بھی جہنم مین داخل کرو پھر اور کو حاضر کرینگے جسنے اپنے مال کو اچھی جگہ سمجھکر
خرچ کیا پر خیال نہ رکھا کہ کس کا کس قدر حق ادا کرنا ضرور تھا حکم ہوگا کہ اُسکو دوزخ کی گرمی مین
کھڑا کرو اور حساب لو کتنا مال کہان سے لایا تھا اور کسکو کتنا دیا تھا سب کی حقیقت پوچھی

جاویگی کہ شریعت کے حکم بموجب زکوٰۃ دی تھی یا نہین بال بچون اپنے فرمانبردارون غریبون مسکینونکا
حق ادا کیا تھا یا نہین جو کوئی اس حساب سے پاک نکلا اُسکو مخلصی ہوئی عذاب سے چھوٹا
نہین تو بڑی سختی مین پڑا اسیکڑون طرح کا عذاب ہونے لگا اُسی مال کو گرم کرکے اُسکے بدن پر داغ
دینگے اژدہا بنا کر گلے مین لٹکا وینگے کہ وہ ڈسا کریگا اور اپنا زہر چکھایا کریگا اور جن عورتون نے
مناسب مقدور اور دستور کے سوا زیور بنا بنا کے اپنی بڑائی دکھانے کو ڈھیر کیا ہی اور پاس رکھ چھوڑا
ہی اُن زیورون کا سانپ بنے گا پھر اُنکے گلے مین دیا جاویگا اس وقت اللہ تعالی مردون اور
عورتون کو یاد دلاویگا یہ وہی روپا سونا زیور ہے کہ جسکو دیکھکر بھولا کرتے تھے غرور کرتے تھے
غریبون پر ہنستے تھے اور دولت کی طمع کرکے میرے حکم کے بموجب خرچ نہ کرتے تھے بہت محبت اور
پیار سے بچائے رکھتے تھے اب اُس نافرمانی کا مزہ چکھو اور طرح طرح کے عذاب مین گرفتار رہو
سبحان اللہ آدمی معبود خالق کو بھولکر دنیا کی محبت مین کیسے پھنس گئے کہ اس ناچیز زندگی کو حیات ابدی
سمجھکر وہان کی سختی اور عذاب کو دل سے بھلا کر غافل ہو گئے افسوس ہزار افسوس ایسی سمجھ پر کہ تھوڑے
دن کی خوبی پر ہمیشگی کی خوبی اور دولت اور نعمت کو چھوڑ دیا اور اپنے مالک کا کہنا نہ مانا پھر وہان ذلت
اور خجالت اُٹھائی اور اللہ تعالی کی جناب سے دوری حاصل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ
مین دنیا کے مکر اور فریب سے اللہ کے نزدیک پناہ مانگتا ہون اللہ تعالی مجکو اسکے فریب سے ہمیشہ بچائے
رکھے اے دوستو جس دنیا سے تمھارے پیغمبر نے پناہ مانگی پھر تم کس اُمید پر ایسی چیز کی آرزو مین اور
اُسکے حاصل کرنے مین خدا اور رسول کو بھول جاتے ہو اپنے تئین خرابی اور بُرائی کے گڑھے مین ڈالتے ہو
یہ بات تمھاری عقلمندی سے بہت دور ہی کب تک اس دنیا کی محبت مین پھنسے ہوگے اور خدا کی
طرف سے غفلت اختیار کروگے یہ جگہ آرام اور خوشی کی نہین کچھ محنت اور دکھ اُٹھاکے خدا کی رضامندی
حاصل کرو پھر ابدالآباد جنت مین آرام سے رہو خوشیان مناو جس دنیا کی کھوج مین تم لگے ہو
رات دن اُسکی فکر و تلاش مین سرگردان خاک چھانتے پڑے پھرتے ہو وہ خاطر خواہ حاصل
نہین ہوتی اور عمر تمھاری مفت برباد ہی جاتی ہی اگر بہت سی پریشانی اور محنت اور بے عزتی

اور بے غیرتی سے وہ ہاتھ بھی لگی اب گور تک کہ وہ عرصہ بہت قلیل ہی ایک روز بھی رہ سکتا ہے اور پانچ اور دس اور کچھ زیادہ بھی مگر نہایت بے بنیاد جسکی اُمید نہین آخر کو کچھ کام نہ آویگی لیکن جسقدر اس عرصے مین اچھے کام اللہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کے بموجب عمل مین لاؤ گے وہی کام تمھارے حق مین فائدہ مند ہوگا یہان کے دوست اور اقربا اور بھائی برادر کوئی وہان کچھ کام نہ آوین گے جس کی خوبی اور آرام کے واسطے اپنے اوپر اسقدر رنج اور تردد اختیار کیا ہے اور بھلے بُرے کا کچھ خیال نہین کرتے اللہ سے ڈرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شرماؤ گور نزدیک حساب کتاب قریب ہی جیسا کروگے ویسا پاؤگے پھر پچتانے سے کچھ فائدہ نہ اُٹھاؤ گے ہمنے خبر کردی آگے تم آپ مختار ہو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ تین قسم کے آدمیون کے حال پر میری تئین تعجب آتا ہی ایک وہ جو دنیا کی محبت مین اور اسکے پیچھے رات دن مفتون و دیوانہ رہتا ہی اور دین آئین کے کام کو سب بھول جاتا ہی ساتھ ہی اسبات کو وہ خوب جانتا ہی کہ مجکو مرنا ہی ایک روز موت مقرر آویگی کھینچ لیجاویگی دوسرا وہ جو ایسا غافل ہو گیا کہ کچھ نہین سوچتا جو کچھ خاطر مین آوی کرے اور جو سامنے آوی کھاوے اور جہان چاہے جاوے ہر طرح سی بیہودگی کے کام کرتا رہی ساتھ ہی اُسکے وہ جانتا ہی کہ دو فرشتے کراماً کاتبین دونون کندھون پر بیٹھے ہوئے نیکی اور بدی کے کام ہر وقت لکھتے رہتے ہین اور ہر روز کا نامۂ اعمال درگاہ مین باری تعالی کی گذرانتے ہین تیسرا وہ جو ہمیشہ بے غم و فکر رہتا ہی نہ اُسے فکر دنیا کی نہ آخرت کی اُس کے نزدیک دنیا و دین دونون ناچیز اور تاریک مین حیوان کی طرح کھاتا پیتا ہی اور اٹکھیلیان مچاتا ہی ایسے شخص سے اللہ تعالی بہت بیزار رہتا ہی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلدُّنیَا جِیفَۃٌ وَّ طَالِبُھَا کِلَابٌ ترجمہ دنیا بدبو مردار ہی اور چاہنے والے اُسکے کتے پھر فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے اَلدُّنیَا مَلعُونَۃٌ وَّمَلعُونٌ مَا فِیھَا اِلَّا ذِکرُ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَمَا وَالَاہُ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ دنیا پھٹکاری اللہ کی رحمت سے نکالی ہوئی ہی اور جو کچھ اسمین ہے وہ بھی مگر ذکر اللہ تعالی کا اور جو چیز کہ وہ اُسکو دوست رکھتا ہی یعنی اُسکی بندگی اور

عبادت اور شناسائی اور معرفت اور جو جو کام کہ اللہ تعالیٰ نے اسمین نیک مقرر کیے ہین یا اُسکی بندگی کے لیے ضرور ہوون اُنکے سوا سب ناچیز اور بُری ہین اور فرمایا ہو کہ دنیا کی کچھ حقیقت نہین محض بے بنیاد ہے دنیا کی خوبی اور اُسکے مال کو وہی جمع کرے جو بہت نادان اور بیوقوف ہووے اور اُسکی محبت مین وہی دوڑا پھرے جو شرم اور حیا اُٹھا دے اور خدا اور رسول اور عاقبت کو دل سے بھلا دے اور اُسکا کچھ ڈر نہ رکھے موت کو بھول جاوے حساب کتاب کا منکر ہووے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یون فرمایا ہو کہ قیامت کے دن دنیا کو ایک بڑھیا کی طرح کالا منھ بلی کی صورت بڑے بڑے دانت نکلے ہوئے ہونٹھ نیچے چھاتی تک لٹکے ہوئے نہایت بدصورت بنا کر نکالین گے جو کوئی اُسے دیکھے گا ڈر کے مارے کانپ جائے گا اُسوقت یون آواز آویگی حق تعالیٰ فرماویگا اے قیامت کے میدان کے لوگو تم اسکو پہچانتے ہو یا نہین جواب دینگے اے پروردگار ہم پناہ چاہتے ہین تیری اسکو نہین پہچانتے حکم ہوگا خوب غور کر کے دیکھو یہ وہی دنیا ہے جسکو تم سمیٹتے بٹورتے پھرتے تھے اور اسکی محبت مین مجکو اور قیامت کو بھول گئے تھے اُسکو پاکر تکبر اور فخر اور بڑائی کیا کرتے تھے مسکینون اور غریبون کو ستاتے تھے یہ وہی دنیا تمھاری محبوب ہو اب اسکو پیار کر و گلے لگاؤ وہ لوگ جواب دینگے خداوندا ہم بڑی غفلت مین پڑے تھے جو تیرے حکم سے وہان باہر ہوئے تھے پھر اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ اس دنیا کو لیجاکر دوزخ مین بھر دو دنیا بولیگی خداوندا تو مجکو اب دوزخ مین بھیجتا ہے اور میرے چاہنے والے دوست سب کہان ہین انکو بھی میرے ساتھ کر کہ دونون جگہ وہ میرے پاس رہین حکم ہوگا کہ جن لوگون نے دنیا کو بہت مانا تھا نہایت چاہا تھا اُنھین دنیا کے ساتھ کر دوزخ مین ڈالو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلدُّنْیَا زُوْرٌ لَا تُحْصَلُ اِلَّا بِالزُّوْرِ ترجمہ دنیا مکر اور فریب ہو وہ نہین حاصل ہوتی بے مکر اور فریب کے یعنی جب تک بے ایمانی مال مردم خوری دغابازی اختیار نکرو گے ہزارون لاکھون کی دولت تم کو حاصل نہ ہوگی اکثرون نے اسی طرح دنیا کی دولت حاصل کی اور ایمان اور آخرت کی پونجی ٹھادی یہان لوگون مین چند روز کے واسطے عزت اور بڑائی ملی لیکن وہان ہمیشہ کے لیئے

طرح طرح کی ذلت اور رسوائی نصیب ہوئی بھائیو اس دنیا کو اللہ تعالی نے اسیواسطے بنایا اور
ہمکو ہمکو بھیجا کہ انسان ہونے کا کمال حاصل کرین جس سے اُس پاک پروردگار کی رضامندی کے
گھر مین رہنے کے لائق بنین یہان کا کھانا پینا پہننا اسی قدر چاہیے کہ جسمین زندگی رہے ستر پوشی
ہو وے باقی جو کام بڑائی اور بزرگی کے جیسا اچھا گھر اچھا لباس اچھا کھانا جاہ وحشم یہ سب کچھ کام
نہ آوینگے بلکہ اُنکے حاصل کرنے مین سوائے عمر عزیز کی بربادی اور آخرت کی پشیمانی کے کچھ
حاصل نہین دیکھو اسی دولت اور حکمرانی نے فرعون اور شداد کو غضب الٰہی مین گرفتار کیا
اور اسی مال کی فراوانی نے قارون کو زمین کا پیوند بنایا بلکہ ہزارون اسی طرح غارت ہوئے کہ
اُن کا نام ونشان باقی نہ رہا وہ کروفر ایک آن مین خاک مین ملگیا اور اب جو ایسے اعمال کریگا دنیا کی
مزون مین پڑیگا اپنے مالک سے غافل رہیگا بیشک اسکا یہی حال ہوگا کیونکہ اس جہان کے نام ونشان کا
کچھ اعتبار نہین کبھی اس دنیا مین تمھاری زندگی کے پہلے مٹ جاتا ہے کبھی لب گور پہونچا تا ہے آخر
حسرت اور ندامت ہی ہاتھ لگتی ہے ہان اگر کسی کو اللہ تعالی نے اپنے فضل سے اسکا ایمان بچا کر بے تردد
اور زنکر دولت ظاہری بخشی اور اُسکو اُسنے اُسکی رضامندی کے کامون مین خرچ کیا اور بُری مصرف
سے بچایا تو البتہ یہ بھی اُسکی نجات کا باعث ہوتا ہے مگر ایسے لوگ اب بہت کم ہین خصوصًا اس زمانہ مین
کہ اب صحبت بگڑ گئی بے ایمانون کی کثرت ہوئی شرع کا ڈر جاتا رہا عالم کا خطرہ اُٹھ گیا فسق وفجور علانیہ
ہونے لگا حلال اور حرام کا فرق مٹ گیا لوگ اپنے اختیار کے ہوگئے جو چاہا سو کرنے لگے سو ایسی
دنیا کی کمائی کے حال کو جس سے خداوند بھول جاوے اللہ تعالی فرماتا ہے وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ
الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ترجمہ جو کوئی چاہتا ہے دنیا کی کمائی پہونچاتے
ہین اُس سے ہم اُسکو اور نہین ہے اُسکو آخرت مین کچھ حصہ یعنے جو شخص دنیا کے حاصل
کرنے مین بڑی محنت مشقت کرتا ہے جس قدر اُسکے نصیب مین لکھا ہے پاتا ہے لیکن
وہان خالی ہاتھ جاتا ہے اور جو شخص اپنی عاقبت کی خیر چاہتا ہے اور مالک کی رضامندیکے کام
مین مشغول رہتا ہے آخرت مین بڑی دولت کا مالک ہوتا ہے اور یہان بھی جتنا اُسکی قسمت مین ہے

پاتا ہی فرق یہی ہوا کہ وہ مردود ٹھہرا اور یہ مقبول **نقل ہو** کہ احمد درویش کا بیٹا مسلم ایک وز
ہارون رشید بادشاہ کی ملازمت کو گیا وہان دیکھا کہ بادشاہ نے محل و مکانات اچھے ستھرے بڑے
بڑے لعل و یاقوت ہر طرح کے جواہر لگاکر بنائے ہین یہ دیکھکر فرمایا کہ ای بادشاہ تو نے دنیا کے رہنے
کے مکان سب بلند اور کشادہ صاف ستھرے جواہر نگار بنائے ہین بعد مرنے کے اگر تیری گور بھی ایسی
کشادہ اور دلکشا ہوتی تو کیا خوب ہوتا ہارون رشید یہ سُنکر ہیبت زدہ ہوا اور رو کر ان سے
یون کہا کہ اے مسلم تو مجکو نصیحت ایسی کر کہ جس سے میری عاقبت بخیر ہووی اور اُس جہا نمین
کام آوی اُسنے کہا اے بادشاہ اگر تو ایسے میدان مین ہو کہ وہان پانی میسر نہ ہو اور پیاس کے
مارے تیرا حال تباہ ہووے اُسوقت کوئی شخص ایک پیالہ پانی کا لیکر تیرے پاس پہنچنے کو لاوے
تو کس قیمت کو لیوی بادشاہ نے جواب دیا کہ اپنی دولت سی آدھا دیکر مول لون اور اپنی جان بچاؤن
پھر اُسنے کہا کہ بعد پانی پینے کے اگر تیرا پیشاب بند ہوجاوی اور جان کی نوبت پہونچے تو اُس بیماری
سے بچنے کا علاج کتنی قیمت پر لیوے بولا کہ آدھی دولت اور مال دیکر لون اور صحت حاصل کرون
تب مسلم نے کہا اے بادشاہ لعنت پڑے اس دنیا پر جو ایک پیالے پانی اور پیشاب بند ہونے کی دوا
کے بدلے تمام بادشاہت اور مال و ملک جاتا رہے اب تجھے لازم ہو کہ وہ کام کری جس سے
ہمیشگی کی بے زوال بادشاہت حاصل ہووے بادشاہ یہ سُنکر متفکر اور شرمندہ ہو کر بولا مین نے
اب جانا کہ دنیا محض بے قدر ہے اور بہت ناچیز آج سے مین نے اسکو چھوڑا اور اُسکی محبت کو دل سے
اُٹھا دیا خداوند تعالیٰ کی عبادت اور یاد مین مشغول ہوا پھر جب تک جیا اسی عہد پر قائم رہا **دوسری**
نقل ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام تین آدمیون کو اپنے ساتھ لیے جاتے تھے راہ مین دیکھا دو
اینٹین سونے کی پڑی ہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھیون سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے تم
جانتے ہو اُنھون نے کہا سونے کی اینٹین ہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یارو
یہی دنیا ہے اسکے گرد نجاؤ یہ بڑی مکار ہے اپنے چاہنے والے کو فریب مین ڈال کر
ہلاک کرتی ہے یون نصیحت کر کے آگے بڑھ گئے ساتھیون نے حضرت عیسیٰ کی آنکھ بچا کر

اینٹین اُٹھالین آگے ایک گانوٗن کے نزدیک جاکر رکھدین بھوکے تھے آپسمین سے ایک کو
کچھ سودا لانے کو بھیجا پیچھے یون سوچنے لگے کہ آؤ ہم دونون حصے کرکے ان اینٹون کو بانٹ لین
تیسرا جب آوے کچھ تضیہ مچا کر اُسکو مار ڈالین پھر ہم دونون بےکھٹکے ہوکر خوب خوشی خرمی کرین
چین اُڑاوین ادھر وہ آدمی جو بازار مین گیا تھا اُسنے اپنے دل مین وہی منصوبہ گانٹھا کہ کھانیکی
چیزمین زہر ملاکر اُن دونون کو کھلاوین جب وہ مرجاوین دونون اینٹ کا مالک آپ ہی ہون یہ
ارادہ ٹھیک کرکے کسی چیز مین زہر ملاکر لایا یہان وہ دونون تضیہ پر بیٹھے تھے اُسکی آتے ہی
کچھ باتین بگاڑ کی نکال کر جھگڑا مچا کر اُسکو مار لیا پھر خاطر جمع ہوکر وہ چیز زہر بھری آپ کھا گئے
وہ یون مُوا یہ یون موے اینٹین جہان کی تہان پڑی رہین حضرت عیسٰی علیہ السلام پھر
پلٹ کر تشریف لائے دیکھا کہ تینون مرے پڑے ہین اینٹین اپنے ٹھکانے پر دھری ہین
متاسف ہوکر فرمانے لگے کہ سچ ہے دنیا ایسی ہی چیز ہے اپنے پیارون چاہنے والون کے ساتھ
ایسا ہی سلوک کرتی ہے اُسکے طالب کو یہان خرابی اور ہلاکی ہے اور وہان عاقبت مین فضیحتی اور
رسوائی ہے ایک **روایت** یون ہے کہ ایک دن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعے کے دن
خطبے مین بعد حمد وثنا پروردگار کے فرمایا کہ اے مومنو ایمان دارو دل لگاکر سنو میری نصیحت پر کان رکھو
تمھاری بھلائی اور خیرخواہی کی راہ سے یہ باتین کہتا ہون اور طریق اللہ کی راہ کا مین تمکو بتاتا ہون
کہ ہر مومن کو دو فکرین لازم ہین ایک یہ کہ جسقدر عمر ہو چکی ہے اُسمین کچھ نیک کام نہین کیے بری کام
کرتا رہا تو اسکی سزا کے ڈر سے دن رات ڈرتا رہے اور اللہ تعالی کی جناب مین استغفار کرتا رہے پھر
جتنی عمر باقی ہے اُسکو ضایع نکرے اچھے عملون کی سعی مین ہمیشہ لگا رہے دوسری یہ کہ آخرت کے سفر کا
توشہ جسمین ہاتھ آوے وہ کرے اور خدا کے حکمون سے منھ ہرگز نہ پھیرے شاید وہ غفور رحیم مہربانی فرماوے
پچھلے سب گناہ معاف کرے آگے کو اچھی راہ بتاوے بُری راہ سے بچادے اے یارو یہی دنیا کمانیکی جگہ ہے
اُسکو اپنی کھیتی سمجھو جب تک ہو سکے یہان کچھ تو بو و جس کا اچھا پھل کاٹو جو بووے گا وہی
کاٹے گا جو نہ بوویگا وہ بہت رو ویگا ایسی فرصت پھر نہ پاؤگے جو کرنا ہے سو کرلو نہین پھر

پچھتاؤگے وہ قیامت کا میدان ایسا ہی کوئی کسی کو نہ پوچھیگا بھائی بند دوست آشنا جورو لڑکے کچھ کام نہ آوینگے جو نیک عمل ساتھ لیجاؤگے وہی تمھاری سختی کے وقت کام آوینگے عذاب سے چھڑاوینگے یہان کے عیش و آرام کو خاطر مین نہ لاؤ ایسی دھوکے کی ٹٹی پر نہ بھولو وہان کی ہمیشگی کی راحت کو ہاتھ سے نہ دو اپنے حقیقی دوست یعنی اللہ اور رسول کو رنجیدہ نکرو دل سے نہ بھلاؤ کہ جسمین تمھارا نفس اور دشمن قوی یعنی شیطان کو خوشی حاصل ہو دے ایسے محبوب کو ناخوش اور ایسے دشمن کو خوش رکھنا عقلمندون کا کام نہین یہ بڑی ناشکری ہے کہ کھائے اور کا گائے اور کا وہان پچھتانا اور گڑگڑانا کام نہ آویگا کوئی کسی کو بچا نہ سکیگا سوائے اپنے عمل کے اور اپنی کمائی کے کسیکا بھروسا نہین اگر دل مین اللہ کی محبت رکھی ہے اور اُسکے حکمون پر چلا ہے اسمین کہین بھولے چوکے کوئی قصور ہوگیا اور زندگی مین معاف کروانے کی نوبت نہ پہونچی تو اُمید ہے کہ اسکی نیک نیتی کے سبب سے اللہ کا کرم اُسکو بچاویگا اور رسول اللہ کی شفاعت کام آویگی غرض ہر دم اپنے پروردگار کی یاد مین رہنا اور کبھی اُسکو کسی کام مین نہ بھولنا یہی شرط بندگی کی ہے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے **نقل ہے** فرمایا اُنھون نے کہ مین نے توریت اور زبور مین لکھا دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ای فرزند آدم تم مجکو بھول جاتے ہو مین تم کو نہین بھولتا ہر روز ستر دفعہ اپنی طرف تم کو بلاتا ہون اور تم اپنی موت بھول جاتے ہو ساتھ اُسکے کہ وہ تمھاری گردنون پر سوار ہے اے فرزند آدم اچھے عملون پر ہمیشہ سعی کیا کرو اس دولت کو بڑھاتے رہو اور بُرے عملون سے دور دور بھاگو اگرچہ تھوڑا ہوای فرزند آدم آخرت کو ڈھونڈھو اُسکی تلاش مین رہو کہ وہی پائدار ہے اور باقی اور دنیا کو چھوڑ و بھولجاؤ کہ یہ محض ناچیز ہے اور فانی ای فرزند آدم مرنا برحق ہے جس راہ مین سب کو جا نا چار گذرنا ہوگا اور یہ شربت ناگوار ہر ایک کو پینا ہوگا اے فرزند آدم اُمید تمھاری بہت بڑی اور عمر تمھاری نہایت چھوٹی ہے آج تو باتین خوب بنا بنا کر کہتے ہو دل خوش کرتے ہو نہین جانتے کہ کل کیا ہوگا زبان چلے گی یا نہین بات کرنے پاؤگے یا نہین پھر ایسی زندگی بے بنیاد پر کیون مغرور ہو رہے ہو اور اپنے نفس اور خواہشون کی پیروی مین لگ رہے ہو یہ نہ جانو کہ جسطرح یہان جو چاہا کیا

کسی نے نہ پوچھا وہان جو جو کا حساب ہوگا گواہی شاہدی سے تمہارا گناہ تم پر ثابت کیا جائیگا انکار
کی جگہ نہ رہیگی تھوڑی بہت چھپی لگی سب بات کھل جائیگی رب سے بڑے گواہ اور ہر وقت پاس
رہنے والے اور سب کاموں سے خبردار کراماً کاتبین دو فرشتے تمہارے کندھوں پر ہر دم موجود ہین
جو جو تم کرتے ہو سب لکھتے ہین یہانتک کہ جس وقت تم زمین پر چلتے ہو اور تمہارا پاؤن کانپتا
ہے اسکو بھی وہ لکھتے ہین فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ زخرف مین اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ
وَنَجْوٰاهُمْ ط بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ه ترجمہ کیا خیال رکھتے ہین وہ کہ ہم نہین جانتے انکا
بھید اور مشورہ کیون نہین اور ہمارے بھیجے ہوئے ہین اُنکے پاس لکھتے ہین سو اب خبردار ہو جاؤ
ہوشیاری سے چلو ایسا نہو کہ موت آجاوے اور پچھتانا پڑے پھر کچھ بن نہ آوے رونا پیٹنا فائدہ نکرے
خوب غور کرو کہ یہ دنیا جانیوالی نیست ہونے والی ہے یہان کی دولت یہین چھوٹے گی اگر تمہارے
قبضے مین تمام دنیا آجاوے اور اُسکی حکمرانی تمہارے ہاتھ لگے لیکن جب وہ موت کے وقت کچھ کام
کی نہو اور اُس دم تکلیف سے نہ بچاوے تو یہی افسوس آویگا کہ اگر مین ایک دم سے زیادہ دنیا مین
نہ رہتا تو کیا خوب ہوتا کہ ایسے دُکھ درد مین نہ پڑتا جان کندنی کی حالت مین پریشانی نہ اُٹھاتا
حضرت علی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ جب مؤمن مرتا ہے آسمان
سے تین آوازین آتی ہین اے فرزند آدم تو نے دنیا کو چھوڑا یا دنیا نے تجھکو چھوڑا تو نے دنیا کو
راضی رکھا یا دنیا نے تجھکو راضی رکھا تو نے دنیا کو سمیٹا یا دنیا نے تجھکو سمیٹا اور جب غسل کو لاتے
ہین تین آوازین آتی ہین اب کہان گئی وہ قوت تیری اور کس نے تجھکو بے زور کیا اور کہان
گئین وہ باتین تیری اور کس نے تجھکو گونگا بنایا اور کہان گئے وہ ساتھی تیرے اور کس نے تجھکو
تنہا کیا اور جب کفن پہناتے ہین تو یہ آواز آتی ہے ای فرزند آدم اگر تو نے نیک کام کیے ہین تو یہ غسل کرنا
اور کپڑا پہننا تیرا فائدہ کریگا اللہ تعالیٰ خوش ہوگا اور جو گنہگار مُوا ہے تو یہ ستھرائی تیری کچھ کام نہ آویگی اللہ تعالیٰ
کی ناخوشی ہوگی ای بندے تو خوش ہو اگر تجھپر بہشت کے دروازے کھلجاوین اور افسوس و غم کھا
اگر دوزخ کے دروازے کھلجاوین اور جب جنازہ اُٹھاتے ہین آسمان پر سے یہ آواز آتی ہے

اے فرزند آدم اب تو آیا ایسی منزل مین کہ پھر یہان سے نجاویگا اور پہونچا ایسے مقام مین کہ دنیا کے مزے یہان کچھ نہ پاویگا پھر جب قبر کے پاس لاوینگے یہ آواز آویگی ای فرزند آدم کہان گئے وہ دوست آشنا جو آپسمین دوستی کا دعوی کرتے تھے کدھر گئے وہ پیارے عزیز کہ ایک دم آپسمین جدا نہوتے تھے اب وہی دوست عزیز تجھے جنگل مین پھینکنے کو آئے ہین زمین مین گاڑنے پر مستعد ہوئی ہین بعضے اپنی بے آرامی اور ناچاری کو دھیان کرکے روتے ہین بعضے غیرون کے مال کھاجانے پر غم کھاتے ہین بعضے ظاہر مین منھ بناتے ہین دل مین خوش ہوتی ہین بعضے اورون کا حصہ ہضم کرنے کی تدبیرین کرتے ہین غرض ہر ایک اپنی اپنی فکر و بندوبست مین لگ رہا ہی مگر پھر کیا گذریگی اور کیسا معاملہ پیش آویگا اسکا کسی کو خیال نہین ای فرزند آدم اُسوقت جو کمائی تیری ہو وہی آگے آویگی دنیا مین حلال و حرام پر لحاظ نہ کرکے جنکو پرورش کرتا رہا اُنکی محبت تجھے دکھ سے نہ بچاویگی پھر جب گور کے اندر اُتارین گے آواز آویگی اس اندھیرے مکان کے واسطے کیا روشنی لایا اس تنہائی کے گڑھے مین کس کو ساتھ بلایا پھر جب مٹی دین گے گور سے آواز آوے گی زندگی مین تو میری پیٹھ پر خوشیان کرتا اٹھکھیلیان مچاتا ہر طرح کی باتین بنا بنا کر دل اپنا خوش کرتا تھا اب کیون یہان چپکا غمزدہ پڑا ہی بڑائی اور بزرگی کی باتین کیون نہین بولتا اور جب گاڑ کر لوگ چلے جاوینگے یہ آواز آویگی ای بندے اب تیرا مونس غمخوار یار وفادار کوئی نہین تو اکیلا ہوگیا اب میرا فضل و کرم ہی مدد کرے تو تیرا چھٹکارا ہو بس ای غافلو جب سوائے اُس پاک پروردگار کے کوئی تمھارا یار و مددگار ایسے کٹھن وقت مین نہین اور سوائے اپنے عمل کے کوئی پوچھنے والا نہین پھر کس کے واسطے دنیا مین ایسی خرابیون مین پڑتے ہو جو نہین کرنا ہی وہ کرتے ہو بیفائدہ دکھ بھرتے ہو ضرورت کی چیزین بہت تھوڑی ہین اندک محنت سے موجود ہوسکتی ہین لازم ہی تمکو کہ جس چیز کی بہت ضرورت ہو اُسکے حاصل کرنے مین سعی کرکے بالکل فکر عاقبت کی کرو وہان کے گھر کے سنوارنے کی تدبیرین لگو کیونکہ اللہ تعالی تمکو بہت دوست رکھتا ہی کیا کیا نعمتین و آرام کے مقام اُس نے تمھاری خاطر مقرر کر رکھے ہین جیسا باپ بیٹے کے واسطے ہر دم آرام چاہتا ہے اُسی طرح تمھاری

بھلائی پر وہ ہر دم متوجہ رہتا ہی دعائے سریانی مین فرمایا ہی جسکا ترجمہ عربی مین یہ ہی اَنَا لِلْعَبْدِ
اَرْحَمُ مِنْ اَخِیْہِ ؛؛ وَمِنْ اَبَوَیْہِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ ؛ یعنی مین اپنے بندی کا مان باپ بھائی بندسے
بھی زیادہ دوست ہون سو تو مجھے ڈھونڈلے پاویگا مجکو جاننا چاہیئے کہ زہد یعنی دنیا سے الگ ہونا
کئی طرح پر ہوتا ہی ایک زہد حرام کی چیز و نمین ہی یہ فرض ہی اس سے بچنے کا یہ پھل ہی کہ عذاب سے آخرت
کے چھوٹے گا اس بچنے کا ثواب بھی وہان پاویگا دوسرا زہد مکروہات سے ہی یہ سنت مؤکدہ ہے
تیسرا زہد شبہات سے ہی یعنی جو چیز شبہے کی ہو اُس سے اپنی تئین بچانا اُسمین دین کی حفاظت
اور جان کی عزت ہی جو کوئی شبہے سے اپنے تئین نہ بچاویگا حرام مین جا پڑیگا چوتھا زہد مباح چیزون
مین ہی جو بہت ضرور نہو اور حاجت شرعی اُس سے علاقہ نہ رکھے اُسکو ترک کرے پس آدمی کو چاہیئے
کہ حرام سے اس طرح بھاگے جیسا کوئی شیر سے اور گناہون سے اسقدر دور رہے جیسا کوئی آگ
کے شعلے سے کیونکہ گناہ سے آدمی قابل دوزخ کے ہوتا ہی اور وہان کی آگ کے لائق بنتا ہی تو
اب اچھا طریقہ مسلمانی کا یہی ہی کہ مباح چیزون مین زہد اختیار کرے اور سوائے ضرورت کی
چیزون کے کسی چیز پر دل نہ دوڑائے ایمان کا یہ نشان ہی کہ جو چیز اُسکے کام نہ آوی اگرچہ مباح ہو
چھوڑدے اسلیے کہ خوب جانتا ہے کہ قیامت کے دن ہر کرنے اور کہنے اور دیکھنے اور سُننے
وغیرہ سے سوال ہوگا اور تھوڑی بہت نیکی اور بدی کا حساب لیا جاویگا جس کا کام جتنا
تھوڑا ہوگا اُتنا ہی اُسکو اُسکے حساب سے جلد چھٹکارا ملیگا اور جس کے کام بہت ہین اُسکے
حساب مین اُسی قدر توقف پڑیگا تو لائق یہی ہی کہ اپنی اوقات کو بے ضرورت کی چیزون مین
ضائع نہ کرے اور اپنے اعضا کو ایسے کامون مین نہ دوڑاوی اور جو مباح کری وہ بھی بہ نیت عبادت
کرے کہ ثواب پاوی اور جو لذت بے حکم شرع کے ہی بے شبہہ اُسمین غضب الٰہی شامل ہوگا اور جو
خوشی بے مقام ہے ضرور اُسمین رونا پڑے گا پس مؤمن کو چاہیے کہ دنیا کی لذتون پر
حریص نہووے جسقدر بے رنج و مشقت موافق شرع کے ہاتھ آوے اُس پر راضی رہی
اور مال کی بہتایت اور نفس کا آرام نہ ڈھونڈھے اُس کی فکر مین نہ لگا رہی وہ کیا آرام ہی

جو جلد زائل ہو جاوے اور وبال اُسکا مدت تک قائم رہے اسی پر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ یعنی دنیا بندی خانہ ہے مومن کے حق مین اور بہشت ہے کافر کے حق مین جسطرح قیدی لوگون کو قیدخانہ مین بے آرامی ہر بات کی ہوتی ہے دل کی آرزو نہین بر آتی اسی طرح کی مومن کو دنیا مین تکلیفات درپیش ہوتی ہین تاکہ مالک کی رضامندی کے کام جو دولت و آخرت ہے بخوبی انجام ہون اور کافر کے حق مین آرام کی جگہ یون ہے کہ عاقبت کا خطرہ نہین رکھتا اسلیے اپنی خوشی اور خواہش کے کام عمل مین لاتا ہے بے فکر چین سے رہتا ہے باقی رہا یہ کہ اگر حق تعالیٰ بے مشقت اور محنت دولت دنیا دیوے تو اصل زہد یہی ہے کہ دل کو اپنے دنیا کی عبث چیزون سے پاک رکھے حرام کو چھوڑے حلال مین شکر بجالاوے پھر جو کوئی دولت کو دین کے حاصل کرنے مین خرچ کرے فائدہ اٹھاوے یعنی صرف اُسکا ایسے مقام مین کرے جسمین اللہ اور رسول کی رضامندی حاصل ہو تو البتہ موجب ترقی ہوتی ہے اور توانگری اُسکی نقصان نہین پہونچاتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پناہ مانگی ہے توانگری اور مفلسی دونون کے فتنے سے توانگری کا فتنہ یہ ہے کہ خرچ کرنے مین جا بیجا کا لحاظ نہ رکھے مال کے سبب بے فکر ہو جاوے لوگون پر ظلم کرے بخیل بنے دولت کا شکر بجا نہ لاوے حق دارون کا حق ادا نہ کرے اور مفلسی کا فتنہ یہ ہے کہ خالق کی مرضی پر راضی نہ رہے دکھ مین بے صبری کرے حرام اور حلال کا لحاظ نہ رکھے انیس الواعظین مین لکھا ہے کہ مومن سے مرنے کے بعد چالیس ہدیے تحفہ طلب کرینگے چار ہدیے حضرت عزرائیل علیہ السلام کیلیے ہین دشمنون کو خوش رکھنا دوستون سے سلوک کرنا ہر کسی کا حق دیدینا موت کو یاد رکھنا چار ہدیے گور کے لیے ہین بُرے کامون سے بچنا لڑائی جھگڑے سے دور رہنا تن بدن کو ناپاک چیز سے بچانا قرآن اور نماز اور وظیفہ رات کو تنہائی مین ادا کرنا چار ہدیے منکر و نکیر کے لیے ہین کسی کے حق مین پیٹھ پیچھے بُرا نہ کہنا کسی کے اوپر کچھ عیب نہ لگانا حق بات کو ظاہر کر دینا کسی کو آپ سے بُرا نہ جاننا چار ہدیے میزان کے لیے ہین ہمیشہ نیک کامون مین مشغول رہنا اپنے مالک

حقیقی کے فرمان کو بجالانا غریبون مسکینون پر مہربانی رکھنی کسی پر اپنے تئین بزرگی نہ دینی چار ہدیے پل صراط کے لیے ہین غصے اور غضب کے وقت آپ کو سنبھالنا بد کامونسے دور بھاگنا نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے رہنا مسلمان بھائیونکی مدد کرتے رہنا چار ہدیے مالک کے لیے ہین پیغمبرون کو سچا جاننا حق تعالی کے غضب سے کانپتے رہنا اپنے گناہون کو یاد کرکے رویا کرنا ماں باپ کو خوش رکھنا چار ہدیے رضوان کے لیے ہین حق تعالی کے ذکر مین مصروف رہنا دکھ سکھ مین صبر اور شکر بجالانا حق تعالی کے دوستونکو دوست رکھنا اسکے دشمنون کو اپنا دشمن سمجھنا چار ہدیے پیغمبر خدا کے لیے ہین انکی جناب پاک سے محبت رکھنی انکے دوستون کے موافق چال چلنی اور آل اور اصحاب کی پیروی کرنی اون سب پر درود اور اللہ کی رحمت بھیجنی چار ہدیے روح کے لیے ہین تھوڑا کھانا تھوڑا سونا تھوڑا بولنا تھوڑا ہنسنا چار ہدیے اس خالق دوجہان کے لیے ہین جس کام مین وہ خوش ہووہی کرنا اور ونکو نیک کام سکھانا برے عملون سے ڈرانا اسکے دوستون سے محبت رکھنی اسکے دشمنون سے عداوت کرنی تعلبی نے یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا کی تفسیر مین یون لکھا ہی کہ اصحابون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس فوج کا حال جسکا اس آیت مین ذکر ہی پوچھا تھا آپ نے فرمایا کہ میری امت دس فوج ہوکر قیامت کی میدان مین آویگی جس نے ایک کی چغلی دوسرے کے پاس کھائی ہی انکا گروہ بندرون کی صورت بنیگا اور جنھون نے رشوتین لی ہین حرام کھایا ہی انکا فرقہ سورون کی صورت بنیگا اور جو سود لیا کرتے تھے انکو الٹا کرکے سر نیچے پائون اوپر فرشتے کھینچ لے جاوین گے اور جو لوگ قاضی اور مفتی ہوکر جھوٹ فتوی دیتے تھے اندھونکی صورت بنکر اس مقام مین آوینگے اور جو لوگ اپنی عبادت پر غرور کرتے تھے اور آپ کو سب سے اچھا جانتے تھے وہ گونگے اور بہرے ہوکر آوین گے اور جو عالم اور مشائخ لوگون کو کہتے اور سمجھاتے تھے کچھ اور آپ عمل کرتے تھے کچھ تو انکا یہ حال ہوگا کہ زبان اپنی اپنی کاٹین گے اور منھ سے انکے پیپ لہو بہے گا ایسا کہ محشر کے لوگ دیکھکر کراہت کرینگے اور جو لوگ انبول جانورون کو بے سبب دکھ دیتے اور ہمسایہ کو ایذا پہونچاتے تھے

اُنکے ہاتھ پاؤن کاٹ کر وہان لا دین گے اور جنھون نے آدمیون کا بھید ظالم حاکمون سے کہکر اُنکو رنج مین ڈالا تھا اُنکو آگ کی سولی پر چڑھا کر پہونچا وینگے اور جو لوگ اپنے نفس کی تابعداری مین پڑے رہتے تھے اور اُسکے سکھ پہونچانے کو کیا کیا جتن نہین کرتے تھے اور اپنے مال سے اللہ تعالی کا حق ادا نہ کرتے تھے صرف اپنے نام اور آرام کے واسطے خرچ کیا کرتے تھے اُنکو اس طرح سے لا دین گے کہ اُنکے بدن سے ایسی بدبو نکلے گی کہ وہان کے لوگون کو بڑی تکلیف پہونچے گی اور جو لوگ اکڑ کر چلتے تھے اور اپنی تکبری کے سبب کسی کے ساتھ ملنساری نہ رکھتے تھے خلق اخلاق نہ کرتے تھے اُنکو لنبا کرتا گندھک کا جلتا بلتا پہنا کر اُس مقام مین حاضر کرین گے یارو یہ حال بدبخت روسیاہ گنہگارون کا اس اُمت کے ہوگا اور جو اپنے پروردگار کی تابعداری دل وجان سے رات دن کرتے ہین اُسیر مستعد رہتے ہین اُنمین سے بعضونکی صورت چودھوین رات کے چاند کی سی اور بعضونکی ستارونکی طرح چمکتی ہوگی بعضے نور کے منبر پر بعضے سنہری جڑاؤ کرسیو نپر بعضے مشک زعفران کے چبوترے پر بڑی شان وشوکت سے بیٹھے ہونگے سوائے بھائیو اب ہان کی طیاری کرو بڑا سفر کٹھن راہ درپیش ہے پچاس ہزار برس کا ایک دن آویگا بڑی بڑی دکھ ومصیبت مین ڈالیگا اس دم کی فرصت مین جو ہو سکے دوڑ دھوپ کر کے کھیت مین اچھے اچھے میوون کے درخت لگاؤ ریاضت اور محنت کے پانی سے جلد اُسکو سینچو پھر وہان پہونچکر بے کھٹکے طرح طرح کے میوے کھاؤ اور جسکو چاہو بانٹو خوشی وخرمی سے کاٹو آرام چین سے اپنی گذران کرو اپنے پروردگار کے دیدار کی لذت سے مالامال ہوجاؤ کرور ہا برس تک اسی طرح عیش وعشرت کے ساتھ بسر کرو بلکہ روز بروز تمھاری ترقی ہوا کریگی وہان کے مرتبونکی بزرگی اور بھلائی تم کو ملے گی اور جو ان باتون کے برخلاف عمل مین لاؤگے بُری باتون کو اختیار کروگے شرک اور بدعت کے کام کروگے جاہلیت کے رسوم بجالاؤگے باپ دادون کی رسمون پر جو سنت نبوی کے خلاف کرتے تھے چلوگے شیطان اور نفس کے بہکانے سے راہ مستقیم کو چھوڑ دوگے تو بڑی شرمندگی اُٹھاؤگے دُکھ پاؤگے بلکہ سیدھے جہنم مین چلے جاؤگے

کبھی کسیطرح سے وہان سے نکلنے نہ پاؤ گے دن بدن عذاب کی سختی بڑھتی جاویگی کسی کی سعی سفارش کام نہ آویگی الٰہی تو ہمکو اور سب مسلمانون کو نیک کر اور نیکی کی کامون پر چلا اور برائی سے بچا دنیا کی محبت ہماری دل سے دور کرا اپنی اور اپنے محبوب کی محبت سے معمور کر آمین بحرمۃ نبی کریم وآلہ وصحابہ اجمعین

پانچوان باب قیامت کے بیان مین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت اسرافیل علیہ السلام پہلی دفعہ صور پھونکین گے سب لوگ مر جاوین گے پھر جب دوسری دفعہ پھونکین گے تو تمام خلائق گور کے بھیتر سے سر باہر نکالین گے گنہگار لوگ ننگے بھوکے پیاسے قبرون سے اوپر آوین گے تین سو برس تک قیامت کے میدان مین عذاب کی گرمی سے جلین بھنین گے حیران پریشان پڑے رہین گے چہرہ انکا مارے تپش کے سیاہ ہوجائے گا آہ و نالہ کرکے اتنا روئین گے کہ بدن انکا خشک لکڑی ہوجائیگا آخر کو آنکھون سے لہو ٹپکے گا آفتاب سر پر قریب ایک بالشت کے آکر کھڑا ہوگا ہر شخص اپنے اپنے گناہ کے اندازے پر پسینے مین ڈوب جائیگا کوئی ٹخنون تک کوئی پنڈلیون تک کوئی زانو تک کوئی کمر تک کوئی سینے تک کوئی گلے تک کوئی منہ تک کوئی سر تک اُس مقام مین سب انسان اور جن اور جانور دنیا کی ابتدا سے آخر تک جو پیدا ہوے ہین جمع ہونگے یک بیک اُنکے اوپر سے ایک آواز نہایت مہیب ایسے زور شور سے آویگی کہ اُسکی دہشت اور چیخ سے ہر کوئی بیہوش ہوکر اوندھے منہ گر پڑے گا تارے ٹوٹ پڑین گے آسمان پھٹ جائیگا بعد اُسکے حق تعالیٰ کے حکم سے پہلی آسمان کے فرشتے زمین پر اُتر آدین گے اتنے ہونگے کہ تمام جن و انس و حیوانات کی خلقت کو صف باندھکر گھیر لین گے پھر دوسرا آسمان پھٹے گا اُسپر کے فرشتے بھی اسی طرح سب کے گرداگرد کھڑے ہونگے یہان تک کہ ساتون آسمان پھٹ جاوین گے اور ہر ایک آسمان پر کے فرشتے ایک کے بعد دوسرے گرد حلقہ باندھکر کھڑے ہو جائین گے تب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا

کہ دوزخ کو حاضر کرین ہزارون فرشتے کھینچتے ہوئے اُسکو لاوینگے پھر وہ بڑی آواز سے شور و غل مچاتی ہوئی اُس جگہ آویگی کہے گی کہ جلد میرے پیٹ کو بھر وجو وعدہ مجھسے کیا ہی اُسے پورا کر واللہ فرماویگا اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَیۡكُمۡ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّیۡطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ وَّاَنِ اعۡبُدُوۡنِیۡ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ترجمہ کیا اقرار نہین لیا تھا مین نے تم سے اے بنی آدم کہ نہ پوجیو شیطان کو کیونکہ وہ تمھارا دشمن ہی ظاہر اور پوجیو مجکو یہی ہی راہ سیدھی گنہگار لوگ اُسدن پشیمان ہونگے اپنے کیے پر شرمندگی اُٹھاوینگے بڑی روسیاہی وہان اُن کو حاصل ہوگی خجالت کے سبب کچھ جواب دینے کی طاقت نہ رہیگی اُس روز اللہ تعالیٰ آپ قاضی ہوگا انصاف چکانے پر لوگون کے توجہ فرماویگا ہر ایک سے حساب لیا جاویگا سب کے عمل کی پرسش ہوگی پُل صراط پر سے گذرنا ہوگا نیکی بدی تولی جائے گی چھپی کھلی بات سب آگے آئیگی بعد حساب کتاب کے جو شخص گنہگار ٹھہریگا دوزخ مین ڈالا جائے گا حضرت جبرئیل علیہ السلام پکار کر کہینگے فلانا فلانیکا بیٹا تقصیروار ہوگیا اُسپر گناہ ثابت ہوا اُسکو یہان سے لیجاؤ جہنم مین داخل کرو اُسی دم اُسکو فرشتے کھینچتے ہوئے بڑی خرابی اور ذلت کے ساتھ گھسیٹ کر لیجا دینگے دوزخ مین گراوینگے ہزارون طرح کے عذاب مین گرفتار کرینگے بدن ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا جل بھن کر کباب بنے گا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے پھر جسم درست ہوگا نیا چمڑا بدن پر چڑھے گا پھر عذاب ہوگا اسی طرح سے عذاب زیادہ ہوتا رہیگا کبھی چھوڑے نجاوینگے ایکدم فرصت نہ پاوینگے فرشتونسے فریاد کرینگے ہمپر مہربانی کرو ذرا فرصت دو فرشتے یہی جواب دینگے ای بدبخت روسیاہ تیرے اعمال نے تجکو یہان پہونچایا خداوند تعالیٰ کی نافرمانی نے یہ مقام دکھلایا اگر تو خالق کی خوشی کے کام کرتا تو آج کے دن چین و آرام سے رہتا یہ دکھ اور رنج کبھی نہ اُٹھاتا اب یہ دیکھکر غم کھانا اور پچھتانا کچھ کام نہ آویگا اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے اس گرفتاری کیوقت تجھے کوئی نہ چھڑاویگا کسیکی کیا طاقت کہ اُسکے عذاب سے کسی کو بچادے یا اُسکے قہر کے پنجے سے چھڑاوے ہم تو تابعدار ہین اُسکے حکم پر چلتے ہین اُسکی خوشی چاہتے ہین ہمسے مہربانی کی توقع نہ رکھ اب اپنے کیے کی سزا چکھ سب مومنونکی ماں

حضرت بی بی عائشہ (راضی ہو اللہ اُنسے) کہتی ہین کہ مین نے ایک دن جناب پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کے روز دوست دوست کو یاد کریگا یا نہین فرمایا کہ تین جگہ ہر شخص ایسی
مصیبت مین گرفتار ہوگا کہ کسی کو یاد نہ رکھیگا ایک تو جہان ترازو کھڑی ہوگی نیکی بدی تولی جائیگی
دوسرے جب نامۂ اعمال لوگونکے ہاتھ مین دیا جاویگا اُسوقت مارے پشیمانی کے ایسے بیہوش اور بیدم ہوجائینگے
کہ کسی کی خبر کسی کو نہ رہیگی تیسرے جب زبانیہ یعنی دوزخ کے پیادے نعرہ مارکر بڑی خفگی و جھنجھلاہٹ
سے لوگون کیطرف پکڑنیکو دوڑینگے جن لوگون نے اللہ کو واحد نہ جانا تھا اور اُسکی عبادت اور قدرت اور
علم مین دوسرونکو شریک کرتے تھے اور مشکل کیوقت اور ونکو پکارتے تھے غریبون مسکینون کو دُکھ
دیتے تھے غرور اور تکبری سے کسی کو خاطر مین نہ لاتے تھے اُنکو زنجیرونمین باندھ کر کھینچتے ہوئے لے جاوینگے
اور وہی بی بی صاحبہ فرماتی ہین کہ مین نے رسول اللہ سے (اللہ کی رحمت ہووے اُنپر) پوچھا کہ پل صراط کا
احوال بیان کیجئے فرمایا کہ وہ ایک پل ہی دوزخ کی راہ پر پندرہ ہزار برس کی راہ اُسپر سے سب کو گذرنا
ہوگا بال سے باریک تلوار سے تیز اپنے اپنے عملونکے موافق کوئی بجلی کیطرح کوئی دوڑتے گھوڑے کیطرح
کوئی آہستہ آہستہ اُسپر سے چلا جائیگا سب کے پہلے اللہ تعالی کے فضل سے مین پار ہو جاؤنگا
پھر اُس وقت میری اُمت کے بائین داہنے دو فرشتے کھڑے ہوکر بڑی عاجزی سے پکار کر
یہ دعا مانگین گے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ عَلٰی اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ یعنے اے پروردگار تو رحم کر حضرت
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم
محمد کی اُمت پر جو گنہگار ہوگا پار نہ اُترسکیگا پاؤن کانپ جائین گے اوندھے منھ نیچے دوزخ
مین گر پڑیگا اور فرمایا کہ پل صراط پر ایسی اندھیری ہوگی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھے گا
جس کو ایمان کی روشنی ہوگی وہ اُس روشنی مین موافق اپنے مرتبے کے آہستہ یا دوڑتا ہوا
چلے گا گنہگارون کو کچھ روشنی نہ ملے گی ناچار ہوکر دوسرون سے روشنی مانگین گے جواب پاوینگے
کہ روشنی حاصل کرنے کی جگہ دنیا تھی یہان کہان ملے گی پھر وہان جاؤ کماکر لاسکو تو لاؤ اور
فرمایا کہ اُس پل کی راہ بہت بڑی کٹھن ہے پانچ ہزار برس کی راہ اوپر چڑھنا ہوگا پانچ ہزار
برس تک برابر جانا ہوگا پانچ ہزار برس تک نیچے اُترنا ہوگا اور وہان سات مقام مین

اٹکاؤ ہوگا پہلے مقام مین ایمان سے سوال کرینگے جس کا ایمان ثابت ہوگا وہان سے رہائی پاوے گا اور
جس کا ایمان شرک اور نفاق اور بدعت سے بھرا ہوگا وہان سے چھوٹ نجاوے گا دوزخ مین گرایا
جاوے گا دوسرے مقام مین نماز سے پوچھین گے جسنے اپنی نماز ارکان و آداب کے ساتھ وقت
پر ادا کی ہی وہان سے بچے گا نہین تو دوزخ مین پڑے گا تیسرے مقام مین زکواۃ سے
پوچھین گے جسنے زکواۃ کا مال حساب سے نکالکر حق دارون کو دیا ہی وہان بچ نکلے گا نہین تو اُسی
دم آگ کے گڑھے مین ڈھکیلا جائیگا چوتھے مقام مین رمضان کے روزون سے پوچھین گے
جو کوئی تیسون روزے بدون عذر شرعی کے ہمیشہ ادا کرتا رہا ہی وہ سُرخروئی حاصل کرے گا
نہین تو رسوائی کے ساتھ جہنم مین ڈالا جاویگا پانچوین مقام مین حج سے پوچھین گے اگر حج کیا
ہے تو مخلصی پاویگا اور جو مقدور رہتے دنیا کے آرام کو چھوڑ کر نہین کیا تو بڑے سخت عذاب مین
پھنسایا جائیگا چھٹے مقام مین طہارت کی حقیقت کا سوال کرین گے اگر جنابت کیحالت سی غسل
کر کے پاک ہوتا رہا ہے وہان سے رہائی ملیگی نہین تو اُسکی جان بڑی تکلیف اور نہایت مصیبت اور دُکھ
مین پڑیگی ساتوین مقام مین ہمسایے کے حق ادا کرنے کا سوال کرین گے اگر دُکھ سُکھ
مین اُنکا شریک ہوا ہے اور اپنے مقدور کے موافق اُنسے سلوک کیا ہی تو وہان سے نجات پاویگا
نہین تو بڑی خرابی اور ذلت سی دوزخ مین ڈالا جائیگا غرض ان ساتون مقام سے جب خیر و خوبی
کے ساتھ نکلا تو اُس پُل سے پار اُتر گیا نہین تو دوزخ کے مُنھ کا لقمہ بنا اور فرمایا رسول اللہ نے
کہ قیامت کے ایک گھڑی کا عذاب ستر مرتبے کی جان کندنی کی سختی سے زیادہ تر ہے اُسدن پیغمبرون
اور اولیاؤن اور شہیدون کو بھی ایسی فکر ہوگی اور مصیبت پہونچے گی کہ اپنی پیغمبری اور ولایت اور شہادت
کے دعوے کو بھول جائین گے بڑی گھبراہٹ اور حیرانی سے سجدے مین گر پڑین گے
اورون کا حال اسی سے سمجھنا چاہیئے کہ اُن کے اوپر کیا کیا گذرے گا سب یہی فریاد
کرین گے اور عاجزی سے دعا مانگین گے کہ خداوندا اور کچھ ہماری آرزو نہین اتنا کرم کر
کہ ہم کو اس عذاب سے نجات دے ہر ایک پیغمبر جلیل القدر اُس روز بیقرار اور بے حواس

ہوجائیگا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس حالت مین اپنی دُکھ پر کچھ خیال نکرینگے اُمت
کی مخلصی اور رہائی چاہینگے اُنکی شفاعت کیواسطے اُس پاک پروردگار کی جناب مین نہایت عجز اور انکساری
سے سجدے کرکے دعائین مانگین گے حضرت عبداللہ بن عباسؓ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
نقل کرتے ہین کہ اُسدن لوگ چار گروہ ہونگے جو گروہ سبکے سب بہشت مین داخل ہونگے وہ فرشتے
ہین اور جو گروہ تمام دوزخ مین پڑینگے وہ شیطان ہین اور اُسکے تابعدار اور ایک گروہ مین سے بعضے
ثواب حاصل کرینگے اور بعضے عذاب وہ آدمی اور جن ہین اور ایک گروہ چارپایون کا ہوگا کہ زندہ
ہوکر پھر خاک ہوجاینگے غرض جو کچھ وہان کی فضیحتی اور رسوائی ہی سو آدمیون کے واسطے ہے
چارپائے اُسوقت خوش ہوکر شکر الٰہی بجالاوینگے کہ خوب ہوا جو ہم آدمی نہوی اس عذاب مین
نہ پڑے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب نیکی بدی آدمی کی تولی جائیگی
پھر نیکی اتنی ہوگی کہ ایک ذرہ بھر اور ہو تو تول پوری ہو اُسوقت اللہ تعالیٰ کیطرف سی حکم ہوگا کہ اے
بندے تھوڑی نیکی اور ہو تو یہان کے عذاب سے چھوٹ جاوی بندہ عرض کریگا خداوندا وہ نیکی تو میری پاس
نہین ہی اگر مجھکو ایک لحظے کی فرصت ملے تو اس میدان مین جا کر اپنے لوگونسے جنکے ساتھ مین نے بہت سی نیکی کی ہی
اور اُنکی خاطر بڑے بڑے دکھ اُٹھائی ہین ذرہ بھر نیکی مانگ کرلے آؤن حکم ہوگا کہ اسکو جانے دو نیکی لاوی
وہ وہان سے نکلکر بدحال اور سرگردان ہوکر اُس میدان مین آویگا ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے پہلے باپ کو پاویگا
دیکھکر اُسکے دلمین بڑا بھروسا بندھیگا کہ اب میرا بیڑا پار لگا سامنے آکر کہیگا اے باپ مین تیرا فرزند دلبند جگر
گوشہ ہون دنیا مین سب سے مجھکو تو زیادہ پیار کرتا تھا ہر ایک چیز سے بہت دوست رکھتا تھا خوشی اور آرام میرا
ڈھونڈھتا تھا ہر طرح کی آفتون سے نگہبانی کرتا تھا اسوقت ایک ذرہ بھر نیکی کا محتاج ہوکر تیرے پاس آیا ہون
اگر تو مہربانی کری اور ایک ذرہ بھر نیکی مجھے بخشی تو مین اس قیامت کی سختی سی نجات پاؤن نہین تو جہنم مین ڈالا
جاؤنگا باپ یہ بات سنکر کہیگا تو کون ہی مین نہین پہچانتا مین تیرا باپ نہین تو جا اور کہین ڈھونڈھ تب
وہ بیچارہ مایوس ہوکر مان کو ڈھونڈھتا پھریگا جب وہ نظر آویگی اُسکے پاس جا کر کہیگا اے مان تو میرے پیدا ہونے کیلئے
ہمیشہ دعا مانگتی تھی پھر میرے پالنے مین بڑی بڑی تکلیف اُٹھاتی تھی رات دن میرا ہی آرام چاہتی تھی اپنا

کھانا پینا میری راحت کیواسطے بھول جاتی تھی اب مین ایک ذرہ بھر نیکی کا محتاج ہنکر تجھ پاس پہونچا ہون اگروہی نظر مہر کی مجھپر کریگی تو مین آج کی سختی سے بچونگا جنم بھر تیرا گن مانونگا نہین تو دوزخ مین ڈالا جاؤنگا مان جواب دیگی کہ مین نے تجکو نہین جنا تو کون ہی مین نے نہین پہچانا اپنی حال مین مین خود حیران ہون کسی کو کیا دی سکون اسوقت یہ شخص جب مان باپ کے کلام سنکر ناامید ہوجائیگا دلمین بہت پچھتائیگا کہیگا ہاے اب کہان جاؤن کس سے اس مصیبت کیوقت مدد مانگون مان باپ کے برابر دوست کون ہی کہ اُسسے اپنی بپت سناؤن جو وہ ایسے وقت مین کام آوی مجھ غریب عاجز کو اس بلا سے چھڑاوی بھلا بہن کے پاس تو چلون دیکھون وہ مجھ سے کیا سلوک کرتی ہی ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے بہن ملجائیگی دیکھکر کہیگا ای بہن دنیا مین تو تو مجھے بہت چاہتی تھی بھائی بھائی کہا کرتی تھی دکھ کیوقت چھاتی سے لگاتی تھی میری تندرستی اور آرام منایا کرتی تھی اب یہان قیامت کے حساب مین پھنسا ہون ایک ذرہ بھر نیکی ملی تو اس مصیبت سے مخلصی میرے ہاتھ آوی بہن کہیگی اے آدمی تو کون ہی کیا بکتا ہی اسوقت مجھسے نہ بول مین اپنی پریشانی مین آپ گرفتار ہون کیونکر دوسرے کی مدد کرون آخر وہان سے بھی مایوس ہوکر بھائی کو ڈھونڈھنے لگیگا آخر مین وہ بھی نظر آجائیگا کہیگا اے میرے پیارے بھائی دنیا مین ہم تم اکٹھے رہا کرتے تھے ایک دوسرے کے مددگار رہتے تھے آپسمین پیار ومحبت کے ساتھ گذران کرتے تھے میری خوشی سے تجھے خوشی تھی میری بیکلی سے تجھے بیکلی تھی اسوقت حساب کی جگہ مجکو لائے ہین نیکی تولی جاتی ہی ایک ذرہ بھر نیکی ہو تو میرا حساب پورا پڑی اس دکھ درد سے نجات ملی بہشت مین جاؤن دوزخ سے بچون بھائی بھی وہان بھائی گیری سے منکر ہوجائیگا اُس کی منت وزاری پر کچھ خیال نہ کریگا پھر جورو کے پاس جائیگا کہیگا اے یار جانی وای دوست روحانی مین تیرا خاوند ہون دنیا مین مین تیری خوشی کے واسطے اپنے بیگانون سے لڑتا تھا تیرے آرام کے لیے کیا کیا دکھ نہین بھرتا تھا مان باپ کو تیری خاطر چھوڑکر الگ ہو رہا تھا جس مین تو راضی رہے وہی کیا کرتا تھا اب نیکی کا حساب ہوتا ہی ایک ذرہ نیکی کم ہوتی ہے اگر تو اپنے پاس سے دے تو مین تیرا بڑا احسان مند ہون اور تیرے سبب اس عذاب سے چھوٹون جورو کہے گی دنیا مین مین نے خصم نہین کیا مین کسی کی جورو نہین بنی تو بڑا

بھو ماہی یہان چلا جا ایسے فریب کی باتون سے مجھے نہ پھسلا پھر بیٹا بیٹی بھی اسی طرح منکر ہو کر اپنا پیچھا
چھڑا دینگے غرض جب اُسکی ہر طرف سے آس ٹوٹے گی تو نا اُمید ہو کر شرمندہ بن اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین جا
نہ سکیگا کہیگا افسوس کیا منہ دکھاؤن خداوند تعالیٰ کے پاس خالی ہاتھ کیونکر جاؤن جن جن سے اُمید
رکھتا تھا کوئی کام نہ آیا میری اس مصیبت پر کسی نے رحم نہ کھایا ہائے مین کدھر جاؤن اپنے جلے دل کا
دکھ کسے سناؤن سوا اُسی خداوند تعالیٰ کے جو میرا خالق اور مالک ہے کون اس حال مین مجھپر نظر کرے اس غم کے
دریا سے مجھ ڈوبتے کو کون پار لگاوے یہ کہکر بڑی عاجزی اور مسکینی سے سر جھکا غمگین ہو ہاتھ اُٹھا کر
اُس پاک پروردگار کی جناب مین عرض کریگا اے میرے خداوند تعالیٰ تجھپر کچھ نہین چھپا جتنا مجھسے ہو سکا
خوب دوڑا کئین کسی نے نہ پوچھا مان باپ جورو لڑکے بھائی بہن کوئی کام نہ آیا سب نے صاف جواب سنایا
اب تو ہی فضل کر کہ تو رحیم اور کریم ہے تب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا کہ اے بندے تو نے جن جنکی رضامندی
مین اپنی عمر گنوائی جن جنکی خاطر بڑی بڑی تکلیف اُٹھائی حلال حرام کا کچھ خیال نہین کیا بھلے بُرے
کا دھیان نہ رکھا اللہ و رسول کے حکمونکو جنکی خاطر چھوڑ دیا اُنہی کی خوشی پر دوڑا کیا خلاف شرع حرام اور
بدعت کے کام سب کرتا رہا اب وہ کہان ہین کیون نہین ایسے بُرے وقت مین کوئی تیرے کام آتا تب

وہ بیچارہ خجالت اور شرمندگی سے چپ ہو جائیگا اللہ تعالیٰ فرماویگا دنیا مین حکم ہوا تھا کہ میری
عبادت کیجیو تو نے اپنے لوگونکی خوشی چاہی اُنکے کامون مین حاضر رہا عبادت سے غفلت کی اگر
تو مجھے رحیم اور کریم دل سے جانتا ہرگز میرے حکم مین سستی نہ کرتا ہر دم میری خوشی ڈھونڈھتا
وہی خوشی اور رضامندی میری آج تیرے کام آتی اس آفت سے تجکو چھڑاتی اب میرا اختیار
ہے کہ چاہون بخشون چاہون سزا دون چنانچہ ایسا ہی ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ چاہیگا گناہون کے
ساتھ بھی اپنے ہی فضل سے یا کسی کی سفارش سے بخشدیگا چاہیگا سزا کو پہونچاویگا الٰہی ہم کو نیکی
کرنے کی توفیق دے کہ سب کی محبت دل سے بھلا کر تیری محبت مین رہین تیرے اور تیرے
رسول محبوب کے کہنے کی پیروی کرین اور اُن کے فرمانے پر جان و دل سے حاضر رہین تاکہ
قیامت کے میدان مین خجالت نہ اُٹھاوین آمین یا رب العٰلمین بحرمۃ محمد وآلہ الامجاد

چھٹا باب دوزخ کے بیان مین

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ٥ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ٥ ترجمہ اور دوزخ پر وعدہ ہی اُن سب کا اُسکے سات دروازے ہین ہر دروازے کے لیے اُنہین سے ایک فرقہ بٹ رہا ہی حضرت ابو ہریرہ رضؓ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ جب جہنم ہزار برس تک دھونکی گئی تو سرخ ہوئی پھر ہزار برس تک دھونکی گئی تو سفید ہوئی پھر ہزار برس تک دھونکی گئی تو سیاہ ہوئی قیامت تک وہی سیاہ رہیگی جیسے اندھیری رات ایک روز رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کیا سبب ہے جو کبھی مین نے میکائیل کو ہنستے نہین دیکھا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ جو کہتے ہو سچ ہی جس روز سے دوزخ کی آگ پیدا ہوئی ہی اُس روز سے میکائیل کے دل مین اُسکی ہیبت سما گئی ہی مارے خوف کے ڈرتے رہتے ہین پھر ہنسی کیونکر منہ سے نکلے سبحان اللہ جو ایسے مقرب فرشتے ہین اُنکے دل مین دوزخ کی دہشت ایسی بیٹھی ہی کہ ہوش وحواس جاتے رہے اس فکر مین پڑے رہتے ہین کہ خدا جانے کسکو حکم ہو اسمین ڈالنے کا وہ مالک مختار ہی سب کا چھوٹے بڑے سب اُسکے بندے عاجز ہین جو چاہی جب چاہی کرے اور یہ آدمی زاد ایسے مغرور اور سرکش ہین دنیا پر ایسے بھولے اللہ کے حکم سے ایسے غافل ہوئے کہ اُس مقام کا اُنکو کچھ خیال نہین دن رات اپنے آرام اور نام کے کام مین لگے رہتے ہین دوزخ کے عذاب سے کچھ نہین ڈرتے وہان کیا حال ہوگا کیسی بلا مین گرفتار ہونگے کہ جس کا کچھ حد و پایان نہین اُس دم نالہ اور فریاد کچھ کام نہ آویگا معذرت اور گڑگڑانا کسی کا کچھ نہ سُنا جائیگا کہتے ہین کہ جب لوگ اپنے اعمال کی سزا سے دوزخمین بھری جاوینگے روتی روتی چلاتی چلاتے حیران ہونگے کوئی اُنکی نہ سنے گا کہینگے دنیا مین ہمپر مصیبت پڑتی تھی منت وزاری سے کوئی بچاتا تھا یا صبر کرنے سے کم ہوجاتا تھا یہ کیسی مصیبت ہی کہ ہزار برس گذرے نہ کوئی بچانیوالا نظر آیا نہ یہ دکھ کم ہوا ہاے یہ دکھ کس سے کہین کدھر جاوین یہی کہین گے سَوَاءٌ عَلَيْنَا اَجَزِعْنَا اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ٥ ترجمہ اب برابر ہے ہمارے حق مین ہم بیقراری کرین یا صبر کرین ہم کو نہین خلاصی جب ہزار برس اور

گذر جائینگے تب ایک سفید ابر پیدا ہوگا یہ دیکھکر خوش ہونگے قیاس کرینگے شاید اللہ نے ہمپر رحم کیا
جو پانی بھیجا اب پیاس کے رنج سے مخلصی پاوینگے اُسوقت حضرت جبرئیل سے اللہ تعالی یون پوچھے گا
یہ گنہگار کیا کہتے ہین عرض کرینگے تو خود شنوا اور بینا ہی تجھپر کچھ پوشیدہ نہین یہ پانی چاہتے ہین حکم ہوگا
کہ جو اس ابر مین ہیبرسے وہین ابر سے بچھو برسین گے ایک ایک اونٹ کے برابر ایسے زہر دار کہ جنکے کاٹنے
سے ہزار برس تک جلن اور سوزش رہیگی پھر ہزار برس تک غل اور فریاد مچاوینگے پانی مانگین گے
تب ایک کالی بدلی ظاہر ہوگی اُس سے سانپ برسین گے جنکے کاٹنے سے دو ہزار برس تک بیتابی اور بیقراری
اُنھین رہیگی فرمایا اللہ تعالی نے زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ترجمہ بڑھایا اُنپر ہمنے
عذاب پر عذاب بدلہ اُسکا جو شرارت کرتے تھے غرض انواع انواع کے عذاب پے درپے گنہگارون کے واسطے
دوزخ مین موجود ہین ایکدم کی فرصت اور تھوڑی تخفیف بھی وہان نہ ملیگی ای بھائیو اگر اللہ تعالی
اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہنے پر ایمان رکھتے ہو تو قیامت کے عذاب سے ڈرو اپنی عمر اللہ تعالی کی
عبادت اور بندگی مین کاٹو رسول اللہ کی پیروی مین رہو دنیا کی اُلفت چھوڑو شہوت اور طمع کے
کامون سے دور بھاگو سرکشی اور گمراہی اختیار نہ کرو اُس منتقم حقیقی کے عدل پر خیال رکھو اُسکی
قہاری اور جباری کے غضب سے بچو کیونکہ اللہ تعالی کا وعدہ سچا ہی خوب یقین کرو کہ بدکارون اور
نافرمانون کو دوزخ مین ڈالے گا دوزخ کو اُنسے بھریگا سچ ہے بدکارونکی وہی جگہ ہے اور
جو لوگ اللہ تعالی کی خوشی چاہتے ہین اُسکی حکم برداری کرتے ہین وہ بہشت مین داخل ہونگے
یون روایت ہی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا جسم بنانے کے واسطے مٹی خمیر کرنے لگے حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے ایک ذرہ آگ دوزخ سے لاکر زمین پر رکھی سات طبق زمین کو اُس نے
جھلس دیا جلا مارا آخر وہ آگ دنیا مین نہ رہ سکی پھر جب حضرت جبرئیل علیہ السلام لائے یہی
حال ہوا غرض سات مرتبے آگ لائے جب یہان وہ نہ ٹھہری تب جناب باری تعالی مین عرض
کی خداوندا دوزخ کی آگ کسی طرح دنیا مین قرار نہین پکڑتی حکم ہوا کہ اے جبرئیل آدمی
کے واسطے مین نے دوسری آگ بنائی ہے اُسکو لوہے پتھر لکڑی مین رکھا ہی اُسے لیجاؤ حضرت

جبرئیل علیہ السلام بموجب فرمان کے وہی آگ لائے کہ آدم علیہ السلام کے جسم مبارک مین لگی روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہو بھائی دوزخ کی کیا صورت ہے ذرا اُسکو بیان کرو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم ہے مجکو اُسکی جسنے تجھے پیغمبر کیا اگر دوزخ کی آگ سوئی کے ناکے کے برابر دنیا مین لاؤن تو تمام آسمان وزمین اور جو اُنکے درمیان ہے سب کا سب جل جلا کر کباب ہو جاوے اور اگر ایک قطرہ دوزخیون کے بدن کا عرق یہان پہونچاؤن تو دنیا کے تمام لوگ اُسکی بدبو سے ایسی اذیت پاوین کہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھین اور ایک زنجیر دوزخیون کے جکڑنے کی اگر مین یہان لاؤن تو اُسکے بوجھ سے آدمی تو کیا پہاڑ دب کر چور خاک سیاہ ہو جاوین یا رسول اللہ اگر کسی کو دوزخ کے ایک کنارے پر جسکی کچھ انتہا ہی نہین عذاب کرین تو دوسرے آدمی اُسکی تپش سے جل بھُن کر کوئلا بنجاوین اور غار اُسکا اسقدر ہے کہ اگر کوئی ایک پتھر اُسمین ڈالے ہزار برس تک نیچے چلا جائے پھر بھی اُور چھور نہ لگے لکڑی اُسکی لوہا پتھر خوراک اُس کی آدمی اور پری وہان کے رہنے والونکو پانی کی جگہ دوزخیون کا پیپ لہو اور کھانی کو زقوم کا درخت جسکو سیج کہتے ہین اور اُنکو کپڑا پہننے کا دوزخ کے رنگ سے بھی زیادہ سیاہ ملے گا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ دخان مین اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّومِ طَعَامُ الْأَثِيمِ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ترجمہ بیشک درخت سیج کا کھانا ہے گنہگار کا جیسے پگھلا تانبا کھولتا ہے پیٹونمین اور دوزخ مین سات دروازے ہین ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک ستر ہزار برس کی راہ ہے اور چوڑائی بھی اُسکی اُسی قدر ایک ایک دروازہ ایک ایک گروہ کے لیے مقرر ہے اور ہر ایک دوزخ بہ نسبت اپنے اوپر کی دوزخ کے ستر درجے گرم ہے اللہ تعالیٰ کے دشمن اور نافرمان اُسمین ڈالے جائینگے اُن کی گردنون مین بھاری بھاری آگ کے طوق اور ہاتھ پانون مین لوہے کی ہتھکڑیان اور بیڑیان دیجائینگی دونون ہاتھون کو پیٹ کی طرف سے نکال کر پیٹھ کی طرف کھینچین گے آگ کے کوڑے مارینگے یہ بات سُنکر جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت متفکر ہوئے رونے لگے پھر پوچھا کہو بھائی جبرئیل کس طبقے مین دوزخ کے کون قوم رہے گی جبرئیل علیہ السلام نے بیان کیا یا رسول اللہ سب سے نیچے کے طبقے مین منافقون کی

جگہ ہی جو ظاہر مین مسلمان کہلاتے ہین اور باطن مین جو جو کفر اور شرک کے کام ہین کرتے رہتے ہین اور اللہ و رسول کی محبت دل مین نہین رکھتے قیامت سے ہرگز نہین ڈرتے منہ مین کچھ دل مین کچھ منھ کی سچے دل کے جھوٹے اور فرعون اپنی قوم سمیت وہ مین رہیگا اُس کا نام ہاویہ ہی اُسکے اوپر کے طبقے مین مشرک رہینگے جو اللہ تعالی کو مانتے تھے پھر اور ونکو بھی اپنی مشکل کے وقت پکارتے تھے اُنکی منت مانتے تھے خدا کی کارخانے مین شریک اور مختار ٹھہراتے تھے اور وہی عبادت کے آداب اُنکے ساتھ بجالاتے تھے اُس کا نام جہنم ہی اُسکے اوپر کے طبقے مین یہود اور نصاری جو آخری زمانہ کے پیغمبر پر کہ اُن کی کتابون سے اُنکی پیغمبری صاف ثابت ہی جس کا حال سنت کے باب سے معلوم کرچکے ایمان نہ لائے رہینگے اُسکا نام سقر ہی اُسکے اوپر کے طبقے مین شیطان اور اُسکی ذریات اور جسنے اُسکی پیروی کی رہینگے اس کا نام لظی ہی اُسکے اوپر کے طبقے مین سود کھانیوالے رہینگے اُس کا نام حطمہ ہی ان چھ طبقون کا حال بیان کرکے حضرت جبرئیل علیہ السلام چپ ہورہے تب جناب رسالتمآب نے پوچھا کہ چھ دوزخون کا بیان جو تم نے کیا معلوم ہوا اب ساتوین کا بھی حال کہو کہ اُسکے رہنے والے کون ہین بولے یا رسول اللہ یہ خبر نہ پوچھیے حضرت نے فرمایا کیون نہین اُسکی حقیقت بھی سننا چاہیے حضرت جبرئیل نے جناب پاک کا سر اپنی چھاتی سے لگایا چوم کر کہا آپ نیچے آنکھین کرکے دیکھیے حضرت نے جو دیکھا بڑی کثرت سے عورت اور مرد اُس مین بھرے ہین حضرت جبرئیل سے پوچھا یہ کس کی امت ہین حضرت جبرئیل نے بیان کیا کہ تمھاری اُمت کے لوگ ہین جنھون نے دنیا مین بڑے بڑے گناہ کیے تھے اور سرکشی اور تکبری کے ساتھ رہتے تھے اور بے توبہ دنیا سے گذر گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سُن کر مارے غم کے بیہوش اور بیتاب ہوگئے حضرت جبرئیل نے حضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے سر مبارک کو چھاتی سے لگا کر بوسہ دیا حضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم وہین ہوش مین آئے فرمانے لگے اے بھائی اب سخت مصیبت اور بڑی پریشانی مجکو حاصل ہوئی یہ کہکر روتے روتے اپنے حجرے مین تشریف لے گئے جانماز پر گرکے آہ وزاری کرنے لگے اپنے خداوند کریم و رحیم کی عبادت مین مشغول ہوئے سجدے پر سجدے کرتے دعا پر دعا مانگتے سات دن تک

یہی حال رہا کسی کو اس بات کی خبر نہوئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہان تشریف فرما
ہین آخر کو سب اصحاب رض ملکر حجرے کے دروازے تک آئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے سے بلال کو وہان
بٹھادیا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر کوئی آوے تو اُسے بھیتر آنے نہ دیجیو جب یارون نے قصد کیا حجرے مین جانے
بلال رض نے منع کیا کہ حضرت کا حکم ہو کہ اندر کوئی نجاوے یارب بیقرار ہوئے نالہ وفریاد کرتے کرتے
آخر کو سب اپنے اپنے گھر گئے اور یہ گمان ہوا کہ شاید آپنے رحلت فرمائی بعد اُسکے حضرت بی بی فاطمہ
رضی اللہ عنہا کی خدمت مین جاکر یہ سرگذشت مفصل بیان کی حضرت بی بی فاطمہ کو کئی دن سے
جو موافق معمول کے حضرت نے کھانے کے وقت نہین بلایا تھا اُسکا غم تو تھا ہی یہ حال سنتے ہی بڑی
بیتابی ہوئی نہایت بیقراری سے روتی ہوئین حجرے کے پاس آئین دیکھا کہ بلال رض بیٹھے ہین فرمایا
کہ اگر دروازہ کھول دو تو مین حضرت کے چہرہ مبارک کو دیکھکر سعادت حاصل کرون دونون جہانکی
دولت سے فائدہ اُٹھاؤن بلال رض نے کہا کہ حضرت نے منع کیا ہی کہ کوئی اندر نہ آوے یہ بات سُنکر
ازبسکہ غمگین ہوئین پاک پروردگار کی جناب مین عرض کرنے لگین خداوندا اگر تو اپنے کرم سے اس
دروازے کو کھول دے تو مین اپنے باپ کا چہرہ دیکھون زیارت کرون دین و دنیا کی نیکبختی حاصل کرون
وونہی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ دروازہ کھل گیا حضرت بی بی فاطمہ بھیتر چلی گئین دیکھتی کیا
ہین کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانماز بچھاکر سجدے مین پڑے ہین روتے روتے
آنکھین سوج گئی ہین چہرہ مبارک زرد اور جسم شریف دُبلا ناتوان ہوگیا ہی ہاتھ باندھکر عرض کیا
یا ابوی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کیسا غم اور یہ کیا الم ہی یہ کسطرح کا دُکھ اور ماتم ہی جو آپ نے
اختیار کیا ہی مجکو اور سب چھوٹون بڑون کو آپنے سخت مصیبت مین ڈالا ہی زبان مبارک سے کچھ فرمایئے
اس عاجزہ کو اپنے رازسے ٹک آگاہ کیجئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سجدے سے سر اُٹھاکر دیکھا
کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نہایت عاجزی اور بیقراری سے کھڑی ہین فرمایا کیا کہون اے جان بابا کیا بولون
اے فاطمہ رض آج سات دن ہوئے ہین کہ جبرئیل علیہ السلام نے آکر ایک خبر ہوش رُبا دی ہی جس کے
سُننے سے میرے دل پر بیقراری چھاگئی کلیجے مین تھرتھری لگ گئی اُس خالق کی جناب مین

پڑا ہون کارساز حقیقی کی خدمت کر رہا ہون جب تک وہی اپنے فضل سے میری عقدہ کشائی نہ کرے
کون میری خبر لے کس سے یہ مصیبت دفع ہو سکے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ ارداۃ سنکر باپ کے
ساتھ دعا مین مشغول ہوئین رو رو کر مناجات کرنے لگین ایک ساعت گذری ہو گی کہ وہین ہی
حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے ہنستے ہوے آئے فرمانے لگے یا رسول اللہ حق تعالی نے تمھاری
اُمت پر کچھ رحم کیا خوشی کرو بہت غم نہ کھاؤ حضرت نے یہ خوشخبری سنتے ہی سجدہ شکر ادا کیا پھر پوچھا کہ
میری اُمت کے گنہگار کس صورت سے دوزخ مین جائینگے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا مردونکی داڑھی
عورتونکے سر کے بال پکڑ کے داخل کرینگے مگر اور اُمت کے گنہگارونکی طرح سے منھ انکا سیاہ و چہرے بلی کی صورت
نہونگے طوق و زنجیر گلے مین ڈالا نہ جاویگا اتنی بات سنکر حضرت کی کچھ تسلی ہوئی روایت ہے کہ جسوقت
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گنہگار اُمت کو دوزخ مین لیجائینگے مالک وہان کے داروغہ پوچھین گے
یہ کسکی اُمت کون قوم ہین جو اور گنہگارونکی طرح انھین نہ لائے فرشتے کہینگے ہم کو اسی طرح پر حکم ہوا ہے
پھر مالک پوچھینگے اے گنہگارو تم کسکی اُمت ہو سچ بتاؤ وہ بولینگے کہ ہم انکی اُمت ہین جنپر قرآن شریف
اور رمضان کے روزے اُترے تھے مالک یہ سنکر کہینگے یہ دونون تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے اوپر اُترے تھے جب دوزخی یہ نام سنین گے رو رو کر بیان کرینگے کہ ہم انہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی اُمت مین ہین پھر اُنکی نظر دوزخ کی طرف پڑیگی دیکھین گے کہ زبانیہ یعنے دوزخ کے پیادے ہیبت
ناک بھیانک صورت سے بیٹھے ہین اور انواع انواع طرحکے عذاب وہان دکھائی دیتے ہین بیحواس اور مضطر ہو کر
مالک سے کہین گے اگر ہم کو حکم ہو تو ہم سب ملکر اپنی مصیبت پر خوب روئین اور فریاد و فغان
مچائین مالک کہین گے اے بدبختو آج کا رونا تمھارا کیا کام آویگا اگر تم دنیا مین سمجھ کر چلتے اللہ و رسول
کے فرمان بجالاتے اپنی خواہش اور طمع کو کسی کام مین دخل نہ دیتے تو آج کاہے کو
دکھ و درد مین پڑتے ایسے رنج و غم مین مبتلا ہوتے آخر مالک آگ کو حکم فرماوین گے کہ کیا دیکھتی ہے
ان کو اپنی طرف کھینچ جون ہی دوزخ منھ اپنا اُن کی طرف پسار کر دوڑے گی ایکبار اُن سب کی
زبان پر کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جاری ہو گا محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نام سنتے ہی آگ الگ ہوجائیگی پھر مالک غصہ ہو کر دوزخ کو کہینگے ان لوگونکو پکڑ
دوزخ جواب دیگی یہ لوگ اللہ کے پیارے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیتے ہین کیونکر پکڑون
مالک کہینگے کہ اُسی اللہ تعالیٰ کا یون حکم ہے ہم تم کیا کرین تب دوزخ کی آگ دوڑ کر ہر ایک کو پکڑیگی
کسیکی گردن تک اور کسی کی کمر تک لپٹ جائیگی جس کا جیسا گناہ ہے اُسکو اُسی اندازے کیموافق عذاب
مین پھنسائیگی مالک فرماوینگے اے دوزخ کی آگ خوب خبردار رہ اُنکے منھ اور سینونکو نہ جلائیو منھ سے قرآن
شریف پڑھا ہے اور سینے مین وزری کی بھوک پیاس کا دکھ اُٹھایا ہے غرض اسی حال سے جبتک اللہ تعالیٰ
چاہیگا دوزخ مین اُنکو رکھیگا جب اُنکا وعدہ برابر ہوگا اور مدت عذاب کی تمام ہوگی تب اللہ تعالیٰ کا حکم
حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پہونچیگا اے جبرئیل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا کیا حال ہے
جاکر دیکھ حضرت جبرئیل آوینگے دوزخ کے داروغہ اسوقت اپنے تخت پر دوزخ کے بیچ بیچ بیٹھے ہونگے حضرت
جبرئیل اُنکو دیکھکر تعظیم کو اُٹھینگے اور کہینگے کدھر آئے حضرت جبرئیل علیہ السلام فرماوینگے محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کا احوال دیکھنے آیا ہون فرماؤ اُنکا کیا حال ہے کس حالت مین وہ پہونچے ہین مالک کہینگے
گوشت پوست ہڈی کو اُنکی دوزخ کھاگئی یہ کہکر دوزخ کے مُنھ سے سرپوش اُٹھاوینگے دوزخی حضرت جبرئیل
علیہ السلام کو دیکھکر کہینگے اے مالک سچ فرماؤ یہ صاحب کون ہین جنکی صورت سے ہم کو محبت کی بو آتی ہے اُنکی پیاری
وضع ہمارے دلکو بہت بھاتی ہے مالک فرمائینگے اے گنہگارو یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس سے آئے ہین گنہگاران وُنکے نام سنتے ہی شور وغل مچاکر نالہ وآہ کرکے بڑی منت وزاری سے
عرض کرینگے یاحضرت جبرئیل ہمارا سلام ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچائیے اور ہمارے دُکھ و مصیبت کی اُنکو خبر دیجیے
اور کہیے کہ آپ دنیا مین ہماری تسلی فرماتے تھے کہ گنہگارونکی شفاعت مین کرونگا جہنم کے عذاب سے اُنکو چھڑاونگا
حق تعالیٰ سے اُنکے واسطے مغفرت معافی چاہونگا بہت دن گذرے کہ جو اس مصیبت مین گرفتار
ہوئے کیا ہم کو آپ بھول گئے جلد ہم گنہگارون کی خبر لیجئے ہماری مخلصی کی فکر کیجئے
حضرت جبرئیل علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ کی جناب مین حاضر ہونگے پیغام گنہگارونکا حضرت
رسالت پناہ کو پہونچانا بھول جائینگے اللہ تعالیٰ پوچھیگا کہو جبرئیل محمد مصطفےٰ صلی اللہ

علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اُمت کا کیا حال ہی عرض کرینگے خداوند تو سب جانتا ہی تجھپر ظاہر ہی مین کیا عرض کرون جو دکھ اُنپر گذرتا ہی مین کس مُنھ سے سناؤن تو کریم ورحیم ہی جیسا مناسب ہو حکم فرما پھر اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو یاد دلاوے گا کہ تم نے اُن گنہگارونکا پیغام اُنکے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہین پہونچایا اب جاؤ اور سناؤ اور میرے حبیب سے کہو کہ اب گنہگارونکی شفاعت کے مقام مین آؤ اُن کی مغفرت چاہو اپنے وعدے کو وفا کرو حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جہان وہ بڑی خوشی اور عزت سے ایک دانہ موتی اور ایک دانہ یاقوت کے خیمہ مین جسمین چار ہزار موتی بڑے بڑے لٹکتے ہین جڑاؤ تخت پر نور کا تاج سر پر دیے اپنی آل اطہار اور اصحاب باوقار کے ساتھ بیٹھے ہین اور ہزارون حورین خدمت مین حاضر ہین جائینگے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرئیل علیہ السلام کو دیکھینگے پوچھینگے کہو بھائی کہان سے آتے ہو کیا خبر لائے حضرت جبرئیل علیہ السلام عرض کرینگے دوزخ کی طرف سے آتا ہون تمھاری اُمت کا پیغام لایا ہون احوال اُنکا یہ ہی کہ دوزخ کی آگ اُن کا جسم کھا گئی صرف جان باقی ہے بڑی مصیبت سخت اذیت مین گرفتار ہین مجکو دیکھکر بہت خوش ہوئے تمھاری خدمت مین بہت بہت سلام عرض کیا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ اب ہمکو کچھ تاب وتوانائی باقی نہین رہی رحم کیجیے ہماری فریاد کو پہونچیے للہ ہماری خبر لیجیے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پیغام کو سنتے ہی نہایت غمگین اور مضطر ہوکر زار زار روینگے نور کا تاج اپنے سر سے اُتارینگے ننگے سر فریادی کی صورت بناکر حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ساتھ لیکر عرش معلےٰ کے آگے سجدے مین گرینگے ہزارون زبان سے حق جل وعلا کی صفت اور ثنا بیان کرکے دعائین مانگین گے اپنی اُمت کی مغفرت چاہین گے اور کہینگے خداوندا دنیا مین مین نے تیرے حکم بجالانے مین بہت تکلیف اُٹھائی اور میرے بال بچون نے بھی میرے پیچھے ہر طرح کی اذیت پائی قتل ہوئے مارے گئے مین نے اُسکا عوض تجھ سے وہان کچھ نہین لیا اب یہان مجھپر رحم کر میری اُمت کے گناہون سے درگذر تب جناب باری سے حکم ہوگا اے محمد سجدے سے اپنا سر اٹھاؤ دعائے

مغفرت تمھاری قبول ہوئی اُمت تمھاری بخشی گئی دوزخ کی طرف جاؤ اپنی اُمت کو نکال کو بہشت مین پہونچاؤ حضرت وہان ہی بامراد دلی دوزخ کے نزدیک آکر مالک دوزخ کے داروغہ سے پوچھین گے کہیے میری اُمت کہان ہی مالک جہنم کا منھ کھول دینگے حضرت کی صورت جب دوزخیونکو نظر پڑیگی ایک مرتبہ سب کے سب فریاد و واویلا کرکے عرض کرینگے یارسول اللہ یا حبیب اللہ یا شفیع المذنبین یا رحمۃ للعالمین ہم لوگ اس حالت کو پہونچے کہ جسم باقی نہین رہا دوزخ کی آگ نے سب کھالیا جلادیا بھسم کرڈالا صرف جان باقی ہی ہمپر مہربانی کیجیئے اس دُکھ سے نجات دیجئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماوینگے کہ مین نے تمھاری مغفرت جناب باری سے چاہی اب تمھاری نجات ہوئی غم نہ کھاؤ ذرا صبر کرو پھر مالک کو اسکی خبر دینگے اللہ تعالیٰ کے فضل کا حال بیان فرماوینگے مالک یہ سنتے ہی فی الفور ان لوگون کو جہنم سے نکالنے کا حکم دینگے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوزخ کے دروازے پر آکر اُن لوگون کو جنھون نے اپنا ایمان ترک کی باتون سے دنیا مین بچایا تھا مگر شیطان اور نفس کی گمراہی سے گناہ کے کام کرتے ہوئے بے توبہ مرگئے تھے اُن کو وہان سے جلد نکالکر اپنے ساتھ لیجا کر بحرالحیوۃ کے دریا مین غسل دلوادین گے بدن ہوگا اُن کا صاف ستھرا جیسے مان کے پیٹ سے نکلا چہرہ اُن کا نورانی چودھوین رات کے چاند کے طرح لاثانی پھر ہر ایک کی پیشانی پر داغ آزادی کا لکھا جائیگا بعد اُس کے سب کے سب بہشت مین داخل ہون گے اور جو لوگ آخری زمانے کے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہین لائے اور اُن کی شریعت کے مطابق نہین چلے اور کفر و شرک مین ڈوبے رہے وہ لوگ خواہ آدمی ہون خواہ جن جہنم مین پڑے رہین گے نوع نوع کا عذاب چکھین گے کبھی وہان سے مخلصی نہ پاوین گے یا اللہ یا رحیم ہم کو اور سب مسلمانونکو نیکی کی توفیق عنایت کر اور بُرے کامون سے بچا کہ دوزخ کے عذاب سے بچین بہشت مین جگہ پاوین۔

اٰمین یا ربّ العالمین بحرمتہ محمدٍ وّ آلہ الامجاد

ساتوان باب بہشت کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ حج مین اِنَّ اللّٰہَ یُدۡخِلُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ

مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ یُحَلَّوۡنَ فِیۡہَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَہَبٍ وَّ لُؤۡلُؤًا وَ لِبَاسُہُمۡ فِیۡہَا حَرِیۡرٌ ترجمہ
اللہ داخل کریگا اُن کو جو ایمان لائی اور کین بھلائیان باغون مین بہتی ہین جن کے نیچے نہرین گہنا
پہناوین گے اُن کو وہان کنگن سونے اور موتی کے اور اُنکی پوشاک ہی وہان ریشم کی حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے کہ بہشت کی دیوارین سونے اور روپے سے بنی ہین اور صحن مشک سے اور گھاس وہان کی زعفران
اور کنکر پتھر وہان کے جواہر رسول خدا نے فرمایا ہی کہ جب بہشتی بہشت مین داخل ہونگے آواز آویگی کہ ای
بہشت کے رہنے والو خوشیان کرو عیش مناؤ کہ اب یہان سے کسی کو نکلنا نہین ہمیشہ ہمیشہ اسی آرام مین رہا کرو اللہ
تعالیٰ کی نعمتون سے مالامال رہو اب کوئی یہان نہ مریگا موت کا منہ نہ دیکھیگا پھر موت کو دوزخیون اور بہشتیون کے
کے روبرو لاکر ذبح کر ڈالین گے جو جس مقام کے لائق ہی وہ وہان ہمیشہ رہیگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ
زخرف مین وَتِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِىۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ترجمہ اور یہی بہشت ہے جو میراث پائی ہی تمنے
بدلے اُن کامون کے جو کرتے تھے اور ثابت ہی قرآن شریف سے کہ بہشت مین ایسی نعمتین بہشتیون کو
ملین گی کہ ہرگز کسی نے کبھی نہ دیکھین نہ سُنین اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ کیا ہے جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے
سورۂ سجدہ مین فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِىَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡيُنٍ‌ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ترجمہ سو
کسی جی کو معلوم نہین جو چھپا دھرا ہی اُس کے واسطے جو ٹھنڈک ہی آنکھون کی بدلہ اُس کا جو
کرتے تھے اور فرمایا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہشت کی ایک کوٹھری کی جگہ سب باتون
مین تمام دنیا کے اچھے مکانون سے بہتر ہوگی اور بہشتیون کا جمال ایسا ہوگا کہ کسی کے
وہم و فہم مین نہین آسکتا اور میوے رنگ برنگ کے ہون گے ایک میوے مین ستر طرح کا مزہ
ملے گا جس وقت بہشتی چاہین گے بیٹھے کھڑے لیٹے اُسی دم وہ میوہ موجود ہوکر نزدیک آجائے گا
بہشتیون کو نہ پیشاب ہوگا نہ پائخانہ جو کھائین گے بعد ہضم کے پسینہ ہوکر بہ جائے گا نہ کسی کو
کبھی آزار نہ دکھ ہوگا نہ کوئی کسی مصیبت مین پھنسے گا وہان کے مردون کی عمر پوری جوانی
کی تینتیس ۳۳ تینتیس برس کی اور عورتون کی اٹھارہ اٹھارہ برس کی ہوگی عورت اور مرد

جب آپس مین ایک کو دوسرا دیکھے گا اُسکے حسن کو دیکھکر حیران ہو جائیگا مرد سب بے داڑھی امرد کیصورت ہونگے
حسن اور جمال عورتون کا ایسا ہوگا کہ جو کوئی ایک انگلی اپنی باہر نکالے تو تمام دنیا اس کنارے سے
اُس کنارے تک روشن ہو جاوے اور ہر ایک عورت کے پاس ستر قسم کا زیور موجود رہیگا جس قسم کا
جسوقت چاہین پہنین وہی زیور اُنکی خوشی کے موافق رنگ روپ طرح طرح کے بدلتا جائیگا کبھی بدرنگ
میلا پرانا ناقص نہوگا اور جسکا درجہ بہشت مین سب سے کم ہوگا وہ بھی پانچ محل کا بالاخانہ پاویگا ایک سونیکا
ایک روپے کا ایک موتی کا ایک یاقوت کا ایک عرش کے نور کا اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
کہ وہان کے مردون کو سو مردون کی قوت ہوگی اور انکے بدن مین سواے سر اور سینہ اور بھوون
اور ناک کے کسی جگہ بال نہوگے اور کپڑا انکا اکثر ستھرا سبز رنگ کا ہوگا اور بہشتیون کی خواہش کے
موافق جس رنگ کا چاہیے موجود رہیگا اور جب گوشت کھانیکا شوق کسی کو ہوگا جانور پرند حاضر
ہوکر کہین گے اے خدا کے دوست ہم نے دریاے سلسبیل سے پانی پیا عرش کے نیچے باغ سے اڑکر
یہان آئے ہین اچھے اچھے میوے وہان کے ہماری خوراک ہے تم ہمارے کباب نوش کرو بعدہ آدھے جانور
انہین کے بھونے ہوئے اور آدھے پکے ہوئے ہون گے بہشتی جب اُنکو کھاکر آسودہ ہو جائینگے پھر وہ جانور
موجود ہوکر اُڑکر چلے جائینگے یہ عجب تماشا ہوگا اور بہشتیون کو زیور ملیگا کنگن اور انگوٹھی ایسی بیش
قیمت کہ ہفت اقلیم کی مملکت اُسکے بدلے مین نہین ہو سکتی اور حدیث مین آیا ہے کہ جب مومنون
کو بہشت مین لیجاوین گے وہان کے خادم اونٹون اور گھوڑون کو موتیون اور یاقوتون
کے جڑاؤ زین اور پالان با کھرسے کسکر حاضر کرینگے کہ مومن سوار ہوکر جدھر
چاہین سیر کرتے پھرین اور بہشتیون کا سلام آپس مین جس طرح دنیا مین مومنین کرتے
ہین السلام علیکم یہی ہے اور فرشتے کہینگے سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ ہ یعنی
سلام پہونچے تم کو تم لوگ پاک ہو داخل ہو جاؤ اسمین ہمیشہ رہنے کو اور جو فرشتے دنیا مین
عمل لکھنے کو اوپر موکل تھے وہان اُن کی رکاب مین حاضر رہینگے ہر ایک جگہ اور مکانات وہان کے
اُن کو دکھاوین گے ایک بالاخانے کی چوڑائی ایک مہینے کی راہ اور ہر بالاخانے مین ستر

کوٹھریان ہونگی جنکی لمبائی چوڑائی تین تین کوس تک ہرطرح کے نقش و نگار چمکتے اُنکی دیوارون
مین ہین کہ دیکھتے ہوئے آنکھون مین چکچوندی لگجاوے اور ہر بالاخانے مین ہزار دروازے اور
خدمت کو ہزار غلام باندی ہروقت مستعد رہین گے اور ہر بالاخانے کے آگے بہتر گھوڑے
دو دو پر والے کھڑے رہین گے چلنے مین ایسے تیز کہ بہشتی اگر ہزار کوس کے مقام کو جانا چاہے
پلک کی جھپک مین پہونچادوین جب بہشتی ایسے مکان مین جا پہونچیگا جس کی نہ دید تھی نہ
شنید کیا دیکھیگا کہ ایک تخت یاقوت کے دانے کا بنا ہوا دھرا ہی جسکی تعریف اللہ جل شانہ
فرماتا ہی فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۙ وَّأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۙ یعنی جنت مین تخت بلند ہونگے اور انمین
یہ خاصیت رکھی جائیگی کہ جب وہ چاہین نیچے ہوجاوین جب چاہین اُٹھ جاوین بہشتی اُسپر بیٹھین گے اور
خادم اُنکے قطار باندھکر خدمت کو کھڑے رہینگے اُسدم بہشتی یون شکر ادا کرینگے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي
صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ یعنی
شکر اللہ کا جسنے سچ کیا ہمسے اپنا وعدہ اور وارث کیا ہمکو اس زمین کا بسین بہشت مین جہان چاہین
کیا خوب نیگ ہی محنت کرنیوالون کا اُن بالاخانونکے آگے ایک جگہ اور ہوگی کہ جہان بہشتی بیٹھکر
آپسمین دنیا کی باتین کیا کرینگے نہایت خوشی اور آرام کی صحبت بے کھٹکے میسر آئیگی پھر ہر جمعے کو
پاک پروردگار کے دیدار کی نعمت سی جو بہشت کی نعمتون سی افضل ہی سرفراز ہوا کرینگے یہ تھوڑا سا احوال
مجملاً بہشت کا بیان ہوا اگر ہر ایک اسکی نعمتونکی حقیقت لکھون برسون مین نہ تمام ہو اور دفترون مین
نہ سمائے پس ای مومنو اگر تم اللہ تعالی کی رحمت اور اُسکی نعمت کی آرزو رکھتے ہو اور بہشت مین جانا چاہتے
ہو اور اُسکی مہربانی اور لطف کے گھر مین رہا چاہتے ہو تو دھیان کرو اور نیک کامونمین مشغول ہو ہمیشہ
اللہ اور رسول کی فرمانبرداری بجالاؤ گناہ کے کامونسے اپنے تئین بچاؤ بُرے عملون سی کنارہ پکڑو برے
اعتقادون سی بچو اپنی ہر دعا مین بہشت کی تمنا ظاہر کرو اور دوزخ سی نجات مانگو حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو کوئی اخلاص سی تین دفعہ کہی خداوندا مجھکو بہشت نصیب کر بہشت بھی اُسکی
خواہش حق تعالی سے کریگی اور جو کوئی تین مرتبے دوزخ سے اپنی خلاصی چاہیگا دوزخ بھی اسکی جدائی کی

خواہش رکھے گی یا پروردگار ہمکو اور تمام مؤمن مردون اور عورتون کو اپنی طاعت اور حکم برداری کی توفیق دے اور نیک کامون پر ثابت قدم رکھ اپنے نبی مختار اور اُنکی اولاد اطہار اور اصحاب اخیار پاک کی عزت سے یہ دعا میری قبول فرما آمین ثم آمین

آٹھوان باب مان باپ اور ہمسائے کے حق کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل مین فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ه وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ ترجمہ سو نہ کہہ اُنکو ہون اور نہ جھڑک اور کہہ انکو بات ادب کی اور جھکا اُنکے آگے کندھی عاجزی کر کے نیاز سے اور اس سے پہلی آیت وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ترجمہ اور حکم کیا تیرے رب نے کہ نہ پوجو اُسکے سوائے کسی کو اور مان باپ سے بھلائی کرو ان آیتون سے مان باپ کا درجہ بہت بڑا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنسے باادب رہنے کو فرمایا اور اپنی عبادت کیساتھ اُنکی فرمانبرداری کا حکم کیا اور بھلائی کرنا اُنسے یہ کہ اپنی خوشی پر اُنکی خوشی کو مقدم رکھنا جس کام مین وہ راضی رہین وہی کام بجالانا لیکن یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی تابعداری کو اللہ تعالیٰ نے پہلے کہا ہے اس سے سمجھ لو کہ اگر مان باپ کی بات ایسی ہو کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی تابعداری اُٹھ جائے تو اسکو یہ کہنا چاہیے کہ اللہ کا حق انکے کہنے پر مقدم ہے اور مقدور بھر انکی خدمت کرنے مین قصور نہ کرے اور بے ادبی کے لفظ سامنے زبان سے نہ نکالے حضرت جابرؓ روایت کرتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ کون کام بہتر ہے فرمایا نماز ٹھیک کر کے پڑھنی وقت پر اور نیکی کرنی مان باپ سے اور خوش رکھنا ہمسایہ کو جو یہ کام نہین کرتا اللہ تعالیٰ اُس سے راضی نہین ہوتا اور اُسکو دوزخ مین جگہ دیتا ہے اور فرمایا کہ جو شخص اللہ سے روزی کی وسعت اور عمر کی درازی چاہتا ہو اُسکو چاہیے کہ مان باپ سے سلوک رکھے اور اپنون سے ملے نقل ہے کہ ایک بزرگ کہتے ہین کہ مین نے توریت مین دیکھا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے اے فرزند آدم اللہ تعالیٰ کی نعمتون کا شکر ادا کرتے رہو اور مان باپ کی رضامندی حاصل کرو کہ تم بہشت مین جگہ پاؤ اور ہر طرح کی آفتون سے بچو پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہین

کہ جو کوئی ماں باپ کے دل کو رنجیدہ کریگا اُنکے دل کو دکھ پہونچاویگا کیسی ہی عبادت کرے
قبول نہ ہوگی بہشت مین جانے نہ پاویگا **نقل ہی** کہ ایک شخص نے جناب رسالتمآب کی خدمت مین
عرض کی کہ میری ماں بڑھیا بہت ضعیف ہوگئی ہی مین اپنے ہاتھون سی اُسکو نوالے بنا بنا کر
کھلاتا ہون طہارت کروا تا ہون غلاظت اُسکی دھویا کرتا ہون فرمائیے کہ ماں کا حق مجھ سے
ادا ہوا یا نہین آپ نے فرمایا اگر تو اسیطرح سو برس تک ماں کی خدمت کرتا رہی تو بھی اُسکے حق سے
باہر نہین ہو سکتا مناسب ہی کہ جبتک جیتا رہی اُسکی خدمت کیا کر اللہ تعالی رحم کرے تو تجکو
بخشے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ اللہ تعالی کی رضامندی ماں باپ کی رضامندی سی
ملی ہوئی ہی جو کوئی ماں باپ سے نیکی کریگا اللہ اُس سے راضی رہیگا اور فرمایا جو کوئی ماں باپ کے منھ پر محبت سے
نظر کرے حج مقبول کا ثواب پاوے اور جو شخص ماں باپ کی قبر پر زیارت کو جاوے اور ثواب پہونچاوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے نامۂ اعمال
مین حج اور عمرے کا ثواب لکھا جائیگا کتاب مین لکھا ہی کہ ماں باپ کے دس حق ہین بھوکے ہون کھانا کھلائے
ننگے ہون کپڑا پہنائے عزت حرمت اُنکی بجا رکھے جب بلائین بے عذر حاضر ہووے اُنکے حکم اور اُنکے حکم سے
پہلے بجا لائے مگر اُنکے کہنے سے بدعت اور رسوم جاہلیت کی کام یا کوئی کام جو خلاف حکم خدا اور رسول
کے ہو ہرگز نہ کرے کوئی بات بد اُنسے نہ کہے بے شرمی کی بات اُنکے سامنے نہ بولے اُنکا نام لیکر نہ پکارے
راہ مین اُنسے آگے نہ بڑھے اگر کافر اور فاسق ہون تو نرمی سی اُنکو سمجھائے شریعت کے احکام بتلائے
زجر و توبیخ نہ کرے اور جو نہ مانین تو چپکا ہوکر اُنسے الگ ہو رہی بُری کاموں مین اُنکا شریک نہ ہووے
اُنکے حق مین بھلائی کی دعا مانگا کرے اور ماں باپ پر اولاد کے چار حق ہین نام اچھا رکھے احکام
شریعت سکھائے اور قرآن پڑھائے ختنہ کرواوے وسعت ہو تو نیک عورت سے شادی کردے
انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ حضرت کے وقت مین ایک شخص تھا جسکا نام علقمہ رض تھا بڑا
پارسا نیک کار صدقہ خیرات بہت دیتا تھا اچانک بیمار ہوا اہلا کی کو پہونچا اُسکی بی بی حضرت پیغمبر
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین گئی بولی یا حضرت میرا خاوند جان کندنی کی حالت کو پہونچا ہے حضرت
نے تین شخصونکو حضرت علی حضرت عثمان رض حضرت سلمان رضی اللہ عنہم کو علقمہ رض کے پاس تلقین

کے لیے بھیجا کہ کلمۂ شہادت سُنائین تینون بزرگ جب وہان پہونچے دیکھا کہ علقمہؓ بڑی سختی کیحالت
مین گرفتار ہین کلمہ پڑھایا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دیکھا کہ
علقمہؓ چاہتے ہین کہ کلمہ پڑھین زبان یاری نہین دیتی جب کئی مرتبے سعی کی اور کچھ فائدہ نہوا
تو پھر حضرت کی جناب مین گئے اور یہ حال بیان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے متعجب ہو کر فرمایا
کہ اُنکی مان جیتی ہین لوگون نے عرض کیا جیتی ہی بلال کو حکم کیا کہ تم جاؤ میری طرف سی سلام پہونچاؤ اور
اُسکو اپنے ساتھ یہان تک لاؤ حضرت بلال گئے اور یہ پیغام پہونچایا اور کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ
وسلم نے فرمایا ہی کہ اگر تم نہ آؤگی تو مین وہان آؤنگا یہ بات سنکر علقمہ کی مان نے کہا کہ میرا جان و مال سب کچھ
رسول خدا پر صدقے ہی میری کیا مجال کہ حاضر نہ ہون یہ کہکر اُٹھی اور عصا ہاتھ مین لیکر ٹیکتی ہوئی چلی حضور
مین پہونچکر السلام علیکم کہکر بولی لونڈی حاضر ہی جو حکم ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جون ہی نظر پڑی
اُسکی تعظیم کو کھڑے ہوئے بہت آؤ بھگت سی اپنے پاس بٹھایا پوچھا کہو ای علقمہ کی مان تمھارا بیٹا کیسے
کام کیا کرتا تھا اُنھون نے عرض کیا کہ علقمہؓ بہت نیک اطوار ہی نماز اور روزہ خوب ادا کرتا ہی صدقہ خیرات
دیتا ہی لیکن میری رضامندی نہین چاہتا اس سے مین اُس سے خوش نہین حضرت نے سبب پوچھا کہا کہ اپنی
جورو کی باتین سُنکر مجھسے قضیہ کرتا ہی اُسکی خاطر میری خاطر پر عزیز رکھتا ہی حضرت نے خیال کیا کہ یہی
سبب ہی کہ علقمہ کے منہ سے کلمہ نہین نکلتا بلال کو حکم فرمایا کہ لکڑیان جمع کرو علقمہ کو اُسمین ڈال کر
جلانا ہوگا اُنکی مان نے یہ حکم سُنا عرض کیا یا رسول اللہ مین صدقے تمھارے میری بیٹے کی کیا تقصیر
ہی جو ایسا حکم آپ دیتے ہین فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ دنیا مین اُسکو جلاؤن جو عاقبت کی آگ سے تھوڑی
مخلصی ملے ای علقمہ کی مان مین قسم کھاتا ہون اُسکی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی کہ جب تک تو
علقمہ سے راضی نہوگی نماز روزہ و خیر خیرات اُسکو کچھ فائدہ نہ کریگا اللہ تعالی کے یہان اُسکا بچاؤ نہ ہوگا
یہ سنکر وہ بولی یا رسول اللہ اگرچہ علقمہ نے مجکو بہت رنجیدہ رکھا تھا پر اسوقت میرا دل اُسپر جلا اور آپکے
فرمانے سے کلیجہ کانپ اُٹھا حضور گواہ رہین کہ مین نے اُس کی تقصیر معاف کی اور اُس سے
راضی ہوئی پھر حضرت نے اُن تینون اصحاب کو علقمہ کے پاس روانہ کیا وہ تشریف لے گئے

باہر سے سُنا کہ علقمہ کلمۂ شہادت کو اچھی طرح سے بآواز بلند ادا کرتے ہین وہی کلمہ پڑھتے پڑھتے
جان بحق تسلیم ہوے حضرت رسالتمآبؐ کو خبر ہوئی آپ وہان تشریف لائے نماز جنازے کی
ادا کی پھر بعد دفن کے لوگونکی طرف متوجہ ہو کر فرمایا یارو خبردار رہو جو شخص اپنی جورو یا کسی اور کی
خاطر ماں باپ کو اذیت دیتا ہی وہ خدا کے غضب مین گرفتار رہتا ہی اُسکی کوئی عبادت قبول
نہین ہوتی حضرت نے فرمایا ہی کہ بندہ مسلمان نہین ہوتا جبتک دل اور زبان اُسکی یکسان نہووی
اور مسلمان نہین ہوتا جب تک ہمسایہ کی تکلیفات مین اپنے تئین شریک کرے سو ہمسائے کا حق
مان باپ کے حق کے برابر جانو ہرگز کسی بات مین مقدور بھر قصور نہ کرو اور فرمایا کہ جو کوئی اللہ اور
رسُول پر ایمان لایا ہی اُسکو چاہیے کہ حق ہمسائے کا ادا کرے ایک شخص نے سوال کیا کہ فرمایے حق ہمسایہ
کا کیا ہی حضرتؐ نے بیان کیا کہ جب قرض مانگے ہوتے ہوئے نہ چھپائے جب بلائے جائے جب بیمار
ہو بیمار پرسی کرے جب سفر کو جائے اُسکے اسباب اور اہل وعیال کی نگہبانی مین رہے جب کسی مصیبت
مین گرفتار ہو اُسکا شریک ہو وے کسی طرح اُسکو دکھ نہ دے بھلے کامون کی نصیحت کرے یہ مؤمن
ہمسایے کا حق ہی اگر ہمسایہ کافر ہو تو اُسکے چار حق ہین اول حق اُسکے ساتھ بھلائی کرے دوسرا
حق اُسکے مال مین کچھ طمع نہ رکھے تیسرا حق اپنی تکلیف اُسپر نہ ڈالے چوتھا حق اُسپر زور و ظلم نہ کرے خداوندا
ہمکو اور سب مسلمانونکو ایسی توفیق عنایت کر کہ مان باپ خویش و اقربا یگانے بیگانے دنیا مین ہم سے
خوش و خرم رہین اور بعد موت کے نیکی سے یاد کرین اٰمین یا ربّ العالمین

نوان باب سود کھانیوالون کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیسرے سیپارے کے چھٹے رکوع مین قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَ
اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَہٗ مَوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ فَانْتَہٰی فَلَہٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُہٗٓ
اِلَی اللّٰہِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۝ ترجمہ بے دینون نے
کہا سوداگری کرنا بھی تو ویسا ہی ہی جیسا سود لینا اور حلال کیا خدا نے سودا اور حرام کیا سود
پھر جسکو پہونچی نصیحت اُسکے رب کی اور باز آیا تو اُسکا ہی جو آگے ہو چکا اور اُسکا حکم اللہ کے

اختیار ہے (یعنی چاہے پکڑے چاہے چھوڑ دے) اور جو کوئی پھر کرے (یعنی حکم کے بعد) وہی ہیں دوزخ کے لوگ وہ اُسمین رہا کرینگے اس آیت سے معلوم ہوا اگلے کافر سوداگری اور سود لینے کو ایک جانتے تھے جیسا اب بھی جھوٹے مسلمان سود کھانے والے یون ہی کہتے ہین کہ سود لینا بھی تو تجارت ہے اور اُسکا نام بدل کر نفع اور فائدہ رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے کھولکر فرمادیا کہ سود حرام ہے یہ حیلہ اور فریب تمھارا کام نہ آویگا بعد اس حکم کے جو کوئی مسلمان ہوکر سود لیگا وہ مقرر جہنمی ہوگا حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس رات مجکو ساتوین آسمان پر لے گئے دیکھا مین نے ایک گروہ کو سر اُنکے نیچے اور پاؤن اُن کے اوپر ہین پیٹ پھول کر مشک کی صورت ہو رہے ہین سانپ بچھو اُنکے اندر بھرے نظر آتے ہین آنکھون سے پیپ بھی جاری ہے نہایت بدبو چلی آتی ہے یہ حال دیکھکر مین نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون لوگ ہین جو ایسے سخت عذاب مین پکڑے گئے ہین جبرئیل نے بتلایا کہ یارسول اللہ یہ لوگ دنیا مین نڈر ہوکر سود کھاتے تھے سو ایسے سخت عذاب مین ڈالے گئے اور خبر مین آیا ہے جو کوئی حرام سے مال جمع کرے یعنی ظلم کرکے سود لے کے زنا کرکے رشوت لے کے چوری وغیرہ کرکے خیر خیرات کرتا اچھے کامون پر لگاتا ہے جیسے للہ کھانا کپڑا دینا پل مسجد مہمان سرائے بنانا اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین وہ کام نیک اُسکا قبول نہین ہوتا ہرگز اسپر کچھ ثواب نہین پاتا سبب ہے کیونکہ یہ مال اُسکا نہین اور اُس کی ملک مین نہین آیا اور جب تک کوئی چیز کسی کی ملک مین نہ آئی اُسمین تصرف کرنا جائز نہین جسکا مال ہے وہ ثواب پائیگا یا متصرف کے اعمال نیک مالک کو دلائے جائینگے اور ایسی کمائی کھاکر جو کوئی نیک عمل کرتا ہے اُسکا وہ عمل ہرگز منظور نہین ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے سبب اُسکے اوپر الٹی لعنت برستی ہے اور اللہ تعالیٰ نے سولھوین سیپارے کے تیسرے رکوع مین نافرمانونکے حق مین ارشاد کیا ہے قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ترجمہ تو کہہ اے محمد ہم بتاوین تم کو کن کے کام بہت خراب ہوئے جن کی محنت اکارت ہوئی دنیا کی زندگی مین اور وہ سمجھتے ہین کہ خوب

بناتے ہین ہم کام اس سے معلوم ہوا کہ جب تک کوئی مسلمان نہ بنے یعنی اپنے عقائد دینداری کے ٹھیک نہ کرے اور فرقۂ ناجیہ یعنی سنت وجماعت کے طریق پر نہ چلے اور جن باتونکا حکم ہوا ہی اُنکو اختیار نہ کرے اور جن کامون سے منع کیا گیا ہی اُنکو نہ چھوڑے ور بُرا نہ جانی اور لاکھون روپے اپنی دانست مین اللہ کی رضامندی کے کام سمجھ کر خرچ کرے ہرگز وہ کام اُسکی جناب پاک مین مقبول نہوگے اور اُسکی محنت اور سعی کچھ فائدہ نہ کرے گی مفت برباد جائیگی سو پہلے چاہیے کہ اپنے عقائد درست کرے اور مقدور بھر نیک عملون پر قائم رہے اور بُرے عملون سے بھاگے کیونکہ جب درخت کی جڑ مضبوط ہوئی تو شاخ ہری رہے گی پھل بھی لگین گے اور جو جڑ کٹ گئی یا ناقص ہوگئی تو پھل کاہی کو لگین گے اگر لگینگے بھی تو جھڑ پڑینگے کچھ کام کے لائق نہ ہونگے روایت ہی جابرؓ سے لَعَنَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوکِلَہٗ وَکَاتِبَہٗ وَشَاھِدَیْہِ وَقَالَ ھُمْ سَوَاءٌ ترجمہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے اور دینے والے اور اُسکا تمسک لکھنے والے اور اُسکے گواہون پر اور فرمایا کہ یہ سب گناہ مین برابر ہین اور فرمایا حضرت نے سونا سونے سے روپیا روپے سے گیہون گیہون سے جَو جَو سے خرما خرمے سے نمک نمک سے برابر لے اسمین جو کوئی ان چیزون مین کچھ زیادہ لے گا سود ٹھہریگا اور جس شہر اور گانون مین سود ہوگا البتہ وہان کی چیزون مین برکت باقی نہ رہیگی مگر قرض دینا کسی کو بے منفعت اسکا ثواب البتہ بہت ہی حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہی کہ معراج کی شب کو بہشت کے دروازے پر مین نے لکھا دیکھا کہ جو کوئی ایک درم اللہ کی راہ مین خیرات کرے اُسکو دس درم کا ثواب ملیگا اور جو کوئی اللہ کے واسطے ایک درم کسی کو قرض دے اُسکو اٹھارہ درم کا ثواب ملیگا اس زیادتی کا سبب مین نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا اُنھون نے کہا کہ جب کوئی خدا کی راہ مین کچھ دیتا ہے کبھی محتاج اور کبھی غیر محتاج کو پہونچتا ہی اور آدمی قرض نہین چاہتا مگر احتیاج کے وقت اسواسطے قرض دینے کا ثواب خیرات پر زیادہ ہوا وزن اور ناپ لینے مین زیادہ لینا اور دینے کے وقت کم دینا دونون بہت بُرا ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ مطففین مین

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَّزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ ۝ ترجمہ خرابی ہی گھٹانیوالونکی جب ناپ لین وہ تو بڑھا کر لین اور جب دین اُن کو یا تول دین تو گھٹا کر دین ایسے لوگ جو اسطرح کے گناہ کرکے اپنی لڑکے بالونکو کھلاتی ہین دنیا کماتے ہین قیامت کے دن وہ بڑی سختی مین گرفتار ہونگے بڑا تعجب ہی کہ آدمی عاقبت کیجو ہمیشہ کی دولت ہی اُسکو دیکر دنیا کو جو محض ناچیز ہی مول لیتے ہین اور وہان کے تول کی کچھ خبر نہین رکھتے سو حقیقت مین یہ لوگ قیامت پر ایمان نہین رکھتے اور وہان کی بازپرس کا خطرہ نہین کرتے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک زمانہ آویگا جو سب سود خوار ہووین گے کسی نے پوچھا یا نبی اللہ کیونکر سب لوگ سود خوار بن جاوینگے آپنے فرمایا اس طرح سے کہ کوئی سود کا معاملہ کریگا کوئی اُسکی اس کام مین مدد کریگا کوئی درمیان مین وکیل بنے گا کوئی گواہ ہوگا کوئی لکھنے والا الغرض دنیا مین سود کا کاروبار ایسا پھیلے گا کہ کسی کو اُسکا کھانا عیب نہ معلوم ہوگا بلکہ جو کوئی منع کریگا تو تعجب جانین گے پھر کسی کے سمجھانے سے ہرگز نہ سمجھین گے اُسکو اپنی بڑی کمائی جانکر دل مین اُسکی بُرائی آنی نہ دینگے پھر اس ضد اور نافرمانی کے چلن کیساتھ اپنے تئین مسلمانون مین گنتے رہین گے حقیقت مین وہ تو دشمن ہین خدا اور رسول کے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تیسرے سیپارے کے چھٹے رکوع مین کہ جو سود لینا بعد حکم کے نہین چھوڑتے ہو تو خبردار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ اور اُسکے رسول سے بھائیو اب اس سے زیادہ اور کیا سنو گے کہ سود کھانے والے جو سود کھاتے ہین گویا اللہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑائی کرتے ہین اور جس نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑائی کی پھر اُس کا حال کیا ہوگا اپنے دل مین خوب سمجھ لو اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرض خواہ قرضدار کی سواری پر سوار نہ ہو اور اُسکا ہدیہ نہ لے کیونکہ قرضدار سے جسطرح فائدہ قرض خواہ کو پہونچے وہ سود ہے مگر جو قرض کے آگے سے یہ رسم آپسمین جاری ہو یا اللہ یا کریم ہمکو اور سب مسلمانون کو حرام کے کھانے اور حرام کے کسب اور حرام مال حاصل کرنے سے بچائیو بلکہ شبہے کی چیزون سے محفوظ رکھیو بحب نبی مصطفیٰ کی اور اُنکی آل پاک رضی اللہ عنہم کی

عزت وحرمت سے آمین یارب العالمین ۵

دسوان باب زکوٰۃ اور عُشر یعنی زراعت کا جزیہ دینے کے احوال مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ مین تین جگہ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ترجمہ کھڑی رکھو نماز اور دو زکوٰۃ اور اسی طرح کئی سورتون مین اُسکی تاکید فرمائی ہے اس سے معلوم ہوا کہ عباد تو نمین اس عبادت کی بڑی تاکید ہے اُسکا ترک کرنے والا سخت عذاب مین گرفتار ہوگا نقل ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حکم ایک بس تھا گھڑی گھڑی جو اللہ تعالیٰ نے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا ہے اسمین کیا بھید ہے فرمایا جو کوئی جس چیز کو دوست رکھتا ہے ہمیشہ اُسکو یاد کیا کرتا ہے سو اللہ کے نزدیک ان کامون کے برابر کوئی عبادت نہین کیونکہ تابعداری کی صورت اسمین خوب پائی جاتی ہے جان سے اور مال سے دنیا مین یہ دونون بہت پیاری ہین ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ جان پر تکلیف نہو اور مال گھر سے باہر نہ جائے سو وہ خاوندان دونون سے بندے کو جانچتا ہے حضرت عبداللہ حضرت عمرؓ کے بیٹے (راضی ہو اللہ اُن دونون سے) کہتے ہین کہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کوئی نماز پڑھے اور حکم شرع کے موافق زکوٰۃ اور عُشر نہ دے تو نماز اُسکی قبول نہین اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مَنْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَہٗ مُثِّلَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُ بِلِھْزِمَتَیْہِ یَقُوْلُ اَنَا مَالُکَ اَنَا کَنْزُکَ ترجمہ جس کو دیتا ہے اللہ تعالیٰ مال پھر ادا نہین کرتا وہ اُسکی زکوٰۃ بنایا جاتا ہے وہ مال قیامت کے دن سانپ سر گنجا اُسکی آنکھون پر دو نقطے سیاہ ہین لپیٹا جاتا ہے وہ سانپ گردن مین طوق کی طرح پکڑتا ہے وہ دونون جبڑون سے اپنے مالک کو پھر کہتا ہے وہ مین تیرا مال ہون اور تیرا گنج یعنی وہی مال زہردار اژدہا بنکر آدمی کے گلے مین لپٹے گا اور اپنے زہر سے ہر دم اُسکے کلیجے کو پانی پانی کریگا اور فرمایا حضرت نے جو کوئی مال کی زکوٰۃ دیتا ہے اُسکا مال پاک طیب ہوتا ہے بعد زکوٰۃ کے جسقدر باقی رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسمین برکت دیتا ہے اور اُسکو اور اُسکے مال کو آفتون سے بچاتا ہے اور فرمایا حضرتؐ نے جب تیری اُمت مین کئی چیزین ظاہر ہونگی اُسکی بدی مین سب کے سب پکڑے جائینگے ایک یہ

کہ جب علانیہ گناہ ظاہر ہونے لگین گے تب کئی طرح کے مرض دنیا مین پھیلین گے ہزارون آدمی
ایک بر ایک مرنے لگین گے دوسرے یہ کہ جب لوگ سود آپسمین بظاہر لینے لگین گے اُنکے جانورون
پر آفت آوے گی گائے گور وبھیڑی بکریان ہزارون مرین گی تیسری یہ کہ جب زکوٰۃ دینا موقوف
کرینگے پانی برسنا بند ہوگا قحط سالی پڑے گی چوتھے یہ کہ جب نماز پڑھنے مین سُستی کرین گے
حلال روزی نہ ملیگی ڈانواڈول پھرینگے پانچوین یہ کہ جب عہد شکنی کرین گے دشمن کے
لوگ ہر طرف سے گھیر لین گے خونریزی مچے گی چھٹے یہ کہ جب مالدار فقیرون کے صدقے سے ہاتھ
کھینچین گے اور لوگ لینے کے وقت تول مین زیادہ لین گے پھر دینے کے وقت کم دین گے تو
مہنگی پڑے گی ظالمون کی حکومت ہوگی سو یہ سب پیشین گوئی ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی اب ظاہر ہوتی جاتی ہے اے بھائیو مسلمانی کا دعوی کرنے والو خوب سوچو اور دھیان
کرو اپنے گریبان مین منہ ڈال کر دیکھو اب تو خوشیان کرتے ہو دولت کماتے ہو حرام حلال کچھ
نہین دیکھتے کہنا سُننا سمجھانا بجھانا ہرگز نہین مانتے جب جان کندنی کی حالت ہو چکیگی اُس وقت
اسکا حال بے شبہ معلوم ہوگا ایسی نافرمانی کا مزہ بیشک چکھو گے اور ہمیشہ ہمیشہ اُسکی سزا پاتے
رہو گے اور کتاب مین لکھا ہے کہ جو کوئی زکوٰۃ دیتا رہیگا عشر ادا کرتا رہیگا اُسکو پہلے آسمان مین
سخی دوسرے مین طیب یعنی پاک تیسرے مین مطیع یعنی حکم بردار چوتھے مین بار یعنی نیککار پانچوین
مین معطی یعنی داتا چھٹوین مین مبارک ساتوین مین مغفور یعنی بخشا گیا کہین گے اور جو زکوٰۃ اور عشر
نہ دیگا وہ پہلے آسمان مین بخیل دوسرے مین لئیم تیسرے مین لعین چوتھے مین خدا کا دشمن پانچوین
مین گنہگار چھٹوین مین بے برکت ساتوین مین بدبخت کہلاویگا اور فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی زکوٰۃ
نہین دیا کرتا مسکین فقیر کا حق ادا نہین کیا کرتا اُنکا دین دار رہتا ہے قیامت کے دن وہ حقدار
جمع ہوونگے مالدار و بخیل کمر ان پکڑین گے اپنا حق مانگین گے جب وہ اُنکو کچھ نہ دے سکینگے اللہ تعالی
اُنکے عمل نیک حقدارون کو دلا دیگا اُنکو مفلس اُنکو مالدار بنا دیگا وہان تو وہ اُس عذاب
مین گرفتار ہون گے یہان وارث اُنکے آپسمین حصہ بخرا کر لین گے اپنی خواہش کے موافق

جسطرح جی چاہے گا اُڑاوین گے بھونکین گے ای مسلمانو غافلو یہ کیا عقل ہی کہ کیسی محنتون سے
مال جمع کرو کس کس کا گلا کاٹ کے ظلم کرکے دولت مند ہو پھر اُسکا فائدہ کچھ نہ اُٹھاؤ اُلٹے دکھ مین
پڑو دوسرا چین کرے مزے اڑاوے علاوہ اُسکے دوسری کمائی بھی اس بخل کے سبب سے
چھن جاوے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ دینے والون کے جسم سے ستر بلائین
دور ہوتی ہین اور فرمایا حضرت نے جو کوئی ننگے کو کپڑا پہنا وے جبتک وہ کپڑا اس کے بدن
مین رہیگا ہر روز اٹھارہ نیکی دینے والے کے حق مین لکھی جاوینگی اور جو بھوکے کو پیٹ بھر کے
کھلاتا ہی دوزخ کی آگ سے نجات پاتا ہی اُسکے اور دوزخ کے درمیان پانچسو برس کا فرق ہوتا ہے
کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کون کام بہتر ہی فرمایا مومن کا دل خوش کرنا اور
بھوکے کو کھلانا اور فرمایا حضرت نے بخیل اللہ تعالیٰ اور مومنون سے دور اور دوزخ سے نزدیک ہی اور
سخی اللہ تعالیٰ اور مومنون سے نزدیک اور دوزخ سے دور **نقل ہی** کہ ایک روز ملک الموت حضرت داؤد
علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک جوان خوبصورت نیک سیرت وہان آیا حضرت داؤد علیہ السلام
نے اُسکی تعریف کی ملک الموت نے کہا اُسکی خوبی اب کیا بیان کرتے ہو عمر اُسکی ہو چکی حضرت داؤد
نے فرمایا کیونکر جانتے ہو کہا اللہ تعالیٰ کا حکم مجکو یون ہوا ہی کہ سات دن کے بعد اُسکی جان قبض
کرون یہ بات سنتے ہی حضرت داؤد بہت غمگین ہوے بعد سات روز کے وہی آدمی پھر حضرت
داؤد کے پاس آیا نہایت متعجب ہو کر دل مین خیال کرنے لگے کہ شاید ملک الموت نے سات
مہینے یا سات برس کہا ہوگا مین بھول گیا اسمین حضرت داؤد کی ملک الموت سے پھر ملاقات
ہوئی سبب پوچھا اُنھون نے بیان کیا سچ ہی کہ اس جوان کی عمر تمام ہو چکی تھی سبب یہ ہوا کہ
جسدن وہ مرتا اُسنے اللہ کی رضامندی پر فقیرون کو بہت کچھ دیا فقیرون نے ملکر اُسکی درازی عمر
کیواسطے مناجات کی حق تعالیٰ نے اپنے کرم سے قبول کی سات برس سے بدل دیا اس سے
معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے جو چاہے کرے دلیل اُس کی قرآن شریف کی آیتین
ہین وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اور اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ اور اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ

بعضے ملحد اس قدرت سے اللہ تعالیٰ کی منکر ہو کر کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کو اب کچھ قدرت نہین کہ کوئی نیا حکم کرے جو کرنا تھا کر چکا سو ایسے لوگ تو اللہ تعالیٰ کے دشمن ہین کہ اسکے کمال مین جو ہر دم کامل ہی نقص پہونچاتے ہین الٰہی ہمکو اور مومنو کو بھلے کامون کی توفیق دے اور برے عملون سے دور رکھ حرمت سے اپنے رسول مختار اور انکی آل اطہار کی آمین یا رب العالمین

گیارھوان باب شراب وغیرہ نشہ پینے والون کے بیان مین

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی ساتوین سیپارے کے دوسرے رکوع مین یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ترجمہ ایمان والو یہ جو ہی شراب اور جوا اور بت اور پانسے گندے کام ہین شیطان کے سو انسے بچتے رہو شاید تمھارا بھلا ہو تفسیر اور حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز کا پانی شراب ہے کہ نشہ لانے لگے وہ تھوڑا اور بہت حرام نجس ہی اور جو چیز نشہ لاوے مگر سڑی نہو وہ نجس نہین لیکن حرام ہی تھوڑی ہو یا بہت اور جوا وہ کہ شرط بدی کسی چیز پر کہ اسمین جیت اور ہار ہوئی وہ حرام ہی اور ایک طرف کی شرط حرام نہین باقی جو کھیل کہ اسمین شرط بدنی رواج ہی اگر بغیر شرط کھیلے تو جوا نہین مگر یہ کہ شیطان اس بہانے اللہ کی یاد اور نماز سے روکتا ہے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا اَسْکَرَ مِنْہُ الْفَرْقُ فَمِلْأُ الْکَفِّ مِنْہُ حَرَامٌ ترجمہ جو چیز نشہ لاوے فرق بھر پینے سے پس ایک چلو بھر بھی اسکا حرام ہی فرق سولہ رطل کا ہوتا ہی اور رطل ہوتا ہی ایک سو اکسٹھ بھری ساڑھے چھ ماشے کا اور بھری ساڑھے دس ماشے کی یہان فرق سے مراد بہت اور چلو سے مراد تھوڑا ہی چنانچہ اگلی حدیث سے ثابت ہوا روایت کی احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے کہا جابر نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے یعنی جس چیز کا بہت نشہ لاوے اسکا تھوڑا بھی حرام ہی اور ایک صحابی نے پوچھا کہ یا حضرت مین نے یتیم کے مال سے شراب مول لی تھی اب یہ حرام ہوئی اسکا کیا حکم ہی فرمایا کہ پھینک دو شراب کو اور توڑ دو اسکے باسنون کو ایک روایت یون ہی کہ انھون نے پوچھا کہ اسکا سرکہ بناؤن

حضرت نے فرمایا نہین ابن عمرؓ نے کہا کہ خطبہ پڑھا عمرؓ نے منبر پر رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
پھر فرمایا کہ نازل ہوئی آیت شراب کے حرام ہونے کی اور وہ پانچ چیزون سے ہوتی ہی انگور
اور خرما اور گیہون اور جَو اور شہد سے اور خمر یعنی شراب وہ چیز ہی جو چھپاوی عقل کو یعنی آدمی کو
مست وبیہوش بناوے روایت کی بخاریؒ نے اور اسی مضمون کی حدیث ترمذیؒ اور ابوداودؒ
اور ابن ماجہؒ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول پر نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے
انسؓ نے کہا کہ جب حرام ہوئی شراب اُن دنون ہمکو انگوری شراب نہین ملتی تھی مگر تھوڑی اور
اکثر ہماری شراب بنتی تھی خرمے سے روایت کی بخاریؒ نے کہا بی بی عائشہؓ نے سوال کیا کسی
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ بتع یعنی شہد کی شراب کا کیا حکم ہی فرمایا کُلُّ شَرَابٍ
اَسْکَرَ فَھُوَ حَرَامٌ یعنی جو پینے کی چیز نشہ لاوے وہ حرام ہی کہتے ہین کہ یمن کی یہی شراب تھی اور
قاموس مین جو بڑی معتبر لغت ہی لکھا ہی کہ خمر وہ چیز ہی جو مست کرے وہ انگور کے رس سے ہو یا اور
کسی چیز سے اور عام صحیح تر یہی ہی کیونکہ جب خمر مدینے مین حرام ہوئی اُسوقت وہان انگور کی شراب
نہ تھی بلکہ وہان کے لوگ خرمے سے شراب بناتے تھے اور وجہ تسمیہ خمر کا یون ہی کہ لغت مین خمر کے معنی چھپانے اور
مخلوط ہونے کے ہین اور خمر چھپاتی ہی عقل کو اور پراگندہ کرتی ہی اُسکو اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے
ہین کہ فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ روایت کی
مسلم نے انسؓ سے کہا کہ سوال کیا کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ سرکہ بنایا جاوے
خمر سے فرمایا آپنے نہین ان حدیثون کی رو سے معلوم ہوا کہ خمر یعنی شراب انگور اور خرما وغیرہ پر
موقوف نہین جو کھانے پینے کی چیز نشہ لاوے عقل کو چھپاوے وہ خمر ہے اسکی تھوڑی بہت سب
حرام ہی چنانچہ امام شافعی وامام احمد وامام مالکؒ وامام محمد حنفی رحمۃ اللہ علیہم اور بہت سے اگلے پچھلے علماؤنکا
یہی مذہب ہی ان حدیثونکی اور ان امامونکے اتفاق کی رو سے تاڑی کی روٹی اور تاڑی وغیرہ کا سرکہ
بھی کھانا نہ چاہیئے اگرچہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک درست ہی اہل ورع محتاط مسلمانون
کو لازم ہی کہ اُس سے دور رہین اور دیلمی سے روایت ہی کہ ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا

اُسنے عرض کی کہ ہم سرد ملک مین رہتے ہین اور سختی اور محنت کے کام کرتے ہین اور یہ بغیر قوت بدن کے نہین ہو سکتا اور شراب پینے سے ہمکو قوت ملتی ہی کیا ہم پئین شراب حضرتؐ نے فرمایا جو شراب تم پیتے ہو وہ نشہ لاتی ہی اُسنے کہا ہان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو دور رہو اُس سے پھر اُسنے عرض کی یارسول اللہ لوگ وہان کے ایسے نہین ہین کہ پینا چھوڑ دین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ چھوڑین تو قتل کرو اُنکو روایت کی ابوداود نے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حق جل شانہ اپنی سوگند یاد کرکے فرماتا ہی کہ جو شخص ایک چلو شراب پیے گا ضرور اُسکو دوزخیونکا پیپ پلاؤنگا اور جو کوئی چھوڑ دیگا اُسکو میرے خوف سے بے شبہ اُسکو پلاؤنگا بہشت کی نہرون سے جو پاک اور صاف ہی روایت کی احمد نے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ داخل نہونگے بہشت مین تین شخص ایک جو پیا کرتا ہی شراب دوسرا جو توڑتا ہی علاقہ رحم کا یعنی ناتا اپنایت کا تیسرا جو سچ جانتا ہی جادو کو روایت کی احمد نے اور فرمایا کہ اگر شراب پینے والا اُسی حالت مین مرجائے یعنی توبہ نکرے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے اسکا حال بت پرست کا سا ہوگا روایت کی احمد اور ابن ماجہ نے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین شخص ہین کہ اللہ تعالیٰ نے اُنپر بہشت حرام کی ہی ایک وہ جو مدمن الخمر یعنی ہمیشہ پیے شراب دوسرا عاق جو دکھ دے ماں باپ کو تیسرا دیّوث جو بے غیرتی روا رکھی اپنے گھرانے مین یعنی اُسکے گھر والے حرام کاری کیا کرین اور وہ جانے بوجھ چپکا ہو رہی روایت کی احمد اور نسائی نے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی شراب پیتا ہے چالیس صبح کی نماز اسکی اللہ تعالیٰ قبول نہین کرتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چالیس صبح کی نماز جو سب عبادتون سے افضل ہی قبول نہین ہوتی تو دوسری عبادت تو بطریق اولیٰ قبول نہوگی روایت کی ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابن عمرؓ سے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اَطْعَمَ شَارِبَ الْخَمْرِ لُقْمَةً سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ حَيَّةً وَعَقْرَبًا فِي قَبْرِهٖ وَمَنْ قَضٰى حَاجَتَهٗ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ وَمَنْ جَالَسَهٗ حَشَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى وَلَاحُجَّةَ ترجمہ جو کوئی ایک لقمہ کسی نشہ پینے والے کے منھ مین رکھیگا اللہ تعالیٰ اُسکی گور مین مقرر کریگا سانپ اور بچھو کہ وہ اُسے ڈسا کرین اور جو اُسکی

حاجت برلاوی تو گویا وہ مسلمانی کی جڑ اُکھاڑنے پر لگا ہی اور جو اُسکے ساتھ بیٹھیگا اللہ تعالیٰ اُسکو قبر سے اندھا اُٹھاویگا اور حق تعالیٰ کے پاس اُسکی کچھ حجت نہ چلیگی اور فرمایا کہ جو کوئی نشہ پینے والے سے مصافحہ کرے یا اُسکو سلام کرے اللہ تعالیٰ چالیس برس کی عبادت اُسکی ناچیز کر دی یہ دونون حدیثین ذخیرۃ الملوک کی ہین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی نَھیٰ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ وَّمُفْتِرٍ ترجمہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ہر ایک نشہ لانیوالی اور سُست کرنیوالی چیز سے اس حدیث سی اور اگلی حدیثون سے ثابت ہوا کہ تاڑی او رگانجہ اور مدک اور بھنگ اور افیون اور جو جو چیز اس قسم کی ہو سب حرام ہی روایت کی ابوداؤد نے اے بھائی مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ ایسی بُری چیز سے تم دور رہو کسی نشے پانی کے نزدیک نہ جاؤ اور اگر کوئی تم مین سے کچھ نشہ کھاتا پیتا ہو چاہیے جلد توبہ کری اور اللہ تعالیٰ کی جناب مین استغفار بجا لاوی پھر اُس کے گرد نہ جاوی اور نشہ پینے والون کی صحبت سی پرہیز کرے یا اللہ یا کریم ہمکو اور جمیع مسلمانون کو ان حرام چیزونسے بچا اور دور رکھ بِفَضْلِکَ وَکَرَمِکَ اٰمِیْنَ ثُمَّ اٰمِیْنَ بِحُرْمَۃِ النَّبِیِّ وَاٰلِہِ الْاَمْجَادِ

بارھوان باب نماز کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ ہود کے دسوین رکوع مین وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ترجمہ اور کھڑی کر نماز دونون سرے دن کے اور کچھ ٹکڑون مین رات کے البتہ نیکیان دور کرتی ہین برائیونکو اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سی روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی خَمْسُ صَلَوٰتٍ اِفْتَرَضَھُنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی فَمَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَھُنَّ وَصَلَّاھُنَّ لِوَقْتِھِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَھُنَّ وَخُشُوْعَھُنَّ کَانَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ ترجمہ پانچ نمازین ہین کہ فرض کیا انکو اللہ تعالیٰ نے جو کوئی اچھی طرح کری اُنکے وضوون کو اور ادا کری انکو انکی وقتون مین اور تمام و کمال بجا لاوی اُنکے رکوعون اور سجدون کو اللہ تعالیٰ پر عہد ہی کہ معاف کری اسکو اور جو کوئی نکری ایسا تو حق تعالیٰ پر کچھ عہد نہین اگر چاہے بخشے اُسکو اور اگر چاہے عذاب کری اُسکو یعنے

جو شخص اس طرح کی نمازین پڑھے گا خصوصاً رکوع اور سجود کو کہ اُسمین بندگی اور تابعداری کی صورت خوب پائی جاتی ہی اچھی طرح ادا کریگا تو اللہ تعالیٰ پر عہد ہی یعنی اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہی اپنے اوپر لازم کر لیا ہی کہ اُسکو بخشدے اور ابودردا رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ اَنْ لَّا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّاِنْ قُطِعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُکْ صَلٰوۃً مَّکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا وَّمَنْ تَرَکَھَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّھَا مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ ترجمہ نصیحت کی مجکو میرے دوست جانی یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شریک مت کر اللہ کیساتھ کسی کو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے اور جلایا جاوے تو اور مت چھوڑ نماز کو جان بوجھ کر اور جو کوئی چھوڑ دی نماز کو دیدہ دانستہ پس بیزار ہوا اُس سے عہد مسلمانی یعنی وہ اسلام کے دایرہ سے نکل گیا اور مت پی شراب کیونکہ وہ تمام برائیون کی کنجی ہی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حکم کرو اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا جب وہ سات برس کے ہون اور مارو اُنکو جو نہ پڑھین نماز جب وہ دس برس کو پہونچین اور جدا جدا سلاؤ اُنکو بچھونے پر آپسمین سوال کیا ابن مسعودؓ نے پیغمبر خدا صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے کہ پیارا کام کون سا ہی اللہ کے نزدیک فرمایا کہ نماز ادا کرے وقت پر پھر پوچھا اور کون کام ایسا ہی فرمایا فرمانبرداری مان باپ کی سوال کیا اور کون کام فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ مین ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک روز باہر تشریف لے گئے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاڑے کے ایام مین درخت پتے جھڑ رہے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ڈالی کو پکڑ کر ہلایا بہت سے پتے گر پڑے فرمایا اے ابوذر جب کوئی بندہ مسلمان نماز پڑھتا ہی اللہ تعالیٰ ہی کی رضامندی کے واسطے پے درپے دور ہوتے ہین اُسکے گناہ اُسکے جسم سے جسطرح یہ پتے جھڑتے ہین اِس درخت کے اور عبداللہ بن شقیقؓ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا کے اصحابؓ کسی کام کو اتنا برا نہین جانتے تھے کہ وہ کفر کو پہونچاتا ہی مگر تضییع نماز کو اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی اچھی طرح وضو کر کے نماز کو قیام اور قرات کے ساتھ جیسا حکم ہی تعظیم اور تکریم سے پڑھتا ہی بعد ادا کرنے کے نماز اُسکو دعا کرتی ہی اب ای بندے تو خوش رہ جسطرح تو نے مجھے حرمت سے ادا کیا اللہ تعالیٰ تجکو ایسی ہی حرمت دے اور قیامت کے دن

بہشت مین لیجاوے اور نماز کہتی ہے کہ مین قیامت کے دن تیرے ایمان اور تابعداری پر گواہی دونگی
پھر اُس نماز کو فرشتے آسمان پر پہونچاتے ہین قیامت کو وہ اُسکی شفاعت کریگی اور جو کوئی وضو
اور نماز کو اُسکے آداب و ارکان سے نہین پڑھتا نماز اُسکی سیاہ و تاریک ہوتی ہے پھر اُسکے حق مین بد دعا
کرتی ہے کہ اے شخص جیسا تونے مجکو بے عزت اور خراب کیا اللہ تعالیٰ تجھے بھی بے عزت اور خراب کرے اور وہ
کہتی ہے کہ مین اللہ تعالیٰ کے نزدیک گواہی دونگی کہ تو نہایت بے ادب اور قابل دوزخ کے ہے پھر جب
اسکو اوپر لیجاتے ہین تو آسمان کے دروازے بند ہوجاتے ہین اور ایسی نماز اللہ تعالیٰ کی جناب مین مقبول
نہین ہوتی پھیر کر اُس پڑھنے والے کے منھ پر مارتے ہین اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی پانچ
وقت کی نماز جماعت کے ساتھ دل سے متوجہ ہوکر اچھی طرح ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو پانچ چیز عنایت فرماتا
ہے ایک یہ کہ گور کے عذاب سے اُسے بچاویگا دوسری یہ کہ رزق کی تنگی اتنی نہ ہوگی کہ جس سے پریشان رہے تیسری
یہ کہ چہرہ اُسکا منور ہوگا ایمان کے نور سے چوتھی یہ کہ نامۂ اعمال اُسکے داہنے ہاتھ مین دینگے اور پل صراط
سے بجلی کی طرح پار ہوجاویگا پانچوین یہ کہ بے حساب اور بے عذاب بہشت مین داخل ہوگا اور مین اُس سے
راضی رہونگا اور جو شخص نماز مین کاہلی اور سستی کرتا ہے بارہ طرح کی سختی مین گرفتار ہوتا ہے تین دنیا مین
تین مرنے کے وقت تین گور مین تین قیامت مین دنیا کی برائیان یہ ہین جو کام کسب کریگا برکت اُسمین نہ پاویگا
چہرہ پر نور نہ ہوگا اچھے آدمیون سے محبت نہ رہیگی موت کے وقت کی سختیان یہ ہین پیاسا بھوکا ہوکر مریگا جان
کندنی کی سختی مین پڑیگا ملک الموت کو بھیانک صورت سے دیکھےگا گور کی برائیان یہ ہین منکر و نکیر قبر مین
غضب کی صورت سے آوینگے گور کی تنگی ظاہر ہوگی قبر کے اندھیرے مین پھنسےگا قیامت کی برائیان یہ
ہین حساب کی سختیون مین پڑیگا اللہ تعالیٰ کے غضب مین گرفتار ہوگا بڑی بری جگہ عذاب کی دوزخ مین پاویگا
اور جو کوئی نماز جماعت بغیر عذر ترک کریگا اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے بدلے ہزار برس تک اُسکو دوزخ مین ڈالیگا
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسنے نماز پڑھی عشا کی جماعت کیساتھ گویا اُنسے آدھی رات کا قیام کیا اور جسنے نماز پڑھی
صبح کی جماعت سے گویا اُسنے تمام شب کو عبادت مین کاٹا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جماعت کی

نماز ستائیس درجے ثواب مین زیادہ ہی تنہائی کی نماز سے اور بعضی روایت سے پچیس درجے زیادہ معلوم ہوتی ہی
حکم نماز جماعت کا بعضے علما کے نزدیک فرض عین ہی وہ کہتے ہین کہ جو شخص اذان سنکر حاضر نہو تو اُسکی نماز
درست نہین اگر کوئی عذر شرعی نہو اور بعضون کے نزدیک فرض کفایہ ہی اور بعضونکے نزدیک سُنت مؤکدہ
ہی اور بعضون کے نزدیک واجب ہی بہر حال اسکا ترک کرنا بغیر عذر کے بہت بُرا ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوۃُ بِاللَّیْلِ وَ النَّاسُ نِیَامٌ ترجمہ
جن عملون سے کہ اللہ تعالی کے نزدیک مرتبہ بڑھتا ہی تین قسم ہین پکار کر سلام کرنا اور کھانا کھلانا اور نماز پڑھنی
رات کو جسوقت لوگ سوتے ہون بیت شرف مرد بجود ست و کرامت بسجود + ہر کہ این ہر دو ندارد
عدمش بہ زوجود + اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات گروہ ہین کہ اُنکو اللہ تعالی اپنے سایہ
رحمت مین رکھیگا جسدن کسی کو سایہ نہ ملیگا پہلا امام عادل دوسرا جوان صالح تیسرا وہ شخص جو مسجد سے
نکلا اور دل اُسکا پھر وہین لگا رہا چوتھے وہ جو آپسمین اللہ کے واسطے دوستی رکھتے ہین ملتے ہین یہی سمجھکر اور جدا
ہوتے ہین یہی سمجھکر پانچوین وہ جو تنہائی مین اللہ کو یاد کرکے روتا ہی چھٹا وہ جسکو بلاوے ایک عورت دولتمند اور خوبصورت
پھر وہ اللہ تعالی کے ڈر سے باز رہے ساتوان وہ آدمی جو دیتا ہی اللہ کی راہ مین اسطرح چھپا کر کہ داہنے ہاتھ
کی خبر بائین ہاتھ کو نہ پہونچے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰہِ ترجمہ نماز ادا کرنی
اول وقت مین اللہ سبحانہ تعالی کی خوشی کا موجب ہی اور آخر مین عفو ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیشک عفو وہین
ہوتا ہی جہان کسی سے تقصیر ہوتی ہی اور رضامندی وہین پائی جاتی ہی جہان کسی کام مین خوبی پائی جاتی ہی
اور تقصیر والا خطرے اور دھمکی کے مقام مین رہتا ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ ایکدن پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے گوشے مین بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور اُسنے نماز پڑھی پھر حضرت کے روبرو
آکر سلام علیک کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب سلام دیکر فرمایا کہ پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز
ادا نہین کی پھر گیا وہ اور نماز پڑھی پھر روبرو آکر سلام علیک کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا
اور فرمایا کہ جا پھر نماز پڑھ ہرگز تو نے نماز نہین پڑھی عرض کیا اُسنے تیسری دفعہ یا چوتھی دفعہ کہ یا رسول اللہ

مجکو تبلائیے کیونکر نماز پڑھون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارکان اور آداب نماز کے سکھائے اور کہا کہ ہر رکن کو نماز کے اطمینان سے پڑھ جلدی نہ کر اور فرمایا کہ اگر اس طرح پڑھی تو نے نماز تو کامل ہوئی تیری نماز اور جسقدر اسمین کمی کریگا اور پھر اگر جلدی پڑھیگا اتنی ہی تیری نماز ناقص ہو گی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی سبب سے اسکو مکرر فرمایا کہ نماز دہراوے کہ وہ نماز اسکی ناقص تھی سواے بھائی مسلمانو یہ نماز دین کے گھر کا ستون ہے اگر تم چاہتے ہو کہ یہ گھر قائم اور درست رہے تو ستون کو کھڑا رکھو جو ستون گرا گھر گرا تم ڈانواڈول ہوئے گھر سے نکلی چاہیے کہ اسے کبھی نہ چھوڑو ترک نہ کرو اچھی طرح پاک صاف ہو کر دل لگا کر اس کام مین متوجہ رہو اور اسکے ہر ایک رکن کو بموجب حکم کے بجالاؤ اللہ تمھارے دین اور دنیا کی سب کام پوری کریگا دنیا مین عزت اور حرمت بخشیگا کسیکا محتاج نہ کریگا عاقبت مین گناہونسے نجات دیکر اپنی رضامندی کی مکان مین ہزارون طرح کی نعمتون اور لذتونکی ساتھ ابدالآباد رکھیگا یا اللہ یا ارحم الرحمین ہمکو اور سب مسلمانون کو توفیق اپنی فرمانبرداری اور بندگی کی عطا کر اپنے نبی مختار اور انکی آل اطہار اور اصحاب باوقار کے طفیل سے آمین ثم آمین

تیرھوان باب قرآن شریف کے پڑھنے کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ واقعہ مین اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۙ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۙ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ترجمہ بیشک قرآن ہے عزت والا لکھا ہے چھپی کتاب مین اسکو وہی چھوتے ہین جو پاک ہتے ہین اور ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ ترجمہ کہاوت درحقیقت اُس مسلمان کی جو پڑھتا ہے قرآن اور عمل کرتا ہے اسپر ترنج کی ہے بو اسکی اور مزہ اسکا دونون خوب ہین اور کہاوت اور حقیقت اس مسلمان کی جو نہین پڑھتا ہے قرآن اور عمل کرتا ہے اسپر خرمی کی سی ہے کہ بو نہین پر مزہ اسکا میٹھا ہے اور کہاوت اور حقیقت اُس منافق کی جو نہین پڑھتا قرآن اندرائن کے پھل کی سی ہے

کہ بو نہین اور مزہ کڑوا اور کہاوت اور حقیقت اُس منافق کی جو پڑھتا ہی قرآن ریحان کی سی ہے خوشبو اور مزہ کڑوا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو سعید بن معلی کو اَلَا اُعَلِّمُکَ اَعْظَمَ سُوْرَۃٍ فِی الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَّخْرُجَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّکَ اَعْظَمَ سُوْرَۃٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ هِیَ سَبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْٓ اُوْتِیْتُہٗ ترجمہ کیا نہ سکھاؤن مین تجھے جو بڑی بزرگی اور بڑائی کی سورۃ ہی قرآن شریف سے پہلے کہ تو مسجد سے نکلے تو پھر پکڑا میرے ہاتھ کو جب ارادہ کیا ہمنے کہ باہر آوین عرض کیا مین نے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا کہ مین تجکو بڑی بزرگی کی سورۃ قرآن سے بتاؤنگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہ سورہ الحمد سبع مثانی ہی اور قرآن عظیم سے جو دیا گیا مجھے یعنی جسکا اشارہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے لَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ یہ سات آیتین جنھین نماز مین مکرر پڑھتے ہین معاذ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِیْہِ اُلْبِسَ وَالِدَاہُ تَاجًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ ضَوْءُہٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِیْ بُیُوْتِ الدُّنْیَا لَوْ کَانَتْ بَیْنَکُمْ فَمَا ظَنُّکُمْ بِالَّذِیْ عَمِلَ بِهٰذَا ترجمہ جو پڑھے قرآن اور عمل کرے اسپر تو پہنایا جائیگا اُسکے مان باپ کو ایسا تاج قیامت کے روز کہ چمک اُسکی آفتاب کی چمک سے زیادہ ہوگی جو ہو تمھارے گھرون مین پھر کیا خیال کرتے ہو تم اُسکے حق مین جسنے خود عمل کیا اُسپر یعنی اُسکے عمل سے مان باپ کے ساتھ جب یہ سلوک ہوا تو اُسکے واسطے کیا کچھ نہ ہوگا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَہٗ فَاَحَلَّ حَلَالَہٗ وَحَرَّمَ حَرَامَہٗ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ وَشَفَّعَہٗ فِیْ عَشَرَۃٍ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِہٖ کُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ ترجمہ جس شخص نے پڑھا قرآن پھر یاد کیا اُسکو پھر حلال جانا اُسے جو حلال اُس مین لکھا ہے اور حرام جانا اُسے جو اُسمین حرام لکھا ہے اور اُسپر چلا داخل کریگا اُسکو اللہ جنت مین اور قبول کریگا اُسکی شفاعت اُسکے دس گھر والون کے حق مین ایسے کہ جن پر واجب ہوگئی تھی آگ یعنی نافرمانی اور فسق و فجور کے سبب وہ لوگ جہنم کے لائق ہوئے تھے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ ھٰذِہِ الْقُلُوْبَ تَصْدَءُ كَمَا يَصْدَءُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا جَلَاؤُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ ترجمہ البتہ اُن دلون کو زنگ لگجاتا ہے سیاہ ہوتے ہین جیسا پانی لگنے سے لوہا زنگ پکڑتا ہے پوچھا لوگون نے یارسول اللہ کونسی چیز اُسکو چمکاتی اور روشن کرتی ہے فرمایا اکثر یاد کرنا موت کا اور تلاوت کرنا قرآن کا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوزخ کے درمیان ایک میدان ہے وہان ایک کنوان ہے اُسمین ایک سانپ رہتا ہے بہت زہردار اور سخت آواز کا اُسکی آواز سے دوزخ عذاب مین گرفتار ہے جو کوئی قرآن کی عزت نہین کرتا اور اُسکو پڑھکر بھول گیا اُسکو اُسکے منہ پر لیجا کر عذاب کرینگے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی سورہ یٰسٓ پڑھے گا اللہ کی رضامندی کے واسطے اللہ تعالی اُس کے گناہون کو جو آگے کرچکا ہے معاف کریگا اور فقیر ہو تو تونگر بنا دیگا ہر آفت اور بلا سے نجات دیگا جو دن کو پڑھے رات تک اللہ تعالی کی امان مین رہیگا اور جو رات کو پڑھے تو سکرات موت آسان ہووے اور ایک بار سورہ یٰسٓ کا پڑھنا دس ختم کے برابر ہے اور یہ سورۃ دل ہے قرآن کا اور فرمایا حضرت نے کہ سورہ طٰہٰ اور یٰسٓ کو ہزار برس آسمان اور زمین کی خلقت سے آگے اللہ جل شانہ نے پڑھا جب سُنا ان دونون کو فرشتون نے کہا کہ کیا خوشی اور خوبی ہوگی اُس اُمت کیواسطے جسکے حق مین یہ سورتین نازل ہونگی اور کیا خوبی ہوگی اُن دلون کو جو اُٹھاوینگے اُنکو یعنی یاد کرینگے اور کیا خوشی ہوگی اُن زبانونکو جنسے نکلینگے یہ کلام اور پڑھینگے اُنکو اور فرمایا حضرت نے کہ جب صبح ہووے اور کوئی کہے تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پھر پڑھے تین آیت سورہ حشر کی آخر کی اللہ تعالی بھیجیگا ستر ہزار فرشتونکو کہ اُسکے واسطے دعا مانگین اور معافی چاہین شام تک اور جو مرجاوے اُسدن تو مریگا شہید اور جو کوئی پڑھے اُسی طرح شام کو یہی سلوک کریگا اللہ تعالی اُسکے ساتھ صبح تک اور فرمایا جو کوئی پڑھے ہر روز دو سو مرتبے سورہ قل ہو اللہ احد کو پچاس برس کے گناہ اُسکے معاف ہونگے مگر دین لینے یہ معاف نہین ہوگا جب تک ادا نکرے یا چھڑا دے اور فرمایا کہ جو کوئی اس سورۃ کو باوضو لاکھ مرتبے پڑھے نہ مریگا جبتک وہ اپنی جگہ بہشت مین نہ دیکھے گا اور فرمایا جو کوئی فقیر ہو جب گھر مین جاوے

درود اور قل ہو اللہ احد پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اسپر فضل کریں اور تونگر ہو جاوی اور اس سورۃ کے سولہ نام ہین مبارک جمال امان نور متنفرہ اساس احد شقیقہ معرفت صفت نسبت مذکورہ نجات توحید تفرید اخلاص مبارک اسواسطے کہتے ہین کہ تمام برکت اسمین لکھی ہی جمال اسواسطے کہتے ہین کہ ان اللہ جمیلٌ ویحب الجمال فسئل عنہ ماذلک قال قل ھو اللہ احد امان اسواسطے کہتے ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالیٰ اگر میری امت کو عذاب کرتا تو دو چیزین نہ دیتا ایک رمضان کا مہینا دوسرے سورۂ قل ہو اللہ احد نور اسواسطے کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر چیز کے واسطے ایک نور ہی اور قرآن کا نور قل ہو اللہ احد ہی متنفرہ اسلیے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی اس سورۃ کو پڑھے گا اور سمجھے گا گناہون سے نفرت کریگا اساس اسلیے کہ آسمان اور زمین کی مضبوطی اس سی ہی احد اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ ہی کی صفت اسمین پائی جاتی ہی شقیقہ اسواسطے کہ پڑھنے والا اسکا کفر سے ایک طرف ہو جاتا ہی معرفت اسواسطے کہ جو کوئی اسکو نماز مین پڑھا کریگا اللہ تعالیٰ کی معرفت خوب حاصل کریگا صفت اسواسطے کہ اللہ جل شانہ کی اوصاف اسمین بھری ہین نسبت اسواسطے کہ معنی اسکے اللہ تعالیٰ کی ذات سی نسبت رکھتے ہین مذکورہ اسواسطے کہ ملائک اسکا ذکر آپسمین کرتے ہین نجات اسلیے کہ اسکے معنی پر جو ایمان لاتا ہی دنیا اور آخرت مین عذاب سے نجات پاتا ہی توحید اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کی دلیل ہے تفرید اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کی فردانیت کا اسمین مذکور ہی اخلاص اسواسطے کہ جو اخلاص کیساتھ اسکو پڑھے گا ہر طرح کی سختی اور محنت سے مخلصی پاویگا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لڑکا جب بسم اللہ زبان سے کہتا ہی لڑکے کے ماں باپ اور استاد اسکے دوزخ سے نجات پاتے ہین اور تفسیر مین شیخ ہارون کی لکھا ہی کہ جب استاد لڑکے کو بسم اللہ پڑھاتا ہی چار پشت لڑکے کے اور استاد کے بخشے جاتے ہین اور فرمایا حضرت نے جو کوئی کھانا کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھتا ہی اللہ تعالیٰ اسکو فقر سے بچاتا ہے اور جو کوئی ہر نوالے مین بسم اللہ کہا کرے وہ کھانے کی چیز اس کے بدن مین نور ہو جاوے اور جو کوئی حاکم کے روبرو جاوی اور پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم ربی اللہ لا الٰہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا

بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ حاکم غصہ نہ کرے بلکہ رحم فرماوے اور جو کوئی سوتے وقت ایک مرتبہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ گناہون سے پاک ہوجاوے **نقل ہے** کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بعد مرنیکے خواب مین دیکھا فرمایا تمھارے واسطے مین کیا تحفہ لاؤن جسمین تمھاری روح خوش ہو کہا کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آپ اکثر پڑھا کیجئے **نقل ہے** کہ ایک دن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام گورستان مین تشریف لے گئے معلوم ہوا آپ کو کہ ایک مردے پر عذاب ہوتا ہے حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُسکے حال پر رحم آیا چاہا کہ دعا کرین حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یارسول اللہ دس مرتبے بسم اللہ الرحمن الرحیم اس مردے کیواسطے پڑھیے جون ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا فی الفور اُس مردے پر سے عذاب موقوف ہوا اور حورین اُسکی خدمت کو حاضر ہوئین حورون سے پوچھا کب تک یہان رہو گی عرض کیا صور کے پھونکنے اور نہر الحیوۃ مین غسل کرکے بہشت کے اندر داخل ہونے تک اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سورہ تبارک الذی عذاب قبر سے بچاتی ہے اپنے پڑھنے والے کو جو کوئی سوتے وقت ہمیشہ ورد رکھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی معمول تھا اور فرمایا اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ (حضرت صلے اللہ علیہ وسلم) برابر ہے نصف قرآن کے اور سورہ اخلاص تیسرے حصے کے برابر ہے اور سورہ کافرون چوتھائی کے برابر ہے اور فرمایا جو کوئی پڑھے آخر سورہ آل عمران کو اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے آخر تک رات کو اُسکو ثواب ملیگا تمام رات کی عبادت کا اور فرمایا سب چیزون کے واسطے دولھن ہے اور قرآن کی دولھن سورہ رحمٰن ہے اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ کسی نے سوال کیا حضرت رسالتمآب سے کہ یارسول اللہ کون سورہ بہت بزرگ ہے قرآن مین فرمایا قل ہو اللہ احد پھر پوچھا اُسنے کون آیت سب سے بزرگ ہے فرمایا آپ نے آیۃ الکرسی پوچھا پھر کون آیت ایسی ہے کہ جسکی خیر اور برکت آپکو اور آپکی اُمت کو پہونچتی ہے فرمایا آخر سورہ بقرہ کا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا خزانہ ہے عرش کے نیچے سے اپنی اُمت کیواسطے بھیجا ہے اس آیت نے دنیا اور آخرت کی کسی چیز کو نہین چھوڑا سب کو شامل ہے اور فرمایا کہ آیۃ الکرسی کے درمیان پچاس کلمے ہین ہر ایک کلمہ مین برکتین ہین جو کوئی فرض نماز کے پیچھے

آیۃ الکرسی پڑھا کرے پچاس نیکی اللہ تعالیٰ اُسکے نامۂ اعمال مین لکھے اور بہشت مین اُسے داخل کرے حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی پڑھے قرآن اور طلب کرے اُس سے روزی یعنی قرآن کو دنیا حاصل کرنیکا وسیلہ کرے آویگا وہ قیامت کے دن کلہ خشک یعنی بہت ذلیل اور بے عزت ہوکر اُسکے چہرہ پر مطلق نور نہوگا سمجھ لو کہ قرآن شریف کے پڑھنے کا طریق یہ ہو کہ باوضو قبلہ رو ہوکر مؤدب بیٹھے اور قرآن شریف کو اونچے پر رکھے اور تعوذ کرکے تدبر اور خضوع اور خشوع سے شروع کرے لفظون کو درست پڑھے جہان قصر ہو وہان قصر اور جہان مد ہو وہان مد اور جہان ادغام ہو وہان ادغام اور جہان ٹھہراو ہو وہان ٹھہراو لازم پکڑے اُسکے برخلاف کرنا ممنوع ہو بعضے جہال اسکا ہرگز خیال نہین رکھتے گنہگار ہوتے ہین تدبر کے معنی دل لگانا اور خوب دھیان کرنا اور خضوع اور خشوع کے معنی محبت قلبی اور عاجزی و نرمی یعنی قرآن شریف کو اخلاص دلی سے پڑھے دنیا کی خواہش اُس سے نرکھے اور ہنسی ٹھٹھا بیہودہ گوئی نالائق حرکات اُسوقت نکرے اور اگر معنی قرآن کے وہ سمجھتا ہو تو جہان بشارت کی آیت ہو خوشی کرے اور جہان وعید ہو ڈرے اور ہوشیار ہووے رونا قرآن کی تلاوت مین طریق صالحون کا ہو کہ وہ اپنی تقصیرات اور گناہون کو اور انجام کار کو دھیان کرتے ہین وہ اگلون پچھلون کا حال معلوم کرکے کانپ جاتے ہین غمگین ہوتے ہین بزرگون نے فرمایا ہو کہ دل کی صفائی اور درستی کی پانچ چیزین ہین دھیان لگاکر قرآن پڑھنا شکم خالی رکھنا اپنے اعمال اور خاتمے پر خیال کرکے صبح کو تڑکے رونا نیک کارون کی صحبت اختیار کرنی پچھلی رات کو نماز پڑھنی اور جو کوئی عبادت کے کام کرکے دنیا کی طمع رکھے بیشک لائق عذاب کے ہووے اور جو ترتیب آیات قرآن کی ہو اُسکے خلاف اسطرح سے کہ ما قبل اور مابعد کو کہ اس سے متعلق ہو چھوڑ کر پڑھنا اور وظیفہ کرنا بدعت ہو باقی کسی مسئلے کی دلیل کو پڑھنا یا لکھنا مضائقہ نہین قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کا بڑا فائدہ اور ثواب ہے قرآن کی ایک حرف کا ثواب دوسری دعا اور درود کے سو حرفون کی ثواب سے زیادہ ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہو کہ جو کوئی قرآن پڑھنے مین مشغول رہ کر ذکر اور سوال سے باز رہیگا مین اُسکو ثواب دونگا جو دعا کرنیوالونکو بڑی منت

اور عاجزی سے دیتا ہون اللہ تعالیٰ ہمکو اور سب مومنون کو اس نعمت کے حاصل کرنیکی توفیق دے
اٰمِیْنَ ثُمَّ اٰمِیْنَ بِحُرْمَۃِ النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ الطَّیِّبِیْنَ

چودھوان باب ماہ رمضان المبارک کے بیانمین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقر کے ساتوین رکوع مین یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ترجمہ اے ایمان والو حکم ہوا تمپر روزے کا جیسا کہ حکم ہوا تھا تم سے اگلون پر شاید تم پرہیزگار ہو جاؤ اور فرمایا اس آیت کے نیچے شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ ترجمہ رمضان کا مہینا جسمین اُترا قرآن ہدایت ہے لوگون کیواسطے حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ قَالَ اللہُ تَعَالٰی اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ ترجمہ ہر ایک عمل آدمیونکا بڑھایا جاتا ہے اسطرح پر کہ ایک نیکی کے بدلے مین دس نیکی کا ثواب دیتے ہین سات سو تک مگر روزہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اسکا ثواب بیحد اور بے اندازہ ہے اگر اخلاص اور صدق نیت سے بجالاوے کیونکہ وہ میرے واسطے ہے اور مین بدلہ دونگا اُسکا جو چاہونگا اور جتنا چاہونگا اگرچہ سب عبادتین اللہ ہی کے واسطے ہین لیکن حق سبحانہ تعالیٰ نے روزے کو اپنے کرم سے خاص کیا اپنے واسطے اسمین بڑی بزرگی اُسکی ہوئی یہ اسلیے کہ اس عبادت مین دکھاوا نہین ہوتا ہے برخلاف اور عبادتونکے اسیواسطے منع ہے کہ سوائے فرض روزے کے نفل کے روزونکا حال کسی سے ظاہر نہ کرے اور فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیان حاصل ہوتی ہین ایک روزہ کھولنے کے وقت دوسرے اپنے پروردگار سے آخرت مین ملاقات کرنے کے وقت اور فرمایا کہ روزہ دار کے منھ کی بو حق سبحانہٗ تعالیٰ کے پاس مشک سے زیادہ خوشبو ہے اور فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے یعنی مومن کو جہنم کی آگ سے بچاویگا اور فرمایا کہ جب کوئی تم مین روزہ دار ہو تو فحش اور بُری بات منھ سے نہ نکالے اور نہ چلاوے نہ جھگڑا مچاوے یہانتک کہ اگر کوئی گالیان دے تو یہی کہے کہ مین روزہ دار ہون فرض مین زبان سے کہے اور نفل مین دلسے اور

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَۃٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَۃُ الْجِنِّ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَّفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَّیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَۃٍ ترجمہ جب پہلی رات رمضان کے مہینے کی ہوتی ہے جکڑے جاتے ہین شیاطین اور قید کیے جاتے ہین بدذات سرکش جن اور بند کیے جاتے ہین دروازے جہنم کے پھر کوئی دروازہ اُس کا کھلا نہین رہتا اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے پھر کوئی دروازہ اُسمین کا بند نہین رہتا اور پکارتا ہے پکارنے والا یعنے فرشتہ اے چاہنے والے نیکی کے آگے بڑھ یہ تیرا وقت ہے اے چاہنے والے بدی کے باز رکھ اپنے تئین گناہون سے کہ یہ توبہ کا اور گناہون سے بچنے کا وقت ہے اور اللہ ہی جہنم سے بچانیکا مالک ہے اور یہ مخلصی جہنم سے ماہ رمضان کی ہر رات کو ہوتی ہے شب قدر ہی پر موقوف نہین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آیا رمضان کہ وہ مہینا مبارک ہے فرض کیا اللہ نے تمپر اُسکا روزہ اور اسمین ایک رات ہے کہ وہ بہتر ہے ہزار مہینے سے جو کوئی اُس سے محروم رہا وہ بہت بڑی نیکیون سے محروم رہا فرمایا حضرت نے کہ روزے اور قرآن دونون شفاعت کرینگے لوگونکی کہیگا روزہ الٰہی مین نے باز رکھا تھا اسکو کھانے سے اور اسکی خواہش کی چیزون سے سو قبول کر اسکے حق مین میری سفارش اور کہیگا قرآن کہ مین نے نیند سے اسکو باز رکھا تھا یعنی راتون کو مجھے پڑھتا تھا اپنے آرام کو ترک کرتا تھا سو قبول کر میری شفاعت پھر قبول ہوگی اُن دونونکی شفاعت اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی روزے کے ایام مین روزہ دار کو کھلاوے بخشے اللہ تعالے اُسکے گناہونکو اور دوزخ سے نکالے اور اُس کو ثواب دیگا اُس روزہ دار کے برابر لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سب ایسے مقدور والے نہین ہین کہ روزہ دار کو کھلا سکین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہی ثواب پاویگا جو روزہ کھلاویگا کسی شخص کو ایک ایک چلو لسی یا ایک خرمے سے یا تھوڑے پانی سے اور جو پیٹ بھر کر کھلاویگا اُسکو پلاویگا اللہ تعالی میرے حوض سے کہ کبھی پیاسا نہ ہووے یہان تک کہ داخل ہو بہشت مین اور یہ ایسا مہینا ہے کہ پہلے دس مین اُسکی رحمت ہے اور بیچ کے دس مین

مغفرت اور پچھلے دس مین چھٹکارا دوزخ سے اور جوکوئی فرصت دے اپنی لونڈی اور غلام کو اس مہینے مین بخشدے اللہ اُسکے گناہ اور بچاوے اُسے جہنم کی اگ سے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنواری جاتی ہی بہشت شروع سال سے آخر تک پھر جب آتا ہی پہلا دن رمضان کا چلتی ہی ہوا عرش کے نیچے سے اور لگتی ہی حورونکو کہتی ہین حورین اُسوقت خوش ہوکر اے پروردگار جلد کر دے اپنے بندونسے ہماری واسطے شوہر کہ ہماری آنکھین اُنسے ٹھنڈی ہون اور اُنکی انکھین ہمسے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ شعبان کی آخری تاریخ مین خطبہ پڑھا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور فرمایا اے مسلمانو بڑے بزرگ مہینے نے تمپر سایہ ڈالا یہ بڑی برکت کا مہینا ہی اسمین ایک رات ہی کہ ہزار مہینے سے بہتر ہی اللہ تعالیٰ نے اُسکے روزے فرض کیے تمپر اور راتونکو جاگنا نفل جوکوئی اچھے کامون سے ان دنون حق تعالیٰ کی نزدیکی چاہے گا یعنی اُس مین نفل کی عبادت کریگا تو اُسکو اور مہینون کی فرض عبادت کا ثواب ملیگا اور جو کوئی فرض عبادت اُسمین ادا کریگا وہ اور مہینون مین ستر فرض ادا کرنیکے برابر ثواب پاویگا اور یہ مہینا صبر کا ہی یعنی اپنے تئین خواہشونکی چیزون سے بچاوے اور صبر کی مزدوری بہشت ہی اور یہ مہینا سلوک اور مہربانی کا ہی یعنی فقیرون بھوکون ننگون سے سلوک کرے اور اس مہینے مین روزی زیادہ ہوتی ہی عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ کہا سہل نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے لوگ نیکی کے ساتھ جبتک جلدی کرتے رہین گے افطار مین عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ کہا عمر نے فرمایا رسول اللہ نے جب آگئی رات یہان سے یعنی مشرق سے سیاہی رات کی ظاہر ہوئی اور پیچھے ہٹا دن ہان سے یعنے مغرب سے اور ڈوب گیا سورج پس تحقیق روزہ کھولا روزہ دار نے یعنی بعد غروب ہونے آفتاب کے روزہ کھولے دیر نہ لگادے اور علامت غروب ہونیکی شہرون مین یہی ہی کہ مشرق کی طرف سیاہی بلند ہووے نیچ آسمان کے پہونچنا سیاہی کا شرط نہین مسلمانون کو یون ہی چاہیے کیونکہ یہود اور نصاری دیری کرتے ہین افطار مین یہانتک کہ سیاہی تمام آسمان مین دوڑ جاوے اور جل جاوین اُسمین تارے سو اُنکے خلاف مین

بگڑ جاتا ہی اُنکا دستور اور زور پکڑتا ہی دین اسلام اور اس سے ظاہر ہوا کہ دین کی قوت دشمنوں کی مخالفت مین
ہوتی ہی چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَا یَزَالُ الدِّیْنُ ظَاہِرًا مَا
عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْیَہُوْدَ وَالنَّصَارٰی یُؤَخِّرُوْنَ ترجمہ ہمیشہ دین غالب رہیگا جبتک لوگ شتابی کرینگے
روزہ کھولنے مین کیونکہ یہود اور نصاری توقف کرتے ہین اُسمین روایت کی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے رحم
اور انس رض کی روایت سے بھی معلوم ہوا کہ عمل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی تھا کہ پہلے افطار کرتے
تھے پیچھے مغرب کی نماز پڑھتے تھے بزرگون نے کہا کہ روزہ تین قسم پر ہے ایک روزہ عوام کا ہے
وہ کیا ہی ترک کرنا کھانا پینا جماع کا ایک روزہ خواص کا ہی وہ کیا ہے ہر ایک بدن اور حواس کو حرام اور
مکروہ لذتون سے روک رکھنا بلکہ مباح سے بھی کہ جس سے نفس خوب ٹوٹے اور ایک روزہ
اخص الخواص کا ہی وہ کیا ہی کہ سوائے اللہ تعالے کے کسی چیز کی طرف رُخ نہ کری پس اُسی کیطرف
دھیان لگا رکھے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت روزہ دار ایسے ہین کہ اُنکو
کچھ فائدہ نہین ہی روزے سے سوائے پیاس کے اور بہت رات کے جاگنے والے ایسے ہین کہ اُنکو
اُسوقت کی عبادت سے کچھ حاصل نہین سوائے جاگنے کے یعنے وہ اپنی عبادتون مین اُسکے ارکان اور
آداب کا لحاظ نہین رکھتے اور نالائق اور نامناسب کام عمل مین لاتے ہین کہ جس سے روزہ اور نماز
کا فائدہ اُنکو نہین ملتا ہی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ افضل روزہ بعد رمضان
کے اللہ تعالے کے مہینے کا روزہ ہی کہ وہ محرم ہے اور افضل نماز بعد فرض کے تہجد کی نماز ہی
کہ اُسمین تکلیف اور محنت بہت ہوتی ہے اور چاہیے کہ جب کوئی روزہ دہے کا یعنے دسوین
تاریخ محرم کا رکھے تو ایک روزہ پہلے یا پیچھے یا آگے اور پیچھے دونون ملالے اور روزہ ذی الحجہ کے
عرفے کا بھی بہت ثواب رکھتا ہی مگر حج کرنے والون مین جسے قوت ہو وہ رکھے کسی نے سوال
کیا دوشنبے کے روزے سے آپ نے فرمایا کہ اُسدن مین پیدا ہوا اور اُس دن مجھپر وحی آئی
یہ شکرانہ ہی حضرت کی پیدائش کا اور شریعت کے آنے کا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی رمضان کے روزے رکھے

پھر چھ روزے شوال مین عید کا دن چھوڑ کر تو اُسنے گویا تمام برس کے روزے رکھے اور فرمایا حضرت نے
کہ روزہ نہ رکھے کوئی جمعے کا تنہا مگر ایک روزہ آگے یا پیچھے سے اور ملائے اور فرمایا حضرت نے جو کوئی ایک
روزہ رکھے حق سبحانہٗ تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے ستر برس اُسکو دوزخ سے نجات ملے گی بی بی
عائشہ رضؓ روایت کرتی ہین کہ روز دوشنبہ اور پنجشنبہ کو جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم روزہ رکھا
کرتے تھے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن اعمال بنی آدم کے
جناب باری مین گذرانے جاتے ہین مین چاہتا ہون کہ روزے کی حالت مین میرے اعمال حضور مین
پہونچین اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو کہ اگر چاہتے ہو کہ مہینے مین روزہ رکھو
تو تین روز تیرھوین چودھوین پندرھوین کو رکھا کرو اور بعضی حدیث سے ستائیسوین اور اٹھائیسوین
اور انتیسوین کو بھی ثابت ہوا ہی مگر اگلی تاریخین بہت حدیثون سے ثابت ہین اور فرمایا حضرت نے کہ ایکدن روزہ رکھنا
اور ایک دن افطار کرنا بھائی داؤد پیغمبر علیہ السلام کی سنت ہی جو کوئی اُس ڈھب سے روزہ رکھے بہت ثواب دے
اور روایت ہی بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہ چار چیز اونکو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ترک نہین کرتے تھے ایک روزہ
عاشورے کا اور نو روزے ذی الحجہ کے اور تین دن ہر مہینے مین اور دو رکعت نماز فجر کی فرض نماز کے پہلے یا اللہ
یا کریم تو ہمکو اور جمیع مسلمان مرد اور عورت کو توفیق اپنی بندگی کی عنایت فرما اور رمضان شریف
کے روزہ دارون مین شمار کر آمین ثمّ آمین بحرمۃ النبی وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

پندرھوان باب حج کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ترجمہ اور
اللہ تعالیٰ کا حق ہے حج کرنا آدمیون پر بیت اللہ کا جو کوئی پاوے اُس تک راہ اور دوسری
جگہ فرمایا اَلْحَجُّ اَشْھُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِیْھِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا
جِدَالَ فِی الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی
وَاتَّقُوْنِ یٰاُولِی الْاَلْبَابِ ترجمہ حج کے کئی مہینے ہین معلوم پھر جس نے لازم کرلیا

ان مہینون مین حج تو بے پردہ ہونا نہین عورتون سے نہ گناہ کرنا نہ جھگڑا کرنا حج مین اور جو کچھ تم کروگے
نیکی اللہ کو معلوم ہوگی اور خرچ راہ لیا کرو کہ بہتر خرچ راہ ہی گناہ سے بچنا اور مجھسے ڈرتے رہو اے عقلمند و
ان آیتون سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے ہر آدمی پر حج فرض کیا ہے کہ تمام عمر مین ایک دفعہ پہنچین بیت اللہ
شریف مین پہونچا وے اور حج کے ارکان بجا لاوے اور منکر اسکا کافر ہے لیکن فقہ کی کتابون مین لکھا ہے
کہ جب نو شرطین پائی جاوین تو حج فرض ہوتا ہے عقل بلوغ حریت اسلام سلامتی بدن کی راہ کی خیر
اہل وعیال کے کھانے پہننے اور رہنے کی طاقت حج کے پھر آنے تک اپنے کھانے پہننے اور سواری کی
قدرت علم حج کا یعنی اتنا جانے کہ حج کرنا مسلمان کو فرض ہے اور فرضون کا جاننا ضرور نہین اور عورت کی
حق مین محرم کا ہونا اسکے ساتھ جوان ہو یا پیر اگر تین دن رات کی راہ سے مکے کا سفر زیادہ ہو اور
تین شرطون سے حج کا ادا کرنا صحیح ہوتا ہے احرام باندھنا اور مکان معین اور وقت معین اور میقات
کا مکان جہان سے احرام باندھتے ہین سات مقام ہین واسطے اہل مدینہ کے اور جو ادھر سے آوین ذوالحلیفہ ہے
اور اہل عراق وخراسان وماوراء النہر کے واسطے ذات عرق اور اہل شام ومصر وعرب کے واسطے جحفہ اور
اہل نجد کے لیے قرن اور اہل یمن کے واسطے یلملم ہندوستانیونکی بھی یہی میقات ہے اور جو لوگ میقاتونکی
درمیان اور مکے سے خارج ہین انکی میقات حل ہے اور مکیونکی میقات حرم ہے اور رکن یعنی فرض حج مین دو
ہین کھڑا ہونا عرفات مین اگرچہ ایک ساعت ہو اور طواف زیارت اور واجب اُس مین پانچ
ہین پھرنا صفا اور مروہ کے درمیان اور توقف کرنا مزدلفہ مین اور کنکریان پھینکنی قربانی
کے دن اور ایام تشریق مین اور سر منڈوانا یا کترانا اور طواف صدر کرنا جسکو طواف وداع
کہتے ہین میقاتون سے باہر رہنے والونکو اور سنتین اسمین طواف قدوم اور رمل یعنی دوڑ کر
چلنا کندھونکو ہلاتے اکڑاتے اور دوڑنا درمیان دو سبز کھنبونکے جو صفا اور مروہ کے بیچ مین
ہین اور شب باشی کرنی منا مین قربانی کی راتون کو اور جانا منا سے عرفات کو آفتاب نکلنے کے
بعد اور جانا مزدلفہ سے آفتاب نکلنے سے پہلے اور رات کو رہنا مزدلفہ مین اور ترتیب رکھنا
تین دفعہ کی کنکریون مین اُسکے سوائے جو ہے آداب حج ہے اور حج فرض ہوا چھٹے برس

ہجرت کے اور بعضے کہتے ہین نوین برس غرض جو کوئی اوپر کی شرطون کے موجود ہوتے حج نہ کریگا بڑا
گنہگار ہوگا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال
یاایھا الناس قد فرض علیکم الحج فحجوا (م) کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ سنایا ہمکو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا اے لوگو تحقیق حج فرض ہوا تمپر سو حج کرو وعنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ای العمل افضل قال ایمان باللہ ورسولہ قیل ثم ماذا قال الجہاد فی سبیل اللہ
قیل ثم ماذا قال حج مبرور متفق علیہ (م) کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ پوچھے گئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کون عمل بہت بہتر ہی فرمایا ایمان لانا اللہ اور اُسکے رسول کے ساتھ پوچھا پھر
کون سا فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ مین پوچھا پھر کونسا کام فرمایا حج مبرور کہتے ہین کہ حج مبرور وہ ہے
کہ جسمین گناہ کے کام نہ کرے اور دکھانے سنانے کو نہ کرے مشہور یہی ہی باقی صحیح تو یہ ہی کہ مراد
اس سے وہ حج ہی جو اللہ کے یہان مقبول ہو اگرچہ قبول ہونے کا سبب وہی ہو جو اوپر کہا لیکن اللہ تعالی
کا فضل وسیع ہی کبھی قبول کرتا ہی اپنے بندونکے کام کو اور اُسکی تقصیرات کو معاف کرتا ہے اور بعضون
نے کہا ہی کہ حج مبرور وہ ہی کہ جیسے گیا تھا اُس سے بہتر پھرے رغبت رکھے عاقبت کی اور نفرت
رکھے دنیا سے اور پھر گناہ نکرے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من
حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ متفق علیہ کہا ابوہریرہ نے فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے حج کیا اللہ کے واسطے پھر نہ کیا رفث و فسق پھر آیا ایسا ہی اسدن کہ جنا اُسے اسکی ماں نے
رفث کہتے ہین صحبت کرنے کو عورت سے یا اُس مقدمے کی باتین زبان پر لانی اور بے شرمی کی باتین اور
بد باتین منھ سے نکالنی اور فسق بُرے کام خلاف شرع کرنے اور قرآن شریف مین ذکر جدال کا
بھی آیا ہی یعنے لوگون سے قضیہ فساد مچانا گالی گلوج کرنا سو یہ فسق مین آگیا اس واسطے اس
حدیث مین ذکر نہین کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اس طرح حج کرے وہ گناہ
صغیرہ اور کبیرہ دونون سے پاک ہوجاوے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات ہوئی کئی سوارون سے مقام روحا مین جو مدینے سے

تین منزل ہی پوچھا آپنے یہ کون قوم ہین قافلے کے لوگون نے کہا مسلمان ہین پھر سوال کیا اُنھون نے
کہ تم کون ہو فرمایا آپنے مین رسول ہون اللہ کا پھر اُٹھا کر دکھایا ایک عورت نے ایک چھوٹی لڑکی کو
اور سوال کیا کیا اسکے واسطے حج ہی فرمایا ہان اسکے حج کا ثواب تجکو ملیگا مسلمؒ نے روایت کی اس
حدیث سی معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکے اور لڑکی کی عبادت کے کامونکا ثواب اُسی کے مان باپ کو ملتا ہی
کیونکہ وہ اُسکی خدمت اور غمخواری اور پرورش کرتے ہین اور یہ جب بالغ ہو پھر اُسکو حج کرنا چاہیے اسیطرح
جب بندہ آزاد ہو مگر فقیر اگر حج کرے تو مالدار ہونیسے حج کرنا اُسپر واجب نہین عبداللہ بن عباسؓ نی کہا
سوال کیا ایک عورت نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے
باپ پر حج واجب ہوا اور وہ بوڑھا ہی ضعیف کہ سوار ہونیکی طاقت نہین رکھتا کیا اُسکی طرف سے مین
حج کرون فرمایا آپنے ہان اس حدیث سی معلوم ہوا کہ غیر کی طرف سے حج فرض ادا کرنا اگر اُسکو ضعف اور ناتوانی
ہو تو درست ہی اور ایک نی پوچھا حضرت سے کہ میری بہن نے نذر مانی تھی حج کی اور وہ مرگئی حضرت نے فرمایا کہ اگر
وہ کسی کی قرضدار ہوتی تو تو ادا کرتا اُسنے کہا البتہ فرمایا کہ اسکو بھی ادا کر یہ قرضہ خدا کا ہی یہ سب قرضون پر
بھاری ہی **مسئلہ** امام ابو حنیفہ کے مذہب مین بغیر وصیت اور راہ خرچ دینے کے دوسرے کی طرف سے حج
واجب نہین اور امام شافعی کے نزدیک یون ہی کہ اگر کوئی مرگیا اور اُسپر اللہ تعالی کا حق نماز یا روزہ یا
حج باقی ہی تو واجب ہی لوگونپر کہ وصیت اور تقسیم میراث کے پہلے اُسکے مال سی ان کامون کو انجام کرین۔
مسئلہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک اگر کوئی بغیر ادا کیے حج فرض جو اُسپر ہی دوسرے کی
طرف سے حج کرے تو درست ہی اور امام شافعی اور امام احمدؒ کے نزدیک درست نہین پہلے اپنا
حج کرے پھر دوسرے کی طرف سے ادا کرے عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَکَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْهِ
اَنْ یَّمُوْتَ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا (ت) کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جو کوئی مقدور رکھتا ہو کھانے کپڑے وغیرہ لوازمہ اور سواری کا اتنا کہ پہونچاوے اُسکو اللہ تعالی کے
گھر تک اور وہ حج نکرے پس اُسمین اور یہودی یا نصرانی ہو کر مرنے مین کچھ فرق نہین روایت کی

ترمذی نے بی بی ام سلمہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص احرام باندھے حج کا یا عمرے کا مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس سے مسجد حرام تک بخشدے اللہ تعالیٰ اُسکے گناہ جو پہلے کیا اُس سے یا جو پیچھے کرے کام اور ابی امامہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ اسکو مانع نہین کوئی حاجت ظاہری یعنی توشہ اور راحلہ وغیرہ سب موجود ہو یا کسی ظالم نے اُسکو نہین روکا یا کسی بیماری سے وہ عاجز نہین ساتھ اُسکے اُسنے حج فرض ادا نہین کیا اور مرگیا پس گویا وہ موا یہودی یا نصرانی ہوکر روایت کی دارمیؒ نے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْیُعَجِّلْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا حضرتؐ نے جس نے ارادہ کیا حج کا اور اُسپر قدرت رکھتا ہو تو چاہیے کہ جلدی کرے اس فرصت کو غنیمت جانے کیونکہ تاخیر کرنے مین بہت سی آفتین ہین اسی طرح سے مسلمان کو لازم ہو کہ جب کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کرے تو مقدور بھر اُسکو جلد اتمام کو پہونچاوے کہ کل کی خبر کسی کو معلوم نہین فرصت ملے یا نہ ملے خصوصًا مسلمان ہونے اور توبہ کرنے مین ہرگز توقف نہ کرے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِیْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَصَافِحْہُ وَمُرْہُ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لَکَ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بَیْتَہٗ فَاِنَّہٗ مَغْفُوْرٌ لَّہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ (م) روایت ہو ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ملاقات کرو تم کسی حاجی سے سلام کرو اُسکو اور ہاتھ پکڑو اُسکا اور کہو اُسکو کہ مغفرت مانگے تمھارے واسطے اللہ سے پہلے اِسکے کہ داخل ہووے اپنے گھر مین پس تحقیق وہ بخشا گیا ہو خلاصہ یہ کہ جو کوئی اللہ کی راہ مین گھر سے نکلا اور جب تک راہ مین ہو گھر کو نہین پہونچا وہ اللہ کے دربار مین معزز اور مغفور ہو پس ایسے شخص کا معافی مانگنا کسی کے حق مین اور دعا کرنی کسی کے لیے البتہ مقبول ہو عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِیًا ثُمَّ مَاتَ فِیْ طَرِیْقِہٖ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَجْرَ الْغَازِیْ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ (م) روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا حضرتؐ نے جو شخص نکلا حج کے ارادے سے یا عمرے کے یا جہاد کے پھر مرگیا اُسکی راہ مین لکھتا ہے اللہ تعالے اُس کے لیئے ثواب جہاد کرنے کا اور حج کرنے کا اور عمرہ کرنے کا سو اے بھائیو جو کوئی مقدور رکھتے

جو ادا نہ کریگا اُسکا حال معلوم کر چکے کہ کیسا ہوگا ہوشیار ہو جاؤ ایسا نہو کہ یہان کی خوشی اور بڑائی
اور حیلہ بازی کے عوض مین بڑی رسوائی اور بدنامی حاصل ہو بلکہ نافرمان نہیں شمار کیے جاؤ یہان
تو مسئلے نکالکر اور حیلے ٹھہرا کر اگر بچ رہتے ہو تو وہان سب حیلہ اور بہانہ کھل جاویگا اور کسیطرح کا مکر و فریب
ہرگز کام نہ آویگا الٰہی ہم کو اور سب مومنون کو اللہ اور رسول کی فرمانبرداری مین حیلہ بازی سے باز رکھ
اور فضل و کرم سے اپنے عمل کی توفیق نیک بخش آمین بحرمۃ سیدنا و شفیعنا محمد و آلہ اجمعین

سولھوان باب خاوند اور جورو کے حق کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے پانچوین سیپارے کے تیسرے رکوع مین اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ
بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا
حَفِظَ اللّٰہُ ط وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ فَعِظُوْھُنَّ وَاھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْھُنَّ ج
فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْھِنَّ سَبِیْلًا ط ترجمہ مرد حاکم ہین عورتون پر اسواسطے کہ بڑائی دی اللہ نے
ایک کو ایک پر اور اسواسطے کہ خرچ کیے اُنھون نے اپنے مال پھر جو نیک بختین ہین سو حکم بردار ہین خبرداری
کرتیان ہین پیٹھ کے پیچھے اللہ کی خبرداری سے اور جنکی بدخوئی کا ڈر ہو تمکو تو انکو سمجھاؤ اور جدا ہو اُن سے
سونے مین اور مارو اُنکو پھر اگر تمھارے حکم مین آوین تو مت تلاش کرو اُنپر راہ الزام کی یعنی اللہ تعالیٰ نے
مرد کا درجہ بڑا بنایا ہے تو عورتون کو فرمانبرداری کرنی چاہیے اگر وہ شرارت کرے تو مرد پہلے درجہ
سمجھاوے نہ مانے تو ساتھ سونا ترک کرے مگر رہے ایک ہی گھر مین پھر نہ مانے تو آخر درجے کو مارے
مگر ایسا نہ مارے کہ کوئی عضو ٹوٹ جائے اسمین اگر حکم بردار بن جاوے تو اسکی تقصیر و نکی تلاش
نکرے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَۃَ
اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا مِنْ عِظَمِ حَقِّہٖ عَلَیْھَا ترجمہ اگر مین حکم دیتا کسی کو کہ سجدہ کرے
تو حکم دیتا عورت کو کہ سجدہ کرے اپنے شوہر کو کیونکہ مرد کا بڑا حق ہے اُسپر یعنی عورتین مردون کی
بہرصورت فرمانبردار ہین جیسے تمام عالم کی بنیاد آدمیون کے واسطے ہے اسی طرح خلقت

عورتونکی مردونکے واسطے ہوئی ہی کہ لوگ بڑھین دنیا کا انتظام ہو پس یہ عورتین کھیت ہین کہ ونکی اللہ تعالیٰ نے فرمایا نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ جس طرح لوگونکی حق مین آیا ہی اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّھَاتِکُمْ یعنی بہشت تمھاری ماؤن کے قدمونکے تلے ہی اور غازیون کے حق مین آیا ہی اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ یعنی بہشت تلوارونکے سایے تلے ہے سیطرح عورتونکے حق مین وارد ہوا ہی اَیُّمَا امْرَأَۃٍ مَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَنْھَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ یعنی جو عورت مرجاوی اور شوہر اُس کا اُس سے راضی ہو داخل ہوگی وہ جنت مین پس عورت کو بہر حال تعظیم اور اطاعت شوہر کی لازم ہی اور جن عبادتون نفلون سے مردونکو اللہ تعالیٰ کے یہان نزدیکی حاصل ہوتی ہی عورتون کے حق مین اُس کا فائدہ دو صورت پر موقوف ہی ایک تو یہ کہ خوش رکھے شوہر کو اپنی اطاعت سے دوسری یہ کہ پرورش کرے اپنے لڑکون کو اللہ کی رضامندی اور محبت سے اور فرمایا کہ جس عورت نے پانچ وقت کی نماز پڑھی ہی رمضان کا روزہ ادا کیا ہی حرام اور بد کامون سے اپنے تئین بچا رکھا ہی شوہر کی فرمانبرداری مین رہی ہی اُسکی جگہ بہشت مین ہوگی جس دروازے سے چاہی جاوے اور فرمایا آنحضرت نے کہ جب جورو خصم خوش ہو کر ایک جگہ بیٹھتے ہین اور محبت سے آپسمین ملتے ہین دس نیکی اُنکے نامۂ اعمال مین لکھی جاتی ہین اور دس بدی وہان سے دھوئی جاتی ہین اور دس درجے اللہ تعالیٰ کے قرب کے بڑھتے ہین اور جب غسل کرتے ہین جتنے بال اُنکے بدن مین ہین اتنی نیکی اُنکو ملتی ہی اور اُسی قدر بدی اُنسے دور ہوتی ہی اور جب عورت کو لڑکا پیدا ہونیکے وقت درد ہوتا ہے ہر دفعہ کے بدلے ہزار نیکی اُسکو دینگے اور ہزار بدی اُس سے دور کرینگے کتابون مین لکھا ہی کہ جب عورتون نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مردونکو بہت نیک عملونکے ثواب ملتے ہین جیسے نماز جمعہ و جماعت نماز عید حضور بنازہ عیادت بیمارون کی حج عمرہ جہاد اور ہم لوگ اس نعمت سے بے نصیب رہی اس کا کیا سبب آپ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور دوسری عورتونکو خبر کردو کہ تم کو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اسواسطے کہ تم اپنے شوہرونکے ساتھ اچھی طرح سے رہو ملاپ رکھو ہر کام مین اُنکی رضامندی پر چلنا تمھارے حق مین ان عبادتونکی برابر ہی اِن باتون سے تمکو ویسا ہی ثواب ملیگا اور بھی لکھا ہی کہ عورتون کے حق گھر بار کی خدمت جیسے کھانا پکانا

گھر بار کے لوگونکو بانٹنا جھاڑو بُہارو دینی لڑکونکی خدمت کرنی شوہر کی چیزین حفاظت سے رکھنی چھوٹی بڑونکی خاطرداری کرنی جہاد کا مرتبہ رکھتی ہی بلکہ اس سے زیادہ کیونکہ جہاد مین آدمی کا فرونسے لڑا مارا گیا چھٹی ہوئی اور عورت رات دن گھر کی درستی مین تکلیف اُٹھاتی ہی اور انواع انواع طرحکے دُکھ برداشت کرتی ہی غرض اکثر عورتین یہ کام کرتی ہین لیکن جو نیت اُنکی یہ ہو کہ یہ کام ہم حق سبحانہ تعالی کی رضامندی کیواسطے کرتی ہین تو سب مرتبہ ولی کا پاوین اور حدیث مین آیا ہی کہ عورت جب حمل سی ہوتی ہی اُسوقت سے لڑکے کے دودھ پلانے تک غازی کا ثواب پاتی ہی اگر اس عرصے مین مرجاوے تو شہادت کا درجہ پاوے معتبر کتابون مین لکھا ہی اِنَّ اللّٰہ کَتَبَ الْغَیْرَۃَ عَلَی النِّسَاءِ وَالْجِہَادَ عَلَی الرِّجَالِ فَمَنْ صَبَرَ مِنْھُنَّ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا کَانَ لَھَا مِثْلُ اَجْرِ الشَّھِیْدِ جانو کہ غیرت یعنی رشک عورتونمین ذاتی ایک صفت ہوتی ہی جب مرد دوسری عورت کرتا ہی تو وہ رشک کرتی ہین سو اگر کوئی عورت ایسی ہو کہ دینداری کی رو سے خیال کرے کہ مردونکو چار عورتون کا حکم ہے میرے سوا تین اور کرسکتا ہی اُسکے سوا لونڈیان جتنی ہون پس مین اللہ تعالی کے حکم پر کیون نہ چلون اور شکوہ کرون پھر اُسپر شوہر سے راضی رہی اور ہر بات مین حاضر گو اُسکے دل مین کچھ بُرائی گذرے مگر اُسکو کسی طرح ظاہر نہ کرے یعنی سوتون سے نہ جھگڑے گالیان نہ دے بُرا نہ کہے تو ایسی عورت دینداری مین سچی ہی اور حق تعالی اُسکو درجہ شہید کا دیتا ہے کیونکہ یہ بات ایسی ہی کہ اکثر عورتین اس جہل سے اپنے تئین ہلاکت مین پہونچاتی ہین تو جو عورت ایسے رنج اور غم کو اپنے اوپر اللہ تعالی کی خوشی کے واسطے قبول کرے گی کیون نہین ایسا درجہ پاویگی پھر جو عورت اس بات مین تحمل اور صبر نہین کرتی اور ہمیشہ شوہر سے اور سوتون سے قضیہ جھگڑا رکھتی ہی وہ اس نعمت سے محروم ہے اور دینداری مین جھوٹی بلکہ شوہر کی نارضامندی سے حق تعالی کی خفگی مین پڑے گی کیونکہ اُسکے شوہر نے خلاف حکم شرع کے وہ کام نہین کیا باقی رہی یہ بات کہ اگر وہ مرد موافق حکم شرع کے دینے لینے کھانے پینے شب باشی مین برابری نہ رکھے گا تو حق سبحانہ و تعالی کے دربار مین پکڑا جاویگا مدینے کی ایک عورت نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ شوہر کا حق مجھپر کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر شوہر کے بدن سے پیپ لہو بہتا ہو پھر تو اُس کو بے کراہت اپنی زبان سے

ف تحقیق اللہ تعالی نے لکھا غیرت کو عورتون پر اور جہاد کو مردون پر پس جس عورت نے صبر کیا اسمین سے ایمان اور ثواب سمجھکر ہوا اسکے لئے مثل اجر شہید کے ۱۲ مصحح مطبع مجددی سلمہ اللہ تعالی

چاٹ کر صاف کرے تو بھی تجھسے حق شوہر ادا نہو کتابونمین لکھا ہی کہ عورت پر شوہر کے دس حق ہین پہلا
یہ کہ جب مرد کو خواہش ہو بغیر عذر شرعی کے منع نہ کرے دوسرا یہ کہ شوہر کے گھر سے بے حکم اُسکے کسی کو کچھ
نہ دے اگر دیگی شوہر ثواب پاویگا اور یہ عذاب تیسرا یہ کہ بدون اذن شوہر کے نفل روزہ نہ رکھے چوتھا یہ کہ بدون
اجازت شوہر کے گھر سے باہر پاؤن نہ نکالے پانچوان یہ کہ شوہر کا عیب اپنے لوگون کے پاس ظاہر نہ کرے
چھٹا یہ کہ جو چیز ضرور ہو اُسکے سوا شوہر سے نہ مانگے ساتوین یہ کہ شوہر کی خوشی سے خوشی کرے اور اُسکی غم
سے غمگین رہے آٹھوان یہ کہ شوہر کو کسی بات مین شرمندہ نہ کرے غیرت نہ دلواوے نوان یہ کہ ہمیشہ اپنی تئین
بناؤ سے رکھے اور جو حرکت شوہر کو پسند نہ آوے اُس سے باز رہے دسوان یہ کہ لڑکون کو بد دعا نکرے بس
جو عورت اپنی شرارت اور بگراپن سے ان باتونکو اپنی خاطر مین نہ لاوے حق تعالی کی لعنت اور غضب مین
گرفتار ہووے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ عورت سے قیامت کے دن نماز کے بعد شوہر کے حق
کی پرسش ہوگی **نقل** ہی کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین ایک عورت اپنی مان
اور اپنے شوہر کو چھوڑ کر مرگئی ایک دن اُسکی مان نے خواب مین دیکھا کہ بیٹی کے سر پر آگ جلتی ہی سخت
عذاب مین گرفتار ہوئی ہی ناک اور منھ سے اُسکے لہو ٹپکتا ہی دونون ہاتھ سر پر بندھے ہین پاؤن مین
آتشی بیڑیان پڑی ہین سانپ چھاتی سے لٹک رہا ہی یہ حالت دیکھکر مان نے پوچھا اے بیٹی تیرا حال کیون
ہوا اُسنے بیان کیا ای مان آگ جو سر پر جلتی ہی یہ تو اُس کا عوض ہی کہ مین اپنی خاوند کا عیب دوسرون سے
ظاہر کرتی تھی اور ہاتھ میرے سر پر جو بندھے ہین یہ اُسکا بدلہ ہے کہ مین بے اذن شوہر کے گھر کی چیز دوسرون
کو دیتی تھی اور سانپ جو چھاتی پر چڑھا کاٹتا ہی یہ اُسکا عوض ہی جو بے حکم خاوند کے دوسرے کے لڑکونکو اپنا
دودھ پلاتی تھی اور منھ اور ناک سے جو لہو بہتا ہی یہ اُس کا بدلہ ہی کہ شوہر کو گالیان دیتی تھی اور کوستی تھی اور
پاؤن مین جو آگ کی بیڑیان پڑی ہین یہ اُس کا عوض ہی جو بے اجازت خاوند کے گھر سے باہر پاؤن
نکالتی تھی ای مان جانی تو میرے دکھ پر رحم کر اسوقت میرے کام آ شاید اللہ تعالی اپنے غضب سے مجکو مخلصی دے
اب تو جا اور میری طرف سے پیغمبر خدا کی جناب مین سلام عرض کرکے یہ حال میرا ظاہر کر کہ وہ میرے شوہر کو بلا کر
سمجھاوین اور میری تقصیرین اُس سے معاف کرا دین جب صبح ہوئی اُسکی مان روتی کلپتی

حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی بہت عاجزی اور بیکسی کے ساتھ بیٹی کیطرف سے سلام اور وہ پیام عرض کیا
حضرتؐ نے اُسکے شوہر کو بلایا اور فرمایا اے فلانے میری خاطر سے اپنی جورو کی تقصیرین معاف کر
اس بڑھیا کو غم اور الم سے نجات دے اُسنے عرض کیا یارسول اللہ مین کیونکر اُس سے راضی ہون اُس نے
مجکو بہت جلایا ہی اور دُکھ دیا ہی حضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحیم ہی رحم کرنیوالون کو دوست رکھتا ہی تو
اُسپر رحم کریگا اللہ تعالیٰ تجھپر رحم فرمادیگا عرض کیا بہت بہتر آپکا کہنا میرے سر آنکھون پر مین نے
معاف کیا اُسکی تقصیرون سے در گذرا رات کو بیٹی نے مان کو خواب دکھلایا کیا دیکھتی ہی کہ بیٹی بہشت مین
داخل ہوئی ہی وہان کے زیور اور لباس سے سنواری گئی ہی مان نے پوچھا اب یہ درجہ تجکو کیونکر ملا اُسنے
جواب دیا میرے شوہر نے مجکو معاف کیا حق تعالیٰ نے عذاب سے خلاص کیا اے مان میرے حال کی خبر دینا کی
عورتونکو دیکھو کہ سمجھ بوجھکر چلین اپنے خاوند کی رضامندی اور فرمانبرداری مین قصور نہ کرین تو
اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچین اور کتاب مین لکھا ہی کہ عورت کی حق بھی اُن کے شوہرون پر گیارہ ہین پہلا یہ
کہ عورت کو پردے مین رکھے ایسا حکم نکرے جسمین اُسکو باہر جانا پڑے دوسرا یہ کہ شریعت کی راہ
بتادے وضو نماز روزہ حج زکوٰۃ حیض و نفاس کے حکم سکھاوے اور جو باتین اُسکے دین کے کام کی ہون بتادے
جو نسیکھے تو پہلے نرمی سے سمجھاوے اسمین بھی درست نہو تو ساتھ سونا ترک کرے اسمین بھی نہ مانی تو مارے
اسمین بھی راہ پر نہ آوے تو طلاق دے تیسرا یہ کہ حلال کی کمائی اپنے مقدور کے موافق اسکو کھلاوے پلاوے پہناوے
کیونکہ جو گوشت حرام کی روزی سے بڑھتا ہی دوزخ مین جلایا جاتا ہی چوتھا یہ کہ اگر ناموافقت ہو تو اُسکو خوشی سے
چھوڑ دے لٹکا نرکھے پانچوان یہ کہ اُسکے رات کے سونے کا گھر علیحدہ مقرر کرے چھٹا یہ کہ جن عورتون نے اپنے
مان باپ سے بہت کم جہیز پایا ہی اُسکا ذکر اپنی عورت سے نہ کرے اسکا طعنہ نہ دے ساتوان یہ کہ اگر ایک جورو دولتمند ہو
اور ایک فقیر تو دونون کی خاطرداری برابر کرے آٹھوان یہ کہ عورت کو گالیان نہ دے نوان یہ کہ عورت
کے مان باپ بھائیونکے ساتھ ہو سکے تو احسان کرے دسوان یہ کہ عورت کو اکثر اللہ تعالیٰ کی عبادت
اور اچھی خصلتونکی نصیحت کرے گیارھوان یہ کہ جب سفر سے آوے کچھ سوغات اُس کے واسطے لاوے
حدیث مین آیا ہے کہ حضرت کے وقت مین کسی نے اپنی جورو سے کہا کہ جب تک مین باہر سے نہ آؤن

تو بالاخانے سے ہرگز نیچے نہ اُتریو اور باپ اُس عورت کا نیچے کے مکان مین رہتا تھا بیمار ہوا اُسنے حضرت سے پوچھوا بھیجا کہ مین باپ کے دیکھنے کو نیچے جاؤن حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے خاوند کے حکم پر قائم رہ جب وہ مرگیا عورت نے پھر نیچے آنے کیلئے حضرت سے اجازت چاہی آپنے فرمایا کہ اپنے شوہر کے حکم کو بجا لا غرض اُسکے باپ کو لوگون نے دفن کیا پر وہ عورت نیچے نہ اُتری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ غَفَرَ لِاَبِیْھَا بِطَاعَتِھَا لِزَوْجِھَا یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے بخشدیا اُس عورت کے باپ کو اس سبب سے جو اسنے اپنے شوہر کی فرمانبرداری کی عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُقْبَلُ لَھُمْ صَلٰوۃٌ وَّلَا تَصْعَدُ لَھُمْ حَسَنَۃٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوَالِیْہِ فَیَضَعَ یَدَہٗ فِیْ اَیْدِیْھِمْ وَالْمَرْاَۃُ السَّاخِطُ عَلَیْھَا زَوْجُھَا وَالسَّکْرَانُ حَتّٰی یَصْحُوَ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ کہا جابرؓ نے فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین شخص ہین کہ اُنکی نماز قبول نہین ہوتی یعنی اُسپر ثواب تمام نہین ہوتا اگرچہ اُسکے ذمہ سے چھوٹتا ہے اور نہین بلند ہوتی ہے اُنکے واسطے نیکی پہلا بندہ بھگوڑا جبتک کہ پھر آوے اپنے خاوندونکی طرف اور رکھے اپنے ہاتھ اُنکے ہاتھونمین یعنی اپنے تئین اُنکے اختیار مین دے دوسری وہ عورت جسپر غصہ ہوا اُسکا شوہر تیسرا متوالا بیہوش جبتک ہوش مین آوے جب اُس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسونکی نماز کا ثواب کامل نہین ہوتا تو سمجھا گیا کہ نیکی اُنکی جب تک اُن کے قصور سے توبہ نہ کرین مقبول نہین الٰہی ہمکو اور سب مردون کو اور عورتون کو ہدایت کر اور توفیق دے جو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے موافق چال چلین شرع کے احکام پر قائم رہین جوروین خاوندونکی دوستی اور محبت سے فرمانبردار ہوکر آپسمین گذران کرین اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِحُرْمَۃِ النَّبِیِّ وَاٰلِہِ الْاَمْجَادِ اَجْمَعِیْنَ

سترھوان باب جھوٹ اور کذب کی برائی کے بیانمین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے چودھوین سیپارے کے بیسوین رکوع مین اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ج وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ ۝ ترجمہ جھوٹھ بناتے وہ ہین جنکو یقین نہین اللہ کی باتونپر اور وہی لوگ ہین جھوٹے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا ترجمہ لازم کر لو اپنے اوپر سچ کہنے کو کیونکہ سچ کہنا راہ دکھلاتا ہی یعنے پہونچاتا ہی نیکی کی طرف اور بیشک نیکی پہونچاتی ہی بہشت کی طرف اور ہمیشہ آدمی سچ کہتے کہتے پہونچ جاتا ہی سچائی کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہے وہ آدمی اللہ تعالیٰ کے دربار مین سچا اور بچاؤ اپنے تئین جھوٹ کہنے سے کیونکہ جھوٹ کہنا راہ دکھلاتا ہی یعنی پہونچاتا ہی بدکاری کی طرف اور بیشک بدکاری پہونچاتی ہی دوزخ کیطرف اور ہمیشہ آدمی جھوٹ کہتے کہتے پہونچ جاتا ہی جھوٹھ کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہی وہ حق تعالیٰ کی درگاہ مین جھوٹا اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سچ نیک عمل ہی کہ اسکی خوبی بڑھتے بڑھتے آدمی کو دنیا مین عزت دیتی ہے اور آخرت مین بھی کام آتی ہی اور جھوٹ بہت بد کام ہی کہ اسکی برائی بڑھتے بڑھتے آدمی کو دنیا مین بے اعتبار اور بے حرمت کرتی ہی اور آخرت کے وقت بھی عذاب مین ڈالتی ہی اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جھوٹ کہنا تین جگہ مصلحۃً جائز ہی ایک اپنی عورت سے کیونکہ عورتین کم عقل تھوڑی بات مین بدگمان ہو جاتی ہین انکی تسلی کے واسطے مضائقہ نہین دوسرے لڑائی مین داؤن گھات کو تیسرے دو آدمیون کے بیچ ملاپ کر دینے کو اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب جھوٹ بولتا ہی بندہ جدا ہوتا ہی اس سے فرشتہ ایک کوس اس کی منھ کی بدبو کے سبب جو پیدا ہوئی جھوٹ بولنے سے عبادۃ بن صامت روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عہد و پیمان کرو مجھسے سات چیز کا اقرار کرتا ہون اور ضامن ہوتا ہون مین تمھارے واسطے بہشت کا اول یہ کہ سچ کہا کرو جب کچھ بات کہو یا کوئی خبر دو دوسری یہ کہ پورا کرو جب کسی سے وعدہ کرو تیسری یہ کہ امانت مین خیانت نکرو جب تم کو کوئی امین کرے چوتھی یہ کہ چھپائے رہو اپنے ستر کو کھلا نجاوے پانچوین یہ کہ نیچی رکھو اپنی آنکھین ان چیزون سے جن کا دیکھنا درست نہین یعنی پرائی حرمت پر نگاہ نہ ڈالو چھٹی یہ کہ بچا رکھو اپنے ہاتھون کو بد حرکتون سے یعنے ظلم کرنا یا حرام کھانا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اٹھتا ہے آدمی صبح کو

اُسکے بدن کے ہر ایک جوڑ زبان کی منت اور عاجزی کرتے ہین پھر کہتے ہین کہ خدا سے ڈریو اے بھائی اور اپنے تئین بچا رکھیو کہ تمھاری بچاؤ سے ہم سب کا بچاؤ ہی اسلیئے ہم تمھارے فرمانبردار ہین اگر تم نیک اور سیدھی راہ پر چلوگی تو ہم بچین گے اور جو تم ٹیڑھی اور بُری راہ اختیار کروگی ہم مارے پڑینگے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ سوال کیا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہ دنیا اور آخرت کی نجات کس چیز سے ملتی ہی فرمایا کہ اپنی اختیار مین رکھ اپنی زبان کو نہ بولے کوئی بات مگر جو تیرے حق مین فائدہ کرے اور بیٹھ اپنے گھر یعنی عبادت کر اِدھر اُدھر بیفائدہ نہ پھر اور رویا کر اپنے گناہون پر پھر معافی مانگ اللہ تعالیٰ سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یون فرماتے ہین کہ جو کوئی آدمی بیہودہ باتین بہت بولتا ہی اُسکی شرم کم ہوتی ہی اور جسکی شرم کم ہوئی اُسکے دلمین سیاہی آئی معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیخدمت مین عرض کی مجھے نصیحت کیجئے آپ نے اشارہ کیا زبان کی طرف کہ اسکو سنبھالے رہو پھر عرض کیا اور کچھ فرمایا کہ اسکے برابر بُری چیز دوزخ مین لیجانیوالی کوئی نہین عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ اَبُوْذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ابی ذر رضی اللہ عنہ حضرت سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تین شخص ہین کہ کلام نکریگا اللہ تعالیٰ اُنکے ساتھ قیامت مین اور نہ دیکھے گا نظر رحمت سے اُنکی طرف اور پاک نکریگا اُنکو گناہون سے اور اُنکے لیے دکھ عذاب کا ہی کہا ابو ذر نے نا اُمید ہوے اور نقصان مین پڑے وہ کون ہین یہ لوگ یا رسول اللہ فرمایا آپ نے لٹکانیوالے ازار کے یعنی جس نے اپنا پائجامہ یا اور کوئی کپڑا ناز اور تکبر کی راہ سے شرعی حد سے زیادہ کیا حد اُسکی آدھی پنڈلی ہے اور ٹخنون کے اوپر تک بھی رخصت ہی اور جو شخص کچھ دیکر کسی کو اُسپر احسان جتا دے اور جو شخص کہ بڑھاتا اور قیمتی کرتا ہی اپنے مال کو جھوٹ قسم کھاکے حدیث مین آیا ہی کہ ایک روز حضرت نے عورتونکو جمع دیکھا فرمایا یہ لوگ اکثر دوزخی ہونگی کسی نے پوچھا کیا سبب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ زبان کے سبب اُنکی زبان سے ہمیشہ گالی بد دعا شوہر اور گھر اور لوگون کے

حق مین نکلتی ہی اُس بُری عادت کے سبب اللّٰہ کے غضب مین پڑتی ہین اور فرمایا حضرت صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ معراج کی رات کو ایک قوم کو مین نے دیکھا کہ مُنھ اُسکا سور کیطرح اور زبان کو گردن کی طرف کھینچکر نکالا ہی اوپر سے آگ کے کوڑے مار رہی ہین حضرت جبرئیل علیہ السلام سے مین نے پوچھا یہ کون لوگ ہین کیا تقصیر کی ہی جو ایسے بڑے عذاب مین گرفتار ہوئی ہین حضرت جبرئیل نے کہا یارسول اللّٰہ یہ لوگ وہ ہین جو لوگونکی حق تلفی کرتے تھے اور اپنے فائدی کے واسطے جھوٹی گواہی دیتے تھے دین کھو کر دنیا حاصل کرتے تھے اور فرمایا حضرت صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ منافق کی تین علامت ہین جسمین یہ باتین پاؤ اُسے پہچان لو ایک تو یہ کہ جب بات کہتا ہی جھوٹ کہتا ہی دوسری یہ کہ جب کسی سے وعدہ کرتا ہی خلاف کرتا ہے تیسری یہ کہ جب کوئی اُس کے پاس امانت رکھے مقرر خیانت کرے غرض جھوٹ بہت بد ہے کہ اس سے آدمی بڑی حیرانی مین پڑتا ہی اور سخت مصیبت مین گرفتار ہوتا ہے الٰہی ہمکو اور سب مسلمانون کو ایسی بُری خصلتون سے محفوظ رکھیو حضرت نبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکی آل اور اصحاب پاک کی عزت سے آمین

اٹھارھوان باب غیبت اور چغلی کرنیکی بُرائی کے بیان مین

فرمایا اللّٰہ تعالیٰ نے چھبیسوین سیپارہ کے چودھوین رکوع مین وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ ترجمہ اور کسی کے بھید کی تلاش نکرو اور بدنکہو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو بھلا خوش لگتا ہی تم مین کسی کو کہ کھاوی گوشت اپنی بھائی کا جو مردہ ہو سو گھن آوی تمکو ابوہریرہ رضی اللّٰہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَهُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ

ترجمہ فرمایا لوگون سے کہ تم جانتے ہو کیا ہی غیبت لوگون نے عرض کیا اللّٰہ اور رسول زیادہ واقف ہین فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے عیب کا ذکر کرے اور

وہ بات ایسی ہو کہ اگر وہ شخص جسکا عیب بیان کیا ہی سُنے تو ناخوش ہو لوگون نے پوچھا کہ اگر وہ عیب فی الحقیقت اُسکی ذات مین ہو تو بھی غیبت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا البتہ اُسی کو غیبت کہتے ہین کہ وہ عیب اُسمین ہو اگر وہ عیب اُسمین نہین ہی تو تو نے اُسپر افترا کیا یعنی طوفان باندھا یہ دوسرا گناہ ہوا حذیفہ رض نے جو پیغمبر خدا کے بھید دن سے واقف تھے نقل کی کہ مین نے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ فرماتے تھے کہ داخل نہین ہوتا ہی بہشت مین لترا چغلخور یعنی جو کوئی ایک جگہ کی بات دوسری جگہ پہونچاتا ہی اگرچہ وہ بات سچی ہو مگر جب وہ جانتا ہی کہ ایسی باتون سے لوگون کے درمیان فساد ہوگا قضیہ لگے گا اور پھر وہ کام کرتا ہی تو بڑا گنہگار ہوا اور بکالترا اپنا البتہ ایسا شخص مرد ہو یا عورت بہشت مین جانے کے لائق نہین اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کسی کی غیبت کریگا وہ میری شفاعت سے محروم ہوگا اور غیبت کرنیوالی کی نیکیان اُسکے نامۂ اعمال مین جسکی غیبت ہوئی لکھی جاتی ہین قیامت کے دن وہ نامہ داہنے ہاتھ مین اُسکے دیا جاویگا دیکھکر تعجب کریگا کہ مین نے تو یہ نیکیان نہین کین کیونکر میرے نامۂ اعمال مین لکھی گئین فرشتے کہینگے کہ جن لوگون نے تیرا عیب دنیا مین ظاہر کیا تھا اللہ تعالی نے اُنکی نیکیان لیکر تیرے نامۂ اعمال مین لکھدین بے کمائے یہ دولت تجکو ملی اُس سے چھینی گئین سفیان بن عبد اللہ ثقفی روایت کرتے ہین سوال کیا مین نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یا رسول اللہ کونسی چیز بہت بد ہی کہ جس سے مین ڈرا کرون حضرت نے اُسکے جواب مین پکڑلی اپنی زبان اور فرمایا یہ سب سے بد ہی جس سے انسان کو ڈرنا لازم ہی کیونکہ اکثر بُرائیان اسی سے پیدا ہوتی ہین اور فرمایا کہ جو کوئی کسی کی عزت کھونے کو اُسپر طعنہ مارتا ہی بدنام کرتا ہی اور جو کوئی کسی پر لعنت کرتا ہی یعنی اُسکو ایسی بد دعا دیتا ہے کہ اللہ کی رحمت سے دور ہووے اور جو کوئی سخت گالیان دیتا ہی بُری باتین سُناتا ہی اور جو کوئی بیحیائی اور بیہودگی کے کلام زبان سے نکالا کرتا ہی وہ مسلمان نہین کیونکہ ایسی خصلتین مسلمانون مین نہین ہوتین اور فرمایا کہ جب کوئی کسی پر لعنت کرتا ہی چڑھ جاتی ہی وہ آسمان پر بند پاتی ہی دروازے اُس کے پھر اُترتی ہے نیچے بند پاتی ہی دروازے زمین کے پھر داہنے بائین چلتی ہی جب نہین پاتی کہین گھُسنے کی جگہ اور رہنے کا مقام پلٹتی ہی جسپر بھیجی گئی اگر وہ قابل نہ تھا لعنت کے تو پھرتی ہے

اُسی کی طرف جسنے زبان سے نکالی تھی پس مسلمان کو چاہیئے کہ جب تک کوئی ایسا معلوم نہو کہ وہ بیشبہہ لعنتی ہوچکا اور خاتمہ اُسکا کفر پر ہوا تب تک یہ حرف اُسکے حق مین نہ نکالے باقی جائز ہی لعنت کتنون پر اُنکی صفت کے سبب کافرون پر یہود اور نصاریٰ پر شراب پینیوالون پر ظالمون پر چورون پر تصویر بنانیوالون پر سود کھانیوالون اور کھلانیوالون اور اُسکے گواہون پر اور اُسکے تمسک لکھنے والونپر اور جو مرد ہوکر اپنی صورت اور وضع رنڈیون کی کرے اور عورت ہوکر مردون کی صورت اور وضع بناوے اور جو بال مین چُٹلا[۵] دین اور جو چُٹلا چاہین اور جو گُدنا گُدواوین اور محلّل یعنی حلال کردینے والا اپنی زوجہ کو پہلے زوج کے واسطے اور محلّل لہ وہ جسکے واسطے حلال کیا گیا وغیرہ الٰہی ہمکو اور سب مومنونکو ایسی بُری خصلتون سے اپنی پناہ مین رکھ آمین یارب العالمین

اُنیسوان باب حسد اور دشمنی اور دکھاویکو عبادت کرنیکے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ فلق مین وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ترجمہ کہدے اے رسول اللہ پناہ چاہتا ہون مین حسد کرنیوالے کی بدی سے جب وہ حسد کرے حسد کرنیوالا وہی ہے جو کسی کی اچھی چیز پر ڈاہ کرے عداوت سے چاہے کہ یہ چیز اُسکی جاتی رہے ایسا شخص بہت بُرا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ ترجمہ الگ رکھو اپنے تئین حسد سے کیونکہ حسد کھاتا ہے یعنی دور کرتا ہے نیکیون کو جیسا کھاتی ہے یعنے جلاتی ہے آگ لکڑی کو اور معتبر کتابون مین لکھا ہے دس چیزین ہین کہ جن سے دس آدمی اللہ تعالیٰ کے غضب مین گرفتار ہوتے ہین بخل کے سبب سے مالدار طمع کے سبب سے عالم بیحیائی کے سبب سے عورتین دنیا طلبی کے سبب سے بوڑھے کاہلی کے سبب جوان ظلم کے سبب بادشاہ حسد کے سبب فقیر نامردی کے سبب غازی غرور اور بُرائی کے سبب عابد دکھاوے کے کام کرنیکے سبب بہت آدمی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَنَابَزُوْا

[۵] چُٹلا یعنی بالون مین بال جوڑنا

وَلَا تَنَافَسُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا ترجمہ دور رکھو اپنے تئین بدگمانی سی کیونکہ بدگمانی کرنی کسی پر سخت جھوٹ ہی اور کھوج مین نہ پڑو دھوکا دینے کو اور ضد سی مول نہ بڑھاؤ یا کسی کو نہ بہکاؤ اور بُرائی نہ چاہو اور دشمنی نہ کرو اور پیٹھ پیچھے بد نہ کہو یا دوستی سے ہاتھ نہ اُٹھاؤ اور دنیا کی طمع مین بہت نہ لگے رہو اور آپسمین رہو جیسے ایک صاحب کے دو غلام اور ایک باپ کے دو بیٹے عدی بن حاتم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ واٰلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ قیامت کے دن اللّٰہ تعالیٰ حکم کریگا کہ فلانی قوم کو بہشت مین لیجاؤ جب فرشتے اُنکو لیکر بہشت کے نزدیک پہونچین گے جہان سے بہشت کی بو انکو لگیگی اور محل اور مکان وہان کے نظر پڑینگے اُسدم آواز آویگی کہ ان لوگون کو دوزخ مین داخل کرو انکا کچھ علاقہ بہشت مین نہین یہ خبر سُنکر اُن لوگون پر عجیب طرح کی حالت گذریگی کہ مارے غم اور غصے کے قریب ہلاکت کے پہونچ جائینگے اور فریاد کرینگے داد بیداد مچائین گے پھر عرض کرینگے خداوندا اگر ہمکو دوزخ ہی مین ڈالنا تھا تو پہلے بہشت کو کیون دکھلایا اُسکی نعمتون سے کیون آگاہ فرمایا دکھلانا کچھ اور دینا کچھ اور یہ کیا معاملہ ہے حق سبحانہٗ تعالیٰ جواب دیگا کہ اُسدن کو یاد کرو کہ دنیا مین لوگونکی خاطر سے دکھلانے کو عبادت کرتے تھے میرے خوف سے جو تمہارا خالق تھا کبھی نہ کی لوگونکی خاطر ہر کام مین منظور رکھتے تھے ہمارا حکم خاطر مین ہرگز نہ لاتے لوگون سے شرما کر بعضے کام ترک کرتے میری قہاری اور جباری کے ڈر سے ہرگز نہ چھوڑتے خلوت مین مجھے غائب جانکر اور طرح کے کام کرتے اور باہر لوگون کے روبرو اور طرح کے کام عمل مین لاتے اب اُس فریب کی یہی سزا ہے کہ تمکو یہان فریب دیا گیا اور دُکھ پر دکھ زیادہ ہوا اور فرمایا حضرت صلی اللّٰہ علیہ واٰلہ وسلم نے کہ جو کوئی کچھ عبادت دکھانے کو کرتا ہے وہ عبادت اسکی حق تعالیٰ کے دربار مین قبول نہین ہوتی مثل اُسکی ایسی ہے جیسے بھگ جگنی کا کیڑا ذرا روشن ہوا اور پھر وہین بجھ گیا روشنی اسکی قائم نہین رہتی اور قرار نہین پکڑتی ایک تماشا ہے کہ لڑکے اُسکو پکڑ کے اپنا جی خوش کر لیتے ہین اور فرمایا بہت لوگونکی نماز اُنکو کچھ فائدہ نہ دیگی جو دکھانے کو پڑھتے ہین اور دل مین کچھ شوق نہین رکھتے وہ نماز کیسی ہے جسطرح کوئی کنکر پتھر بھر کر گود مین بازار جاوے لوگ جانین کہ مال ہے پر اُس سے سودا مول نہین لے سکتا کچھ فائدہ نہین اُٹھا سکتا صرف اتنا فائدہ ہوا کہ لوگونکی نظرون مین مالدار ٹھہرا پر حقیقت مین کچھ

فائدہ نہین اور فرمایا حضرتؐ نے کہ پچھلے زمانے مین لوگ ہونگے کہ اپنے دین کو دنیا کیواسطے بیچین گے زبان اُسکی شکر سے بھی بہت میٹھی دل مین اُنکے اندھیری رات سے بھی زیادہ تاریکی نماز روزہ حج کرینگے اسواسطے کہ لوگ نمازی روزہ دار حاجی کہین بزرگی کرین تعظیم وتواضع بجالاوین اُن کی عبادت کو جسوقت فرشتے آسمان پر لیجاتے ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ ایسی عبادت جسمین اخلاص اور محبت نہو ہمکو پسند نہین اس دکھاوے کی عبادت کو یہان سے نکالو دور کرو فرشتے اُسکو لاکر اُس شخص کے سر پر مارتے ہین پھر اُسکو دوزخیونکے دفترخانے مین جسکا نام سجین ہی داخل کرتے ہین اور جو کوئی تھوڑی عبادت خلاص اور محبت سے اچھی طرح ٹھیک کرکے دھیان سے ادا کرتا ہی فرشتے اُسے آسمان پر لیجاتے ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اُسکو اور زیادہ کرو بڑھاؤ کہ میری بندی نے بڑے اخلاص سے ادا کیا ہی دلیل اُسکی آیت قرآن مجید کی ہی وَاِن تَکُ حَسَنَۃً یُّضَاعِفْھَا وَیُؤْتِ مِنْ لَّدُنْہُ اَجْرًا عَظِیْمًا ترجمہ اور اگر نیکی ہو تو اُسکو دونا کرے اور دیوے اپنے پاس سے بڑا ثواب عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَجُلٌ اُسْتُشْھِدَ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعْمَتَہٗ فَعَرَفَھَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْھَا قَالَ قَاتَلْتُ فِیْکَ حَتّٰی اسْتُشْھِدْتُّ قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ قَاتَلْتَ لِاَنْ یُّقَالَ جَرِیْءٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْھِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَہٗ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعْمَتَہٗ فَعَرَفَھَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْھَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُہٗ وَقَرَأْتُ فِیْکَ الْقُرْاٰنَ قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ اِنَّکَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ لِیُقَالَ ھُوَ قَارِیٌٔ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْھِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَعْطَاہُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ کُلِّہٖ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعْمَتَہٗ فَعَرَفَھَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْھَا قَالَ مَا تَرَکْتُ مِنْ سَبِیْلٍ تُحِبُّ اَنْ یُّنْفَقَ فِیْھَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِیْھَا لَکَ قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ فَعَلْتَ لِیُقَالَ ھُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْھِہٖ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ (م) ترجمہ ابوہریرہؓ نے روایت کی کہ فرمایا حضرتؐ نے تحقیق بغیر اخلاص کے جنھون نے عمل کیا تھا اُن مین کا پہلا آدمی جس پر حکم جاری ہوگا قیامت کے دن وہ شخص ہی کہ مارا گیا اللہ کی راہ مین پس لاوینگے اُسکو حساب

کے واسطے دربار مین اللہ تعالیٰ کے پھر تبلاویگا اللہ تعالیٰ اُسکو اپنی نعمت جو اُسے دی تھی سو وہ
سمجھ جاویگا اُس نعمت کو یعنی اقرار کریگا اُسپر پس کہے گا اللہ تعالیٰ کہ کیا عمل کیا تونے اس نعمت کی
سبب یعنی اُس نعمت کا شکر کیونکر بجا لایا بولے گا وہ شخص لڑا مین کافرون سے تیری راہ مین یہانتک
کہ شہید ہوا مین فرماویگا اللہ تعالیٰ جھوٹ کہتا ہے تو یعنی نہین لڑا تو محض میری رضامندی پر بلکہ
لڑا تو اسلیئے کہ کہین تجکو لوگ جوانمرد بہادر سو تو کہا گیا یعنی دنیا مین لوگ تجکو کہہ چکے اُسکی مزدوری تجکو
ملی خوشی دل کو حاصل ہو چکی پھر حکم ہوگا کہ گھسیٹین اُسکو اوندھے منھ یہانتک کہ ڈالا جاویگا جہنم مین
دوسرا شخص وہ کہ جسنے سیکھا علم اور سکھایا اُسکو اور پڑھا قرآن پس لاوینگے اُسکو دربار مین پھر تبلاویگا اللہ تعالیٰ
اُسے اپنی نعمتون کو سو اقرار کریگا وہ اُسکا فرماویگا اللہ تعالیٰ کیا کام کیا تونے اُس سے یعنی کیونکر اُن نعمتون کی
شکرگذاری کی کہیگا وہ شخص سیکھا مین نے علم اور سکھایا مین نے اور ونکو اور پڑھا مین نے قرآن تیری راہ
مین پس فرماویگا اللہ تعالیٰ جھوٹا ہے تو یعنی یہ کام تونے اخلاص کیساتھ میری خوشی کو نہین کیا لیکن
سکھایا تونے علم اسیواسطے کہ لوگ تجکو عالم کہین اور پڑھا تونے قرآن اسلیئے کہ لوگونمین قاری مشہور ہو
یعنی اُن کامونکے سبب دنیا مین تجکو عزت اور بڑائی ملے اور فائدہ حاصل ہو سو ایسا ہی ہوا یعنی لوگون
نے تیری بڑائی کی تجکو فائدہ پہونچا یا تیری مزدوری تجکو ملی پھر حکم ہوگا کہ منھ کے بل گھسیٹتے ہوئے لے جاوٴ
فرشتے اسی طرح جہنم مین لیجا کر ڈالدینگے تیسرا وہ شخص جسپر کشادہ کی تھی اللہ تعالیٰ نے روزی یعنی
اُسکو مالدار کیا تھا اور بخشا تھا اُسکو ہر طرح کا مال پس لاوینگے اُسکو پھر تبلاویگا اللہ تعالیٰ اُسے اپنی
نعمتون کو سو جان لیگا وہ اُنکو تب فرماویگا اللہ تعالیٰ کیا کام کیا تونے اُن نعمتونسے یعنی کس طرح اُسکا
شکر بجا لایا کہے گا وہ شخص جس راہ مین تو راضی ہوتا ہے اُسی راہ مین مین نے خرچ کیا تیری رضامندی
کیواسطے فرماویگا اللہ تعالیٰ جھوٹا ہے تو لیکن کیے تونے کام اسیواسطے کہ لوگ تجھے سخی کہین
تیری بڑائی گاوین سو کہہ چکے دنیا مین اُسکا بدلہ تو پاچکا پھر حکم ہوگا کہ اوندھے منھ گھسیٹتے ہوئے
لیجاوٴ فرشتے اُسی طرح جہنم مین داخل کرینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دکھاویکا کوئی کام
بغیر محبت اور اخلاص کے اُس جناب پاک مین ہرگز منظور نہین اگر ہزارون طرح سے کوئی نیک

کام کرے لوگونکو فائدہ پہونچاوے دکھ اُٹھاوے کبھی قبول نہین معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یَکُوْنُ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَةِ اَعْدَاءُ السَّرِیْرَةِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ قَالَ بِرَغْبَةِ بَعْضِھِمْ اِلٰی بَعْضٍ وَرَھْبَةِ بَعْضِھِمْ مِنْ بَعْضٍ ترجمہ ہونگے آخری زمانے مین لوگ کہ ظاہر مین بھائی اور دوست ہین اور باطن مین بیگانے اور دشمن پوچھا لوگون نے یا رسول اللہ کیونکر ہونگے ایسے فرمایا کہ یہ ہوگا بعضونکی رغبت کرنے سے بعضونکی طرف اور بعضونکے خوف اور کراہت کرنے سے بعضونکی طرف سے یعنی دنیا کی غرض سے جب کوئی غرض کسی سے رکھتے ہونگے تو ملینگے دوستی محبت ظاہر کرینگے اور جب کچھ دنیا کی غرض درمیان نہوگی الگ رہینگے سو یہ خبر ہمارے پیغمبر آخر الزمان مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی ہوئی اب اس زمانے مین ظاہر ہوئی یا اللہ یا کریم مجکو اور سب مومنون کو ایسے برے کامون سے اور بدخصلتون سے دور رکھ اپنے فضل وکرم سے بحرمةِ النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بیسوان باب تکبر اور غضب کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے چوبیسوین سیپارے کے گیارھوین رکوع مین اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ترجمہ جو لوگ سرکشی کرتے ہین میری بندگی سے جلد ڈالے جاوینگے دوزخ مین ذلیل ہوکر یعنی جو کوئی اللہ تعالی کے احکام سے سر پھراوے اور غرور کرے اور اسکے کلام پر ایمان نہ لاوے اور لوگون مین اپنی بڑائی ظاہر کرے وہ شخص جہنمی ہوگا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَّمَلِکٌ کَذَّابٌ وَّعَائِلٌ مُّسْتَکْبِرٌ ترجمہ تین شخص ہین کہ بات نہ کریگا اللہ تعالی انسے قیامت کے دن اور نہ ستھرا کریگا انکو اور نہ دیکھیگا انکی طرف اور انکے لیے بڑے دکھ کا عذاب ہے ایک بوڑھا زنا کرنیوالا دوسرا بادشاہ جھوٹا تیسرا درویش بڑائی کرنیوالا اور حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ الْجَنَّةِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُّتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَکْبِرٍ ترجمہ کیا نہ بتلاؤن مین تمکو بہشتیون سے ہر ایک ناچار کہ ذلیل جانتے ہین لوگ اسکو اگر قسم کھاوے وہ اللہ کی سچا بناتا ہے وہ اسکو آیا نہ

بتلاؤن مین تمکو دوزخیون سے ہر ایک جھگڑالو سخت زبان مغرور ضعیف یعنی جسکو لوگ دُنیا مین بے عزت
اور فقیر جانتے ہین اللہ تعالےٰ اُسکا دوست اور مددگار رہوتا ہی جس بات کی وہ خواہش کرے اُسکو عزت
بڑھانے کو وہ انجام کر دے اور جو لوگ دُنیا مین بدزبانی اور سخت گوئی کرتے ہین اور شوم بخت ہوتے ہین
اور بڑائی اور تکبری کرتے ہین اُسکو ذلیل کرے پھر جہنم مین بھر دے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کہ داخل نہ ہوگا دوزخ مین یعنی ہمیشہ نہ رہیگا اُسمین جسکے دِل مین ایک سرسون برابر بھی ایمان ہوگا اور
داخل نہ ہوگا بہشت مین جسکے دِل مین ایک سرسون برابر بھی کبر یعنی بزرگی ہوگی اور فرمایا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین قسم کے لوگ سب کے آگے دوزخ مین جاوینگے پہلا بادشاہ ظالم دوسرا
نہ دینے والا زکوٰۃ کا تیسرا درویش تکبر کرنیوالا اور تین گروہ سب کے پہلے بہشت مین داخل ہونگے پہلا
شہید جسنے اپنی جان اللہ کی راہ مین سچائی سے دی دوسرا جسنے خلاص اور محبت سے حق تعالےٰ کی
عبادت کی تیسرا وہ غریب نادار جو محنت کرکے حق حلال سے جورو لڑکون کو کھلاتا ہی پھر اپنے
پروردگار کی بندگی مین دل سے حاضر رہتا ہی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے دن
بڑائی اور بزرگی کرنیوالونکو چونٹیون کی طرح اُٹھاوینگے یعنی صورت آدمیونکی مگر بدن چونٹیون کا پامال
ہونگے قدمونکے نیچے اور رسوا اور ذلیل ہونگے وہ ہر طرح سے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی
پھٹا پرانا پیوندی کپڑا پہنتا ہی مگر اللہ کی حکم برداری نہین بجالاتا وہ تکبر سے خالی نہین اور جو کوئی بیشقیمن کپڑے
پہنتا ہی اور شال دوشالے اوڑھتا ہی مگر دینداروں غریبون اور فقیرون سے ملکر چلتا ہی وہ حقیقت مین متکبر نہین
اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسوقت ایکنے اُنسے نصیحت طلب کی لا تغضب پھر اُسنے سوال کیا
فرمایا لا تغضب غرض کمرر فرمایا آپنے کہ غضب مت کر غصہ مت ہو اس سے معلوم ہوا کہ اکثر بلا اور فساد اس غضب
اور غصہ سے پیدا ہوتا ہی اور آدمیونکو یہی آفت ہلاک کے مقام کو پہونچاتی ہی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے جب اللہ تعالےٰ کسی پر نظر رحمت کی کرتا ہی تو اور دن سے اُسکا عیب ظاہر کرواتا ہی اور جب نظر غضب کی
ڈالتا ہی تو اُس سے اور دون کے عیب کو ظاہر کرواتا ہی پس مسلمانونکو چاہیے کہ کسیکی عیب جوئی نکرین خیال کرین کہ ہم
سب بندے اللہ کے ایک ماں باپ سے پیدا ہی ہو کسی طرح کی بڑائی نہین رکھتے پھر دوسرونکا عیب کیون ڈھونڈھین

لازم ہو کہ سب سے پہلے اپنے تئیں چھوٹا بوجھیں اور ناچیز سمجھیں ملنساری کریں اپنے بیگانے سے للّٰہ محبت کریں یہ بڑی دولت اور بڑی عزت کی چیز ہو اللہ تعالےٰ کو پسند ہو ہزاروں اس صفت کے سبب سے نجات پاوینگے اور درجہ عالی میں پہونچ جاوینگے کہ بہت نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے اس مرتبہ کی آرزو کرینگے اسی پر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ بُدَلَاءَ اُمَّتِیْ لَمْ یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِصَلٰوۃٍ وَّلَا صِیَامٍ وَّلٰکِنْ دَخَلُوْهَا بِسَخَاءِ الْاَنْفُسِ وَسَلَامَۃِ الصُّدُوْرِ وَالنُّصْحِ لِلْمُسْلِمِیْنَ ترجمہ بیشبہ اس امت کے بزرگ لوگ بہت نماز اور روزے سے بہشت میں داخل نہیں ہونگے لیکن داخل ہونگے اخلاق نیک اور دل کی صفائی اور اچھے کام مسلمانوں کو بتلانے سے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمارے پیچھے ایک لوگ ایسے ہونگے کہ قرآن پڑھینگے اور قرآن نہ پہونچیگا انکے حلق تک یعنی اسپر عمل نہیں کرتے صرف زبان سے حرف ادا کرتے ہیں وہ کہینگے ہم پڑھتے ہیں قرآن ہمسے کون بڑا پڑھنے والا ہو اور ہم علم رکھتے ہیں ہمسے کون زیادہ عالم ہو سو وہ لوگ لکڑیاں ہیں دوزخ کی اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَیَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِیَ الْکَبِیْرَ الْمُتَعَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰی وَنَسِیَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِیَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰی وَنَسِیَ الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَخْتِلُ الدِّیْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ اَنْ یَّقُوْدَهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًی یُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ یُذِلُّهٗ ترجمہ بد بندہ ہو وہ بندہ جو اچھا جانتا ہو اپنے تئیں اور بڑائی کرتا ہو اپنی اور بھول گیا اسکو جو سب سے بڑا اور سب سے بزرگ ہو بد بندہ ہو وہ بندہ جسنے سر اٹھایا اور ظلم اور فساد کیا اور بھول گیا اسکو جو سب پر غالب اور قادر ہو بد بندہ وہ بندہ ہو جسنے چھوڑا دین کو اور کھیل میں لگا اور بھولا قبروں کو اور خاک میں ملجانے کو بد بندہ ہو وہ بندہ جسنے سرکشی کی اور حد سے بڑھا اور بھول گیا اپنے پہلے دن کو اور پچھلے دن کو بد بندہ ہے وہ بندہ جو فریب دیتا ہے دنیا کو دین سے یعنی عبادت کے کام دکھا کر دنیا کی عزت چاہتا ہے بد بندہ ہے وہ بندہ جو فریب دیتا ہے دین کو شبہے کی چیزوں سے یعنی حرام سے اپنے تئیں بچاتا ہے کہ دین داروں میں پکڑا نہ جاوے

اور شبہے کی چیزون کو عمل مین لاتا ہے کہ لوگون کے دل مین دین کے کام پر دبدہا ڈالے بدبندہ ہے وہ بندہ جسکو طمع اور حرص اُسکی دوڑاتی پھرتی ہے دروازون پر اُسے بد بندہ ہے وہ بندہ کہ نفس کی خواہش اُسکی گمراہ کرتی ہو اُسکو کہ بہکاوے اُسے سیدھی راہ سے بدبندہ ہو وہ بندہ جو دُنیا کی دولت کمانے پر لالچ کرتا ہے اور اپنی زندگی پر بھروسا رکھتا ہو پھر اُسمین ذلیل اور رُسوا ہو جاتا ہو ایک علامت کبر اور بزرگی جتانے کی یہ بھی ہے کہ آدمی جو کام اپنے گھر کے اُسکو کرنے ضرور ہین اُنسے شرم کرے اور لڑکے بالونکی پرورش اور گھر بار کی خدمت سے کنارہ پکڑے سو اے بھائیو اب تمکو چاہیے کہ ہر طرح کے برے کامون سے اور بری خصلتون سے اپنے تئین بچاؤ جسمین اللہ اور رسولؐ کی رضامندی حاصل ہو وہ کام کرو سب آدمیون کو یعنی مردون اور عورتونکو اپنے بھائی بہن سمجھ کر جو نیک بات ہو جسمین اُنکی عاقبت بخیر ہو اور وہ تم جانتے ہو فی الفور بتادو اصل کام دینداروں کا یہی ہو خواہ کوئی سنے یا نہ سنے مقدور بھر اچھی بات کہنے مین اچھے کام سکھانے مین قصور مت کرو کیونکہ ہر کوئی اس بات سے قیامت مین پوچھا جائیگا خصوصاً جو عالم اور لائق ہین دین کے احکام سے واقف ہین پھر اُس بتانے اور سکھانے سے جو لوگ راہ پر آوینگے اور نیکی کرینگے اُس نیکی کا جتنا ثواب اُنکو ملیگا اُتنا ہی بتانیوالے کو اور کرنیوالے کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا اسی طرح جسکے کہنے سننے سے لوگ بری راہ اختیار کرینگے کرنیوالے جسقدر عذاب مین گرفتار ہونگے اُسیقدر وہ بتانے اور سکھانیوالا اور اُس بدکار کے عذاب سے بھی کچھ کم نہ ہوگا اور یہ فائدہ بھلائی کا اور برائی کا دنیا جبتک قائم ہو جاری رہیگا یونہی حدیث مین آیا ہو سنتا ہو کہ بعضے جاہل دنیا کے کتے جو اپنے تئین پیرزادہ یا مولوی یا مُلّا یا قاضی یا سردار مشہور کرتے ہین اور بہت سے جاہلون ان پڑھون مین اپنے باپ اور دادا کے نام پر کودتے ہین اور اُنمین اپنی بڑائی جتاتے ہین کہ ہم فلانے مولوی یا ملا یا پیر یا قاضی یا سردار کی اولاد مین ہین تم سب ہماری راہ پر چلو ہمارے بزرگونکے چلن اختیار کرو ہمارے بزرگون کا یہی طریق تھا جو ہم تمکو جتاتے ہین اور کوئی مولوی یا قاضی یا واعظ کسی طرح کی بات یا کوئی مسئلہ بتاوے ہرگز اُسکو نہ مانو اگر مانوگے تو اپنے باپ دادے کے گروہ سے

الگ ہو جاؤگے اور ہمارے بزرگوار تمھاری نئی چال سے بیزار ہونگے اور تمھاری شفاعت سے ہاتھ
اُٹھا لینگے سچ ہو کہ ایسے مولوی اور پیرزادے اور قاضی اور مُلّا وغیرہ تو اپنی بھلائی اور بندگی اسی مین
سمجھتے ہین کہ اُنکے فرمانبردار لوگ ہرگز اُنکے کہنے سے باہر نہ جاوین اُنکے خاندان کے طریقے مین
اپنے تئین داخل رکھین جس سے اُنکا روزگار بنا رہے دنیا حاصل ہووے اور اُنکا مرید معتقد برسی اور ششماہی
کے دور کا پیسہ روپیہ کھانا کپڑا دیا کرے جو وہ فراغت سے عیش و آرام کے ساتھ گذران کرین بلکہ
بہت سے ایسے دغاباز اور ڈکیت اور مکار دین کے ہین کہ اپنے مریدونکو اُنکی خواہش کے موافق
اپنے دنیا کے نفع کو بلحاظ کرکے حرام اور بدعت کے کامونکی پروانگی دیکر اپنا ذمہ کرتے ہین اور اپنی
صورت مشائخ اور علما کی بنا کر ہزارون غریب سیدھے مسلمانون کو گمراہ بنا کر ایسی حرام کی کمائی
سے بہت سے روپے حاصل کرکے سود بٹے سے اپنی دولت بڑھاتے ہین بلکہ ملک معاش کے مالک
بنتے ہین اور جو اچھے ایماندار شخص دین کی پکی باتین شرع کے موافق اُنسے ظاہر کرین اور اللہ
رسول کی سیدھی راہ پر لانے کو زور مارین تو یہ شیاطین اپنی بھلائی اُنکی گمراہی اور جہالت
مین سمجھ کر اُنکو اُسی چال سے نکلکر ہدایت کی راہ مین آنے نہین دیتے اور کفر کی رسمون اور بدعت
کی چالون سے بچ رہنے کے روادار نہین ہوتے جیسا اگلے زمانے مین دنیادار مولوی مشائخ یہی شیوہ
اختیار کرکے بُری چالین چلے اور لوگونکو اُدھر لے گئے اور ہزارون آپ ہی گمراہ ہوے اللہ تعالیٰ نے
اُنکے اُس طریق اور غدر کو مردود اور ناپسند کیا چنانچہ فرمایا وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ
نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ ترجمہ اور جب کہا
جاوے اُنکو اختیار کرو اس حکم کو جو اللہ تعالیٰ نے اُتارا کہین ہم چلین گے اُس چال پر جسپر ہمارے باپ دادا
چلے اگرچہ اُنکے باپ دادا نہ سمجھے ہون اچھی بات اور نہ پائی ہو اچھی راہ یہ آیت تو مشرکونکی
شان مین وارد ہوئی تھی مسلمانونکو ایسا کلام زبان سے نکالنا مناسب نہین پھر اگر کوئی نکالے تو وہ
بھی بیشک اُنہین گنا جائیگا کبھی وہ مسلمان نہ رہے گا پھر اسی طرح بُری رسمون کی بُرائی کو
اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ بیان فرمایا ہو اَفَحُکْمَ الْجَاهِلِیَّةِ یَبْغُوْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ

حُکماً ترجمہ کیا کفر کی رسمونکی خواہش رکھتے ہین اور کون ہی اچھا اللہ سے حکم کرنے مین یعنی
اے مسلمانو جاہلیت اور کفر کے وقت کی رسمون کو نہ چاہو اور اُنپر نہ چلو جو اللہ تعالے نے تمھارے
حق مین اب حکم کیا وہی بہتر ہی اُسکو اختیار کرو باپ دادا کی ریس چھوڑو کیونکہ ایسی ہی بُری چال پر
اور ناراضامندی کے کامون اور ناپسندیدہ رسمون سے اللہ تعالے کا کچھ غضب یہان لوگون پر
پڑتا ہی کہ جس سے وبا اور قحط اور انواع بیماری کی سختیون مین گرفتار ہوتے ہین اور طوفان کی
شدت اور دریا کی سیلابی اور کشتیونکی غرقی سے تباہی اُٹھاتے ہین اور دنیا کے مقدمے مین ذلت
اور رُسوائی حاصل کرتے ہین پھر آخرت مین تو بہت تکلیف اور سخت عذاب مین پڑینگے چنانچہ
اللہ تعالے نے سورۂ روم[عہ] مین فرمایا ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ
بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ٥ ترجمہ ظاہر ہوئی خرابی خشکی اور تری مین آدمیون کے کرنے سے
تا چکھاوے اللہ تعالے اُنکو تھوڑی سزا اُنکے عملونکی شاید وہ اس تھوڑی سزا سے بُرے کامون سے
باز آوین سو اگر تھوڑا بھی ایمان اور اللہ اور رسول کا ڈر ایسے شخصون کے دل مین ہو تو اُن باتونکو
کہ ایماندار لوگ بتاتے ہین یا اس کتاب مین تھوڑی بہت لکھی گئی ہین کسی قاضی یا مفتی یا
مولوی سے جنکو دینداری کی دولت سے اللہ تعالے نے بہرہ دیا ہی اور لوگون مین اُنکا نام اس کتاب
مین مشہور ہوا ہی اللہ اور رسول کو درمیان دیکر پوچھین اور دریافت کرین کہ ٹھیک ہے یا نہین اگر ٹھیک
ہے تو اپنے اعمال اور کام سے توبہ کرکے سچے مسلمان ہو جاوین اور باپ دادون کی راہ چھوڑکر اور پیر و
بزرگ کی سفارش کی طمع دل سے بھُلا کر اپنے ہادی حقیقی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
آل اور اصحاب رضی اللہ عنہم کی پیروی اختیار کرین اور جو لوگ اُنکے کہنے سے اس نعمت کے حاصل
کرنے مین اٹک رہے ہین اُنھین بھی سمجھا وین کہ اللہ اور رسول اُنسے راضی ہووین اور دین
کے احکام اور نیک طریقے اسلام کے تمام ملک مین پھیل جاوین اور کفر و بدعت کی
رسمین لوگونسے چھوٹ جاوین اور جنکو اللہ تعالے نے اس زمانے مین حکومت کا پایہ
بخشا ہی خواہ مسلمان خواہ اور قوم اُنکو بھی لازم ہی کہ جب ایسا مقدمہ دینداری کا کہ

عہ سورۂ روم پارہ (۲۱) آیت (۴۱) ۱۲

جس سے شرع کی بات قائم رہے اور کفر اور بدعت کی رسم دور ہووے اُنکے محکمے مین بد دینون
اور خود پسندون کے ظلم سے رجوع ہو اور ایسے ظالم لوگ غریب مسلمانونکو کفر اور بدعت کی رسمون
کے دفع کرنے پر دُکھ دینے پر مستعد ہون تو شرع شریف کے حکم کے بموجب کسی دیندار مولوی سے
اُسکا فتوے لیکر خوب تحقیق کر کے حکم دین کہ لوگ اپنے دین پر قائم رہین کسی مفسد کا فساد کام نہ
آوے اسمین اللہ اور رسول ص کے آگے عاقبت مین اُنکی سرخروئی ہوگی اور ملک مین امن چین رہیگا
کیونکہ جب ہر شخص اپنے دین کے احکام سے واقف ہوا اور اُسپر چلا دوسرے مذہب کا میل اُسکے
دل سے جاتا رہا تو دن رات اپنے اللہ اور رسول ص ہی کی رضامندی کی تلاش مین رہیگا اور
جتنے کام بُرائی اور نا انصافی کے ہین چوری ڈکیتی مال مردم خوری دغابازی مردم آزاری فسق و فجور
بے ایمانی اللہ و رسول ص اور حاکم کے ڈر سے اُس سے ہرگز نہ ہو سکینگے اچھی نیک بات کی پیروی
کیا کریگا پھر اللہ چاہے تو تھوڑے دنون مین اُنکا ظاہر و باطن پاک اور صاف ہو جاوے اور اپنی
استعداد ازلی کے موافق دُنیا اور آخرت مین رحمت الٰہی کا سزاوار بنے یار و اسلام کے احکام ٹھیک
ٹھیک سکھانے مین کسی مخالف سے نہ ڈرو اخلاص اور محبت سے خالصًا مخلصًا بدون کسی وجہ کی طمع کے یہ
طریقہ نصیحت کا ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ جاری رکھو بیشک اللہ تعالےٰ تمھاری عزت و آبرو کا
نگہبان رہیگا دشمنون کے نیچے سے البتہ تمکو بچاویگا اور اگر دُنیا مین دین کی دولت اور خاوند حقیقی کی
رضامندی حاصل کرنیکے سبب کچھ ذلت ہوئی تو وہ عین عزت ہے انبیا اور اولیا اچھے بندونکو ایسی
تکلیفات ہمیشہ ہوتی آئی ہین اُسکا مطلق اندیشہ نہین غرض اپنا کام کرتے رہیے اُس مالک دو جہان کے
سوا کسی سے نہ ڈریے اور اگر یون سمجھ لیا کہ موسیٰ بدین خود و عیسیٰ بدین خود یہ طریقہ ہم مسلمانونکے دین کا
نہین کیونکہ ہمارے پیغمبر ص اور اُنکی اُمت کو جو ایماندار ہین اللہ جل شانہ نے ہر ایک آدمی پر نصیحت اور
خیر خواہی اور گواہی کا عمدہ دیا ہے اور یہ علے مرتبہ اُنہین بخشا ہے کہ سب کو اچھی باتین سکھاوین اور
نیک راہ پر لاوین پھر جو کوئی مومن ہو کر اس شیوے سے اپنے تئین باز رکھیگا بالضرور اُسکو قیامت کے
دن اللہ علیم و خبیر و بصیر کو جواب دینا پڑیگا باقی رہا اپنے ذاتی مقدمات مین تمکو چاہیے کہ خلق محمدی

طریقے پر چلو اگر کوئی تمھارے حق کو ناحق کرے اور کسی طرح کا رنج و نقصان پہونچاوے تو صبر اختیار کرکے چپکے ہو رہو وہی منتقم حقیقی تمھارے صبر کی جزا تمکو دیگا اور راضی کریگا فروتنی اور انکساری کی راہ سے کسی بات مین غرور اور بزرگی نکرو لڑکے کو جب دیکھو تو سمجھو کہ یہ مجھ سے اچھا ہے اسلیے کہ آج تک گناہ سے بچا ہے اور بوڑھے کو جب دیکھو تو سمجھو کہ البتہ اُسنے اللہ کی عبادت زیادہ کی ہوگی اور جاہل کو جب دیکھو تو سمجھو کہ جو اُسنے کیا ہوگا نادانی سے کیا ہوگا اور مین تو جان بوجھ کر بُرے کام کرتا ہون بہر صورت مین سب سے بدتر ٹھہرا میری کیا سزا ہوگی مین کیونکر نجات پاؤنگا دکھ کے عذاب سے کس طرح چھوٹونگا اپنی فکر مین لگے رہو اور دوسرے مسلمانونکو اپنی بہ نسبت بُرا نہ کہو کیونکہ خاتمے کا حال کسی کو معلوم نہین کس سے کیا سلوک ہوگا کون چھوٹے گا کون پکڑا جائیگا یا اللہ یا مالک الملک تو اپنے فضل و کرم سے سب بُری باتونکو میرے دل سے دور کر اور اسلام کی اچھی راہ پر استقامت دے اور سب مومنونکو ہدایت کی نعمت سے سرفرازی بخش اور بُرے کامون سے جنمین تیری رضامندی نہ ہو دور رکھ اور اچھے لوگون کے طفیل سے یہ رتبہ نصیحت کا مجھ ناکارہ کو بھی عنایت فرما اور جہالت اور نفسانیت اور تکبر اور طمع اور بداخلاقی کی رذالت سے بچا اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِحُرْمَةِ النَّبِیِّ وَاٰلِهِ الْاَمْجَادِ

اکیسوان باب خلق نیک اور غصہ کھانے کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورۂ نٓ والقلم مین اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ترجمہ اے پیغمبر تو پیدا ہوا ہی بڑے خلق پر اور فرمایا سورۂ اعراف مین خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ ترجمہ خو پکڑ معاف کرنیکی اور کہہ نیک کام کو اور فرمایا چوتھے سیپارے کے پانچوین رکوع مین وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ترجمہ اور پی جاتے ہین غصہ اور معاف کرتے ہین لوگونکو اور اللہ دوست رکھتا ہی نیکی کرنیوالونکو یعنی بُرائی کے عوض مین بُرائی نہین کرتے بلکہ اپنے نقصان مین دوسرکی راحت ڈھونڈھتے ہین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ پوچھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ نیکی کیا ہی اور بدی کیا ہی فرمایا آپنے اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِیْ صَدْرِكَ ترجمہ یعنی اچھی خصلت بڑی نیکی ہے اور بدی وہ ہی جو کام تیرے دل مین کھٹکے یعنی جس کام مین علما کا قول مختلف پاوے تو مومن

اپنے دل سے فتویٰ طلب کرے جو مؤمن کے دل مین ایمان کی روشنی سے معلوم ہوا اسکی طرف طبیعت رجوع کرے اور وہ کام عمل مین لاوے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَیَّ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا ترجمہ تحقیق وہ شخص زیادہ محبوب ہے میرے پاس جو زیادہ نیک ہے تم مین اچھی خصلتون سے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکو دیا گیا حصہ نرمی اور مہربانی کا اُسنے پایا حصہ دُنیا اور آخرت کی بھلائی کا اور جو شخص محروم ہوا اس حصہ سے وہ محروم ہوا دونون جہان کی خوبی سے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سب سے بھاری چیز جو قیامت کے روز ترازو مین رکھی جاویگی خلق نیک ہے اور اللہ تعالےٰ دشمن رکھتا ہے اسکو جو حد ادب سے باہر جاوے اور بیہودہ باتین بکے اور فرمایا کہ جسکا خُلق نیک ہے اُسکو ثواب ملیگا راتون کے جاگنے والون اور روزہ رکھنے والون کے برابر اور فرمایا حضرت نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی دو مسلمانون کے درمیان پڑکر صلح کرواوے اللہ تعالےٰ اُسکو نماز پڑھنے والون اور صدقہ دینے والون اور روزے رکھنے والون سے بڑا مرتبہ عنایت فرماوے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ غضب اور غصہ کرنا ایسا خراب کرتا ہے ایمان کو جیسا صبر شہد کو پس ان آیتون اور حدیثون سے معلوم ہوا کہ اچھی خصلتین جیسے معاف کرنا رحم کرنا سلوک کرنا عاجزی کرنی حیا کرنی صبر کرنا عدل کرنا یہ سب صفتین نیک ہین جو کوئی انہین اختیار کرے اللہ تعالےٰ اُس سے راضی ہوتا ہے اور اُسکے درجے آخرت مین بڑھاتا ہے دُنیا مین عزت اور حرمت بخشتا ہے اور اپنے حفظ و امان مین رکھتا ہے اور بخل اور کبر اور حرص اور غیبت اور غضب اور جہل اور حسد اور ریا جنکا بیان پہلے سُن چکے بہت بد ہین جو کوئی ان بُری باتونکو اختیار کریگا دُنیا اور آخرت مین خراب اور پشیمان ہوگا لیکن اتنا سمجھنا چاہیے کہ بعضی صفت اور خصلت ایسی ہے کہ جب اپنی ذات سے علاقہ رکھے تو اُسکا عمل مین لانا بہتر ہے اور جب دین کے کام مین ہو تو وہان ایسا عمل نکرے شرع کا حکم مقدم رکھے جیسا ایک شخص نے اسکو رنج پہونچایا یا کوئی بُرا کام کیا ایسا کہ وہ رنج اسکی ذات یا مال سے علاقہ رکھتا ہے تو درگذر کرنا مضائقہ نہین لیکن جب وہ رنج یا کام ایسا ہو کہ اگر یہ اُس سے درگذرے تو دین مین بٹا لگتا ہے اور شرع شریف مین سستی ہوتی ہے وہان معاف کرنا مناسب نہین بلکہ غصہ کرے اور

کرنیوالے کو سزا دے کہتے ہین کہ جسکی خو بد ہووے تو وہ اللہ کی جناب مین عاجزی و زاری کرے اور باوضو ستو مرتبے اس آیت کو پڑھا کرے اللہ چاہے تو اُسکو اس عیب سے پاک کرے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِيْرُ اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تعجب آتا ہے مجھکو کہ جو کوئی غم اور پریشانی مین پڑے اور پھر اس آیت کو اپنا ورد نکرے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اور جو شخص تدبیر دنیا سے ناچار ہو اور اُسکا کوئی مددگار نہ ہو تو یہ آیت ہمیشہ پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اُپر اللہ کا کرم اور فضل ہووے اُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ نقل ہے کہ کسی نے حسن قیس کے بیٹے سے پوچھا کہ تجھے خوش خلقی کس نے سکھائی اُسنے کہا کہ مین نے اپنے باپ سے سیکھی اس طرح سے کہ ایکروز مین اپنے باپ کے پاس بیٹھا تھا اور میرا چھوٹا بھائی جسکو باپ بہت پیار کرتا تھا وہان موجود تھا ایک لونڈی گھر سے وہان آئی اُسکے ہاتھ مین لوہے کی سیخ گرم تھی اتفاقاً وہ سیخ لونڈی کے ہاتھ سے چھوٹ چھوٹے بھائی کے بدن پر گری ایسا زخم ہوا کہ وہ تڑپتے تڑپتے مر گیا لونڈی گھبرائی کہ دیکھیے میرے نصیب مین کیا ہو باپ نے جب اسکی طرف دیکھا کانپ اُٹھی گڑگڑانے لگی باپ نے کچھ نہ کہا صبر و شکر اللہ تعالیٰ کا بجا لا کر لونڈی کو آزاد کیا نقل ہے کہ ایک بزرگ بکریاں پالتے تھے ایک دن اُنکے غلام نے ایک بکری کی ٹانگ توڑ ڈالی بزرگ نے پوچھا یہ کیا کیا غلام نے جواب دیا کہ آپکو لوگ صابر کہتے ہین سو آج مین نے آزمانے کو ایسا کام کیا اور نقصان پہونچایا دیکھوں کہ تم غصہ کرتے ہو یا نہین بزرگ نے کہا کہ جو ایسے کام مین غصہ کرتا ہے وہ اللہ کا دشمن ہوتا ہے غلام نے کہا تو صبر کیجیے جب ہو رہیے بزرگ نے اپنے نقصان پر کچھ خیال نہ کیا بلکہ اُس غلام کو آزاد فرمایا کہتے ہین کہ خلق نیک اُسکو کہتے ہین کہ جب کوئی ظلم کرکے نقصان پہونچاوے آزار دیوے اگر دین کے مقدمے مین نہ ہو تو صبر کرے شکر بجا لاوے اور بدلہ لینے پر کمر نہ باندھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا درجہ حاصل کرے تو ہر کام مین اللہ سے ڈرے اور اپنے فرمانبردار کا قصور معاف کرے غضب غصہ سے اُسکو دکھ نہ پہونچاوے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سب سے بدتر وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جناب سے بہتری کی امید نہین رکھتا اور اُسکے غضب سے خوف نہین کرتا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایمان کے دو حصے ہین ایک حصے کا نام شکر اور دوسرے

حصہ کا نام صبر ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اُس آدمی سے مجکو حیا آتی ہے کہ کیونکر اُسکو نہ بخشون جو خوشی مین شکر بجالاتا ہے اور مصیبت مین صبر اختیار کرتا ہے ایک شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے مال مین بہت نقصان آیا اور مین بڑی مصیبت مین گرفتار ہوا آپنے فرمایا کہ جس مومن کا مال نقصان نہین ہوتا اور کبھی کسی دُکھ مین نہین پڑتا وہ خیر نہین دیکھتا اللہ تعالےٰ جسکو دوست بناتا ہے اُسکی دوستی آزمانیکو مال مین نقصان پہونچاتا ہے بدن مین آزار دیتا ہے ہر ایک نوع کی تکلیف مین ڈالتا ہے جسمین سچا جھوٹا پہچانا جاوے مومن اور منکر معلوم ہووے فرمانبرداری اور نافرمانی کھل جاوے حدیث مین آیا ہے کہ بلا کے وقت صبر کرنمین عبادت سے زیادہ ثواب ملتا ہے فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی تین وقت مین تین کام کریگا اللہ تعالےٰ اُسکو دنیا اور آخرت مین نیک نام فرماویگا بڑا درجہ بخشے گا پہلا جو حکم اللہ کا اُسکے حق مین جاری ہوا اُسپر راضی رہے اور دوسرا کام جب کسی طرح کے دکھ اور مصیبت مین پڑے صبر اختیار کرے تیسرا کام جب کچھ دولت و نعمت اُسکے ہاتھ آوے شکر بجالاوے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب یمن کے ملک مین میرا بیٹا مرگیا یہ خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی حضرت نے خط لکھا اُسکا مضمون یہ تھا آیہ معاذ اللہ تعالےٰ کا سلام تمپر تمکو چاہیے کہ مصیبت مین صبر اور شکر بجالاؤ اپنی جان اور مال و اولاد کو حق سبحانہ تعالےٰ کا ہدیہ سمجھو تمھاری خوشی کو چند روز تمھارے پاس رکھا ہے پھر اُس پاس جاویگا تمہین اگر تم صبر کرو گے تو ثواب پاؤ گے جو تمکو زبان پر لاؤ گے کچھ فائدہ نکریگا اور ثواب سے محروم رہو گے ہم سبکو خاوند کی رضامندی ہر آن مین درکار ہے اُسی کے اختیار مین ہمارا کل کاروبار ہے رونے پیٹنے سے مردہ قبر سے نہین پھرتا ہے اپنی موت یاد کرنیسے دُکھ درد کم ہوتا ہے نقل ہے کہ ایک شخص اپنے بیٹے کو ہمیشہ اپنے ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین لیجایا کرتا تھا حضرت اُسپر نظر کرم کی رکھتے تھے اتفاقاً وہ لڑکا مرگیا باپ کو اُسکے بڑا غم ہوا کئی دن گذرے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی جناب مین حاضر نہ ہوا آپنے لوگون سے پوچھا فلان شخص کیون نہین آیا لوگون نے عرض کیا کہ اُسکا بیٹا مرگیا اُسکے ماتم مین لگا ہے حضرت کئی صحابون کو ساتھ لیکر اُسکے گھر ماتم پرسی کو گئے فرمایا اسقدر کیون غم کھاتے ہو بیٹے کی مصیبت مین تنا دُکھ اُٹھاتے ہو چاہیے کہ خوشی کرو

آخرت کی بھلائی کو دیکھو جسوقت اللہ تعالے قیامت مین حکم کریگا کہ تمھارے لڑکے کو بہشت مین لیجاوین بغیر تمھارے وہ نہ جاویگا پھر حق تعالے اُسکی خاطر تمکو بھی بخشے گا گناہون سے نجات دیگا اس بات کے سنتے ہی وہ شخص خوش ہوا اُس مصیبت پر راضی ہوا حدیث مین آیا ہے کہ جب اللہ تعالے کسی بندے کو دوست کیا چاہتا ہے اُسپر بلا اور آفت نازل کرتا ہے کہ اسمین اُسکا امتحان لیوے اور گناہون سے پاک کرے جسقدر وہ دکھ مین صبر اور شکر بجالاویگا اتنا ہی اللہ تعالے کے پاس اُسکی رضامندی کا درجہ پاویگا اچھے نیک بندون پر جب کوئی آفت پڑتی ہے یہی کہتے ہین رَضِینَا بِقَضَائِکَ اُسوقت فرشتے اِس آواز کو سنکر خوش ہوتے ہین اُسکی تعریف اور توصیف کرتے ہین پھر جب دوسری دفعہ یہی کہتا ہے حق تعالے اپنے فضل سے اُسپر نگاہ کرتا ہے اُسکے جواب مین فرماتا ہے لَبَّیکَ وَسَعْدَیکَ یعنی مین موجود ہون تیری آرزو بر لانے کو جو تیرا مقصد ہو بیان کر مین پورا کرون جب صبر کرنیوالونکا مرتبہ فرشتہ دیکھین گے تمنا کرینگے کہ اگر دنیا مین اللہ تعالے ہمارے بدن کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور دکھ پر دکھ دیتا اور ہم اُسپر صبر کرتے تو آج کے دن اِن صبر کرنیوالونکا سا مرتبہ پاتے اللہ تعالے صبر کرنیوالونکی خوشی کو فرماتا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِینَ الَّذِینَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَةٌ ○ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ ○ ترجمہ خوشخبری سنا ثابت رہنے والونکو کہ جب اُنکو پہونچے کچھ مصیبت کہین ہم اللہ کے مال ہین اور ہمکو اُسی کیطرف پھر جانا ہے ایسے لوگ اُن ہی پر شاباشیان ہین اُنکے رب کی اور مہربانی اور کتاب مین لکھا ہے کہ جنکو دنیا کی بہت طمع ہوتی ہے اُنکے دل سے خوف اللہ تعالے کا جاتا رہتا ہے ہندوون کے سانڈ کی طرح ادھر اُدھر منھ ڈالتے پھرتے ہین حرام حلال کی مطلق پروا نہین کسی نوع کی رسوائی بلکہ مارپیٹ کا ہرگز اندیشہ نہین عزت کھوتے ہین پیٹ بھرتے ہین دین کھوتے ہین دنیا سمیٹتے ہین سو ای بھائیو نیک چلین اختیار کرو اچھی خصلتون سے آپسمین ملے جلے رہو دکھ سکھ مین اپنے بھائیون کے شریک ہو اور حق سبحانہ تعالے کے عذاب سے ڈرو دنیا کی محبت چھوڑو دین حاصل کرو اور جب کسی طرح کی مصیبت مین پڑو صبر اور شکر بجالاؤ گلہ شکوہ منھ سے نہ نکالو کیونکہ دکھ دینے والا وہی ہے جو سکھ دیتا ہے اُسکے سوا کوئی دکھ دیسکے

الٰہی ہمکو اور سب مومنون کو اچھی اور نیک خو خصلت عنایت کر اور مصیبت اور تکلیف مین صبر کرنے کی توفیق دے بفضلہ وکرمہ بحرمۃ محمد وآلہ الامجاد ۵

بائیسوان باب نیک لوگونکے قصّون کے بیان مین

نقل ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لوگون نے کہا کہ آپ اس قدر تکلیف اُٹھاتے ہین اور دُکھ مین پڑے رہتے ہین تھوڑی راحت فرمایئے جسم کو آرام دیجئے جواب دیا کہ اگر دن کو آرام کرون تو رعیت کی خبرداری اور اُنکے مطالب کا فیصلہ کون کرے اور اگر رات کو آرام سے رہون تو قیامت مین اللہ تعالے کو کیا مُنھ دکھاؤن اور وہان کا کام میرا کس طرح بنے نقل ہی کہ ایک شخص اصحابون سے جب نماز مین کھڑے ہوتے اتنا توقف کرتے کہ پاؤن اُنکے سوج جاتے یہ تکلیف دیکھ کر جورو اُنکی پیچھے بیٹھ کر رویا کرتی ایکدن اُنکی مان نے کہا اے بیٹا اس قدر اپنے بدن پر رنج کیون اُٹھاتے ہو ذرا رحم کرو آرام سے رہو اُنھون نے جواب دیا اے مان بندہ آقا کی خدمت کے واسطے مقرر ہی اُسکے حق مین یہی بہتر ہی کہ ہر دم اپنے کام مین لگا رہے جو اُس سے غفلت کریگا بندگی کے دائرے سے خارج ہو جائیگا اے مان مین حضرت نبی کریم اور اُنکے اصحابون سے بہتر نہین ہون اُنکا حال قیامت کے ڈر سے ایسا ہوتا تھا کہ کیا بیان کرون ہمیشہ اسی فکر مین کاٹتے تھے کہ اُسدن کس کے نصیب مین کیا ہوگا کون چھوٹے گا کون پکڑا جائیگا اے مان مجھی اندیشہ مجھے لگ رہا ہی کہ ایسا نہو کہ قیامت کے دن شرمندگی اُٹھاؤن ندامت کھینچون اپنے اوپر ملامت کرون جسنے اب کاہلی کی وہان پچھتاویگا بہت حسرت اُٹھائیگا اے مان بڑے سخت مقام درپیش ہین کیونکر دل سے بھلادون عیش وآرام مین کس طرح دل لگاؤن آخرت مین جب پوچھینگے دنیا سے کیا لایا اگر خالی ہاتھ گیا کیا جواب دونگا ملک الموت کو کیا مُنھ دکھاؤنگا گور مین منکر نکیر کو کیا سناؤنگا نیکی بدی تولنے کے وقت کیا کہونگا پل صراط سے کیونکر پار اُترونگا ایسی باتین کرتے کرتے خوف جو غالب ہوا اُسیوقت جان اپنی جان آفرین کو سونپی جورو اور مان افسوس کرکے رہ گئین نقل ہی کہ ایک بی بی جنکا نام رابعہ عدویہ تھا جب نماز عشا ادا کر چکتین تب اپنے جسم کی طرف متوجہ ہوکر کہتین اے جسم تیری یہ آخر ہی

جو کرنا ہو کرلے کل فجر کو مریگا پھر پشیمانی اُٹھائیگا یہ کہہ کر تمام رات عبادت میں مشغول رہتیں جب فجر ہوتی پھر جسم سے کہتیں اے جسم یہ تیرا آخری دن ہی جو کمانا ہو کمالے شام کو مریگا افسوس رہ جاویگا یہ کہہ کر تمام روز اللہ تعالے کی عبادت میں مصروف رہتیں غرض رات دن اُنکا اسیطرح سے کٹتا تھا حق تعالے کے خوف سے ایک دم آرام نہ تھا ایک دم اسکی یاد سے غافل نہ ہوتیں غفلت سے نہ سوتیں جب غلبہ خواب کا ہوتا ادھر اُدھر ٹہلتے ٹہلتے اُسکو دور کرتیں اور کہتیں اے رابعہ یہ مقام سونے کا نہیں ہی صبر کر دل لگا محنت پر گور نزدیک ہے ایسا سوئیگی کہ خبر نہ رہیگی اسیطرح سے پچاس برس کاٹ دیے زمین میں بیٹھ نہ لگائی تکیے پر سر نہ رکھا ایک جُبّہ اور ایک موبند پشمین ہی اُنکا پہناوا تھا تمام عمر وہی کپڑا رہا جب وہ مریں تو وہی میں گاڑی گئیں بعد موت کے کسی نے خواب میں دیکھا کہ بہشت کے لباس سے سنواری گئی ہیں پوچھا اے رابعہ وہ جُبّہ اور موبند پشمین تمھارا کیا ہوا فرمایا اللہ تعالے نے وہ پسند کیا اُسکے عوض مجھے بہت کچھ دیا پوچھا اے رابعہ کس چیز سے اللہ تعالے بندے کو اپنا عزیز اور مقرب کرتا ہی فرمایا اُسکا ذکر اور یاد سب سے زیادہ کام آتا ہی نقل ہی کہ سفیان سلیمان کے بیٹے نے عہد کیا تھا کہ جب تک زندہ رہونگا بیٹھ زمین سے نہ لگاؤنگا اُنھوں نے ایسی سچائی پر چالیس برس کاٹ دیے جب نیند بہت غلبہ کرتی ایکدم زانو سے سر لگا کر رہ جاتے پھر اُٹھ کر اللہ تعالے کی عبادت میں مشغول ہوتے جو وقت اُنکی عمر آخر کو پہونچی سخت بیمار ہوے کسی نے کہا اب تمکو قوت باقی نہیں ہی ذرا لیٹو زمین پر بیٹھ لگالو فرمایا کہ اگر اسیوقت میری موت ہوا ور مر جاؤں تو میرا عہد ٹوٹتا پھر بد عہدی کے ساتھ خالق کو منھ دکھانا پڑا آخر دیوار سے بیٹھ ٹیک کر اپنی جان جان آفرین کو سپرد کی جب غسل دلانے لگے لوگوں نے دیکھا کہ سفیان کی پیشانی پر ایمان کا نور چمکتا ہی آفتاب کی طرح دمکتا ہی کہتے ہیں کہ دُنیا میں نشان نیک بخت کا یہ ہی کہ بندگی اور اطاعت کی تکلیف اُسپر آسان اور مخالفت اور گناہونکی راہ اُسپر بند کرتے ہیں اور جسکو بدبخت کیا اُسکا نشان یہ ہی کہ اللہ تعالے کی طاعت اور بندگی کی طرف وہ متوجہ نہیں ہوتا بری باتوں کی رغبت کرتا ہی شیطان اور نفس کے کہنے پر چلتا ہے آخر کو چلتے چلتے اُسی راہ سے جہنم کے گڑھے میں گرتا ہے نقل ہے یحیی پیغمبر علیہ السلام اتنا رویا کرتے تھے کہ اُن کے دونوں

رُخسارون مین آنسوؤن سے گڑھے پڑ گئے تھے اس قدر کہ اُس طرف سے دانت نظر آتے تھے ایک روز اُنکے باپ حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا کہ ای جان بابا مین نے حق تعالےٰ کی جناب مین بہت آرزو کرکے دعا مانگی تھی کہ ایک لڑکا میرے ہووے جس سے میری آنکھین روشن ہون تم جو ہوئے سو الیسا رونا تم نے اختیار کیا کہ دُنیا مجھ پر تاریک ہوگئی حضرت یحییٰ علیہ السلام نے جواب دیا اے بابا جبرئیل علیہ السلام نے مجکو خبر دی ہی کہ بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک کٹھن گھاٹی ہی کہ جو کوئی اللہ تعالےٰ کے خوف سے ہمیشہ ڈرتا رہتا ہی وہی اُس سے پار ہو سکتا ہی حضرت زکریاؑ نے فرمایا کہ اگر یون ہی تو رویا کرو جتنا ہو سکے اُس دن سے آگے کہ جہان رونا پھر فائدہ نہ کرے اور فرمایا ہر چیز کا ایک نشان ہی خدا سے ڈرنے کا ایک نشان ہی رونا اور بہشت کے اشتیاق کا نشان ہی بندگی کے کام مین چالاکی اور صبر کرنا اور عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ روتے اور کہتے کیا خوب ہوتا جو مین بھیڑی بکری ہوتا کہ کوئی ذبح کر لیتا اور کھا جاتا کہ قبر کے عذاب سے اور قیامت کی گرفتاری سے نجات پاتا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلے قیامت کے دن ترازو کے پلڑے مین اچھی خصلت اور سخاوت رکھی جاویگی جسوقت حق سبحانہ وتعالیٰ نے ایمان کو پیدا کیا ایمان نے کہا خداوندا مجکو قوی کر اللہ تعالےٰ نے اُسکو خلق نیک اور سخاوت سے زور دیا جب کفر کو پیدا کیا اُسنے کہا خدایا مجھے قوت دے اللہ تعالےٰ نے بدخلقی اور بخل سے اُسکو قوت دی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو مومن ہے وہ پانچ طرح کی سختیون مین ہمیشہ گرفتار رہتا ہی پہلی سختی یہ کہ دوسرا مومن اُس پر حسد کرتا ہی دوسری یہ کہ منافقونکی عداوت مین پھنسا رہتا ہی تیسری یہ کہ کافرون سے لڑائی کیا کرتا ہی چوتھی یہ کہ شیطان چاہتا ہی کہ اُسکو بہکاوے وہ اُسکی مخالفت سے اپنے تئین بچانے مین مشغول رہتا ہی پانچوین یہ کہ نفس سرکش چاہتا ہی کہ اُسکو آرام مین رکھے اپنی خواہش کے موافق اُس سے کام لیوے اور وہ زبردستی اُسکو روک رکھتا ہی اور اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کی طرف اُسکو کھینچ لاتا ہی بہکنے نہین دیتا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تین شخص ہین جو پہلے بہشت مین داخل ہونگے ایک تو شہید جسنے اپنی جان اللہ کی راہ مین دی دوسرے وہ غلام یا لونڈی جو اللہ کی عبادت مین لگے رہتے ہین

اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری بھی کیا کرتے ہین تیسرا وہ فقیر جو پرہیزگاری کے ساتھ حلال کسب سے لڑکے بالونکا حق ادا کرتا ہی اور تین شخص ہین جو پہلے دوزخ مین داخل ہونگے ایک حاکم جو اپنے ظلم اور زور سے مسلمانونپر حکومت چلاتا ہی دوسرا وہ شخص جو اپنے نفس کی پیروی مین اللہ اور رسول کے حکمون کو بھول جاتا ہی تیسرا وہ جو مالدار ہوکر فقیر اور مسکین کا حق نہین پہونچاتا ہے نقل ہی کہ جب وقت نماز کا آتا حضرت امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ بہت مضطرب ہوتے اور چہرہ مبارک آپکا زرد ہوجاتا لوگ پوچھتے کہ اسوقت کیا حال ہی فرماتے کہ ایسی بھاری امانت کے ادا کرنے کا وقت پہونچا کہ زمین اور آسمان نے جسکے اٹھانیسے عاجز ہوکر انکار کیا نقل ہی کہ مالک دینار رحمۃ اللہ علیہ ایکدن گورستان کیطرف گذرے دیکھا کہ لوگ کسی شخص کو گاڑتے ہین انکو اسوقت اپنی موت یاد آئی غش کھاکر گر پڑے لوگون نے اٹھاکر گھر پہونچا دیا جب ہوش مین آئے کپڑے پھاڑکر کفنی پہنی خاک مٹی منھ پر ملکر دیوانونکی صورت بنائی گلی کوچون پھرنے لگے اور چلا چلا کر کہتے لوگو ڈرو موت بیشک آئیگی تمکو پکڑکر لیجائیگی ایسی کمائی کرو کہ گور مین کام آئے قیامت مین دوزخ سے بچاوے جب قریب مرگ کے پہونچے شاگردونسے وصیت کی کہ جب مین مرون میری پیشانی پر یہ لکھیو یہ مالک دینار ہی جو خاوند سے اپنے بھاگا پھرتا تھا اب پکڑا ہوا آیا یہ کہکر زار زار روتے اور کہتے اگر میری مان مجکو نہ جنتی تو کیا اچھا ہوتا لوگو اور قیامت کے عذاب کی گرفتاری مین نہ پڑتا جسم مین تو ایسی طاقت نہین کہ اسکا وہانکے دکھ کیونکر اٹھاؤنگا کہتے کہتے شام ہوئی کہ روح نکلنے لگی آسمان کیطرف سے ایک آواز آئی مالک دینار نے نجات پائی آواز سنتے ہی کلمہ شہادت زبان سے ادا کرکے اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو تشریف لے گئے نقل ہی کہ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس برس تک آسمان کیطرف نہ دیکھا سر نیچے کرکے رویا کرتے ایکدم آرام سے نہ رہتے کبھی اٹھتے کبھی بیٹھتے بیقراری سے اوقات کاٹتے اور یہی کہا کرتے کہ جتنی بلا اور آفت دنیا مین نازل ہوتی ہی یہ میری ہی گناہون کی شامت سے ہے اور اپنے بدن کو کہتے اے بدن رات دن محنت مین رہیو اے آنکھین تم دیکھا کیجیو موت چلی آتی ہی مرنا ہوگا پل صراط سے گذرنا ہوگا حساب کتاب سمجھانا ہوگا اللہ جل شانہ کے روبرو جانا ہوگا گناہونکی سزا اٹھانی ہوگی

عذاب کی سختی برداشت کرنی ہوگی اس روز اللہ تعالےٰ آپ تجلی فرماویگا انصاف و عدالت پروری کریگا کسی کی سعی سفارش نہ چلے گی رشوت گھوس کسی کی کچھ قبول نہ ہوگی تمام رات یون ہی کہتے اور رویا کرتے بعد مرنے کے کسی شخص نے اُنکو خواب مین دیکھا پوچھا ای حبیب حق سبحانہ و تعالےٰ نے تمسے کیا سلوک کیا جواب دیا مینے تو دنیا مین بہت سی عبادت کی تھی لیکن کوئی عبادت یہان منظور نہ ہوئی ایک شب اللہ تعالےٰ کے ڈر سے رویا تھا اُسکی جناب مین گڑگڑایا تھا وہی یہان میرے کام آیا اُسی نے مجکو جہنم کے عذاب سے چھڑایا نقل ہے کہ بصرے مین ایک عورت تھی اسکا نام شعبانؔ تھا گانے بجانے مین نہایت چالاک تھی خوبصورتی مین شہرۂ آفاق خوش الحانی سے سب مین طاق شادی بیاہ مین لوگون کے گھر جایا کرتی بداطوار جوانون کے دلونکو لبھایا کرتی زر و زیور اور لباس اور پوشاک سے آراستہ فسق و فجور کے کسب سے پیراستہ اپنے کام کی اُستاد مصاحبون سے بامراد ایکدن اپنی جمعیت کے ساتھ کسی مسجد کے قریب پہونچی وہان ایک بزرگ صالح نام مسلمانونکو وعظ کر رہے تھے نیک کارونکی بھلائی بدکارونکی رسوائی سنا رہے تھے لوگ اُنکی نصیحت سنکر اللہ تعالےٰ کے غضب سے ڈر کر توبہ استغفار کر رہے تھے اپنے کیے پر نادم اور پشیمان ہوتے تھے شعبانؔ نے یہ بھیڑ بھاڑ دیکھکر ایک لونڈی سے کہا کہ دیکھ تو مسجد مین اسقدر لوگ کیون جمع ہو رہے ہین لونڈی گئی خبر لائی کہ ایک بزرگ صاحب صورت بیٹھے ہین اور سیکڑون خلقت گرد اُنکے حلقہ باندھے ہوے اللہ و رسول کے کلام سُن رہی ہے قیامت کے خوف سے اور وہان کی سختیون کے عذاب کے ڈر سے نالہ و فریاد کر رہی ہے اس بات کے سنتے ہی شعبانؔ کے کان کھل گئے ہوش و حواس جاتے رہے ایک ساعت بیخود ہوکر جہان کی تہان سکتے کے عالم مین کھڑی رہ گئی کلیجہ کانپ اُٹھا دل مین ڈر کا بیٹھ گیا جب ذرا افاقہ ہوا مسجد مین حاضر ہوئی بولی ای مسلمانونکے امام اگر کوئی بدنصیب اور گنہگار تمام زمانے کے لوگون سے بدکردار اپنے برے افعالون سے توبہ کرے اور بدچالیون سے باز آوے حق تعالےٰ اُسکو معاف کرتا ہی وہ بزرگ بولے وہ غفور رحیم ایسا ہی ہے کہ اگر کوئی شخص ہزارون طرح کے گناہ کرے پھر دل سے رجوع لاوے اور عاجزی سے اُسکے دربار مین سر جھکا دے فی الفور نجات پاوے اور تو کیا اگر شعبان جیسی بداطوار مشہور ہی وہ بھی توبہ کرے تو بخشی جاوے اُسنے عرض کیا کہ ای امام مین وہی شعبان ہون اب دل سے رجوع لائی اُس بزرگ نے اُس سے توبہ کروائی شعبان نے توبہ کرکے جو کچھ مال و اسباب اُسکے پاس موجود تھا بالکل اللہ کو

راہ پر لٹا کر فقیر ہو گئی گھر مین اگر لونڈیون باندیون کو آزاد کیا لباس درویشانہ اختیار کرکے پاک رب کی عبادت مین مشغول ہوئی بعد اُسکے چالیس برس جیتی رہی پر کسی نے اُسکو نہ دیکھا گوشۂ تنہائی مین رہتی اپنے گناہون کو یاد کرکے روتی حق سبحانہ وتعالےٰ نے اُسکے حال پر رحم کیا سیکڑون بیبیون پر اُسکو درجہ بخشا **نقل ہی** کہ ایک درویش بڑے پارسا نیک کار تھے لیکن نہایت مفلس اور ناچار اُنکی روزی کا دروازہ تنگ تھا بی بی اُنکی ہمیشہ گھر کے خرچ اخراجات کے واسطے قضیہ کرتی وہ بیچارے اس سبب اکثر پریشان خاطر رہتے اپنی تکلیفات پر صبر کرتے ایک روز اس ارادے سے باہر نکلے کہ کسیکی مزدوری کرکے کچھ لاؤن تو بی بی کے جھگڑے سے رہائی پاؤن بازار مین جاکر جہان مزدور اکٹھے ہو کر کھڑے رہتے تھے اُنمین جا ملے لوگ آئے اُن مزدورون کو اپنی اپنی احتیاج کے موافق لیگئے اُنکو کسی نے نہ پوچھا ایک پہر جب اسی انتظار مین گذر گیا اور کوئی اُنکی طرف نہ آیا ناچار ہوکر میدان کو چلے گئے وہان جاکر ایک گوشے مین بیٹھے اللہ تعالےٰ کی عبادت مین مشغول ہوئے جب دن آخر ہوا گھر مین آئے بی بی نے مزدوری کے پیسے طلب کیے جواب دیا کہ جسکے یہان مین نے محنت کی ہی اُسنے وعدہ کیا ہی کہ آج اور کل کی مزدوری اکٹھا دونگا ناچار ہو کر مین چلا آیا کل دونون دن کے پیسے انشاء اللہ تعالےٰ لاؤنگا بی بی اور لڑکے اور خود فاقہ کھینچکر رہ گئے صبح کو اُٹھتے ہی نماز فجر کی ادا کرکے بازار مین گئے ایسا اتفاق ہوا کہ اُسدن بھی کسی نے اُنکو نہ بلایا بہت دیر تک مزدورون کے مقام مین رہے جب ناامید ہوئے ناچار ہو کر اُسی مکان مین جہان اگلے دن عبادت کی تھی گئے اور حق سبحانہ وتعالےٰ کی عبادت مین مصروف ہوئے شام کو گھر آئے بی بی نے اُنسے پوچھا کہ پیسے کہان ہین جواب دیا کہ جس شخص کے گھر مزدوری کرتا ہون وہ شخص بڑا داتا اور سخی ہی اُسکی خوبیون کو دیکھ کر مزدوری مانگنی اور پھر اُسکے واسطے اُس سے ضد کرنی مناسب جانا حیا کو کام فرمایا اے بی بی آج کے دن بھی مجھے معاف کرو بری باتین نہ سناؤ کل تینون دن کی مزدوری اللہ چاہے تو ملیگی بی بی دل ہی دل مین پچھتا کر چپکی ہو رہی لڑکے بالون سمیت سب بھوکے سو رہے جب صبح ہوئی نماز ادا کرکے پھر بازار کو گئے اور جی مین سوچنے لگے اور بہت خوف و غصہ کھانے لگے کہ اگر آج کچھ نہ ہوا اور مزدوری نہ ملی تو شام کو بی بی سے کیا عذر کرونگا اور کیونکر

اُسکے طعن وتشنیع سے بچونگا اُس دن بی بی نے تینون دنون کی مزدوری کے پیسونکے واسطے ایک تھیلی میان کے حوالے کی تھی وہ بیچارے گئے ہاتھ مین تھیلی لیے مزدورون کے مقام مین منتظر کھڑے رہے کہ کوئی بلاوے تو جاؤن وقت پر لوگ آئے اورون کو لے گئے یہ وہین کے وہین کھڑے رہے کوئی اُنکی طرف متوجہ نہ ہوا آخر ناچار ہوکر دل مین کہنے لگے کہ آج تیسرا دن ہے کسی نے مجھے مزدوری کو نہ بلایا اب بے فائدہ کیون یہان اپنی اوقات کھوؤن بہتر یہ ہے کہ چل کر اُسی مکان مین اپنے معبود حقیقی کی جناب مین سر جھکاؤن اور اُسی سے اپنا مطلب دلی اور راز نہانی عرض کرون یہ سوچ سمجھ کر وہان سے اُسی مقام پر آئے اور عبادت مین مشغول ہوے پھر جب شام ہوئی تو دل مین خیال کیا کہ آج ایک حیلہ کرنا چاہیے کہ جس سے بی بی کے طعنے سے بچے اُس تھیلی کو بالو سے بھر کر ہاتھ مین لے لیا کہ جب گھر مین بی بی کھولے گی ہر سے یہی کہونگا کہ اُس شخص نے جسکے یہان مین کام کرتا ہون بڑی دغا کی جو میری تھیلی کو بالو سے بھر دیا آج تم صبر کرو کل مین اُس سے سمجھونگا اور کئی دن کے پیسے کھڑے کھڑے بھر لونگا اسمین آج کا روز ٹل جائیگا کل کو اللہ کریم ہے یہی منصوبہ کر کے تھیلی بالو سے بھر لی اور گھر مین آئے جون ہی گھر مین داخل ہوے کیا دیکھتے ہین کہ بی بی صاحبہ بہت خوش بیٹھی ہین لڑکے بالے کھا پی کر آسودہ ہوکر کھیل رہے ہین پوچھا کہو بی بی کیا ہے آج تمکو بہت خوش پاتا ہون کہنے لگین کہ تم سچ کہتے تھے کہ وہ شخص جسکے یہان مین کام کرتا ہون بڑا سخی اور بامروت ہے کئی گھڑی گذری ہونگی کہ اُسنے ایک بوڑھے کے ہاتھ ایک تھیلی بھیجدی ہے بوڑھے نے دروازے پر آکر دستک دی مین نے پوچھا کہ کون ہو کہا تمھارا شوہر جسکے یہان کام کرتا ہے اُسنے اُنکی مزدوری کے پیسے تھیلی مین بھر کر بھیجے ہین اُسکو لیلو یہ کہکر تھیلی میرے حوالے کی اور آپ چلا گیا مین نے جو تھیلی گھر مین لاکر کھولی تو دیکھتی کیا ہون کہ اسمین چھ تو اشرفیان بھری ہین ایک اشرفی خردہ کر کے کھانے کا اسباب بازار سے لائی یہ بات سنتے ہی وہ مرد بزرگ رو پڑا اور ہزارون زبان سے اُس مالک دوجہان اور خالق کون ومکان کی حمد وثنا کرنے لگا بی بی نے پوچھا سچ کہو یہ کیا ماجرا ہے بزرگ نے تمام حقیقت اُن تینون دنونکی بیان کی اور کہا کہ تمھاری خفگی کے خوف سے مین نے ایک حیلہ ٹھہرا کر اُس تھیلی کو بالو سے بھرا تھا اُس خداوند بے ہمتانے مجکو سرفراز کیا اپنے خزانہ غیب سے اِس نالائق کو مالدار بنا یا ایسا خداوند اُسکے سوا اور کون ہے کہ تھوڑی مزدوری مین بہت سا انعام دے بی بی نے

اُس تھیلی کو جو کھولا جواہر بیش قیمتی سے بھرا پایا دو چند خوشی ہوئی شکر گذاری دل و جان سے ادا کی **نقل ہے**
کہ بنی اسرائیل مین تین بھائی تھے باپ اُنکا بہت بوڑھا تھا بڑے بھائی نے دونون بھائیون سے کہا کہ باپ کی
خدمت مین مجھے رہنے دو تم دونون گھر بار سنبھالو کچھ کھانے کپڑے کو جو ضرور ہو مجھکو دیا کرو جب باپ
مر جاوے اُسکا ترکہ بھی تم ہی دونون بانٹ لیجیو یہ بات سُنکر دونون خوش ہوے عیش و عشرت کرنے لگے وہ
باپ کی خدمت مین مشغول ہوا بعد چند روز کے اُسکا باپ مر گیا جو مال و اسباب تھا دونون بھائیون نے
بانٹ لیا بڑے بھائی نے کہا کہ جسطرح باپ کے جیتے ہماری اور ہمارے لڑکے بالونکی خبر لیتے تھے لیا کرو اُنہون
نے نہ سُنا ناخوش ہوکر اُسے جواب دیا یہ بیچارہ بڑی حیرانی مین پڑا رات کو سوتے ہوے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص اُسکو
کہتا ہی کہ فلانے مقام مین سو دینار سونے کے گڑھے مین نکال لے یہ خواب و خیال سمجھ کر خاطر مین نہ لایا پھر
دو رات پیہم اُسنے یہی خواب دیکھا تیسرے دن صبح کو اُٹھکر وہ جگہ کھودی وہان وہ دولت پائی جورو کے حوالے
کی جورو نے بازار سے ایک مچھلی منگوائی پیٹ چیرا تو جواہر کی تھیلی نکلی پھر اسنے خواب دیکھا کہ کسی نے کہا اے یار
یہ دولت دنیا کی تجکو ملی آخرت مین اس سے بہتر اور زیادہ پاویگا یہ سب عوض اُسکا ہی جو تو نے باپ کی خدمت
مین دکھ اُٹھایا ہی اے بھائیو یقین جانو کہ وہ ایسا ہی خاوند ہی کسیکی محنت کو برباد نہین کرتا اور جو کوئی اُسکی
خدمت اور عبادت اخلاص سے بجا لاتا ہی اور سب طرف سے آس توڑکر اُسی کی طرف دل سے رجوع ہوتا
ہی یَن مارتے وہ صاحب اُسکو ہر طرف سے بے نیاز کر دیتا ہی دین اور دنیا کی مُرادین اُسکی بر لاتا ہی پس
اب تمکو لازم ہی کہ اپنے جان و مال سے اُسکی فرمانبرداری مین حاضر رہو سوا اُسکے دوسرونکی طرف دل
نہ لگاؤ اُسی کے قبضۂ قدرت مین سب ہی ہین مجبور فرش سے عرش تک کل ہین سمجھو بھلا جو خود ناچار
ہو وہ دوسرے کی ناچاری مین کیا کام آوے اور جو خود بے بس ہو وہ اورون کو کیونکر بچاوے گرا ہوا
کہین گردن کو اُٹھاتا ہی سوتا ہوا کہین سوتون کو جگاتا ہی سوچ کرو دھیان لگاؤ شرک چھوڑو بدعت سے
باز آؤ **نقل ہی** کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا جب وہ مر گیا بیٹون نے باپ کے ترکے کو آپسمین بانٹ لیا
ایک حویلی رہ گئی آپسمین جھگڑا ہوا اُس حویلی سے آواز آئی اس مکان کے واسطے بیفائدہ قضیہ کرتے
ہو ناخوشی درمیان مین لاتے ہو میرا احوال پہلے سُن لو پھر جو جانیو سو کیجیو آگے مین ایک آدمی تھا

تین سو برس کی میری عمر ہوئی بعد مرنے کے تین برس قبر مین رہا پھر ایک شخص نے میری مٹی سے اینٹین طیار کر کے حویلی بنائی سو تین سو برس گذرے کہ مین اس حویلی کی دیوار مین لگا ہون اتبک بھی اسی جان کندنی کی سختی مین پڑا ہون گور کے عذاب سے مخلصی نہین ہوئی یہان بھی مصیبت اور بیقراری نہین گئی اب اس احوال کو میرے دیکھو اور گوش دل سے سنو اگر کچھ بھی خوف الٰہی رکھتے ہو تو اس جھگڑے سے باز آؤ وہ کام کرو کہ جس سے دین کی مشکل آسان ہو اور گور اور قیامت کی تکلیف سے بچو یہ آواز سنتے ہی انکے ہوش گئے قضیہ بھولے دل و جان سے اللہ کی فرمانبرداری مین لگے اہل معرفت کہتے ہین کہ عوام کے بت تین ہین محبت پیٹ کے خواہشونکی محبت فرج کے خواہشونکی محبت زن و فرزند کی اور خواص کے بھی بت تین ہین مال کی محبت جان کی محبت ظاہر کی آرائش کی محبت ساتوان بت جو سبکا سردار ہی نفس کافر ہی اَلنَّفْسُ هِيَ الصَّنَمُ الْأَكْبَرُ اسواسطے فرمایا ہی کہ جہاد کرنا نفس کافر سے جہاد اکبر ہی حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ سے یہ قول مشہور ہی رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ کافر ظاہر کو تو تلوار مار سکتے ہین نفس کافر کہ چھپا دشمن ہی اسکا مارنا بہت دشوار ہی بے توفیق ایزدی مارا نہین جاتا اس کلام سے معلوم ہوا کہ کافر ظاہر بت پرست ہین اور ہم باطن مین کیونکہ بت ظاہر ہی اور ہمارا چھپا تو اب ہم بھی لائق ہین بت خانے اور زنار کے نہ قابل ہین جبہ و دستار کے مرد وہ ہی کہ ان بتون کو چھوڑے اور اس زنار کو اور بت خانے کو توڑے تب مسلمانی کے دعوے مین پورا ہووے اور محبت کی راہ پر استقامت پاوے الٰہی ہمکو اور سب مومنون کو اپنی فرمانبرداری کی توفیق دے اور برے کامون سے بچا کہ نفس اور شیطان کے وسوسے سے نجات پا دین شرع کی اچھی سیدھی راہ پر چلے جاوین آمین یارب العالمین حرمت سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل اور اصحابؓ کے اجمعین۔

تئیسوان باب ابو شحمہؓ کے احوال کے بیان مین

کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا تھا جسکا نام عبداللہ عرف ابو شحمہ تھا نہایت خوبصورت اور نیک سیرت بڑے خوش آواز اپنے ہمجولیون مین ممتاز قرآن شریف کو

اس قرات سے پڑھتے تھے کہ بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابون کو جب قرآن کے سننے کا شوق ہوتا تو اُنسے سُنتے نہایت محظوظ رہتے اتفاقاً وہ بیمار ہوے حضرت عمرؓ نے اُنکی شفا کے واسطے شافی حقیقی کی نذر مانی کہ اگر میرا لڑکا اس دُکھ سے مخلصی پاوے تو ایک مہینے کے روزے اللہ تعالےٰ کیواسطے رکھون حق سبحانہ تعالےٰ نے اپنا فضل کیا اُس بیماری سے شفا دی حضرت عمرؓ نے نذر ادا کی جب صحیح اور تندرست ہوے حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک پر تشریف لے گئے شہر مین خبر دی کہ جسکو قرآن شریف کے سُننے کا شوق ہووے آوے بہت سے آدمی جمع ہوے ابو شحمہؓ نے تلاوت شروع کی ہر طرف سے شاباش و مرحبا کی آواز آئی اُنکی قراءت نے لوگون کے دل مین اثر کیا اللہ تعالےٰ کا خوف دلونپر چھا گیا آنکھون سے آنسو نکل پڑے اپنے گناہون کے ڈر سے رونے لگے بعد فراغت کے صحابون سے رخصت ہوکر گھر کی طرف چلے راہ مین ایک یہودی سے ملاقات ہوئی وہ بڑا طبیب مشہور تھا کہنے لگا اے ابو شحمہؓ تم ابھی بیماری سے اُٹھے ہو رنگ زرد ہو رہا ہے آج حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضے پر تمنے قرآن شریف پڑھا لوگونکو اپنی قراءت سے خوب رولایا اگر اسی طرح محنت کیا کروگے تو پھر اُلٹے بیمار پڑوگے تمھارے حق مین ایک صلاح مین نے ٹھہرائی ہے اگر سنو تو کام آوے ابو شحمہؓ نے کہا بیان کرو کیا کہتے ہو اُسنے کہا کہ میرے گھر چلو ایک دو پیالے شراب کے پیو بیماری کی افسردگی جاوے طبیعت کو سرور حاصل ہووے بدن مین قوت مزاج مین فرحت آوے پھر یہ بیماری کبھی عود نکرے رنگ بڑھ جاوے ابو شحمہؓ یہ سُنکر کہنے لگے نعوذ باللہ منہا مین حضرت عمرؓ کا بیٹا ہون اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کیونکر کرون اگر یہ حال تیرے بہکانے کا اپنے باپ سے کہدون تو ابھی وقت مجھ پر آفت آوے کہ جان بچنی مشکل پڑے تب اُسنے بہت عاجزی اور انکساری سے کہا اور یون سمجھانے لگا کہ مین تمھارے بھلے کو کہتا ہون دوستی کی راہ سے یہ دوا بتلاتا ہون طبیب ہون جو تمھارے حق مین بہتر ہو اور تم کو فائدہ کرے وہی کہتا ہون اگر نشے کا خیال ہے تو ایک دوا ایسی ملا دونگا جسمین مطلق نشہ نہ رہے فائدہ ملے غرض اسی طرح کی باتون سے بہلایا اور شیطان نے بھی دل مین وسوسہ ڈالا کہ اُنکے دل مین رغبت ہوئی اُس کے ساتھ اُس کے گھر گئے اُسنے کئی پیالے شراب کے پلائے جب نشہ چڑھا گھر سے باہر کر دیا شیطان آدمی کی صورت پکڑ کر گمراہ کرنے کو حاضر ہوا

ابو شحمہ رضؓ سے کہا ایسی حالت مین گھر جانا مناسب نہین چلو میدان کی طرف سیر کرو پھر نشہ اُترے تب جاییو بنی نجار کا ایک باغ مشہور ہے اُنھین وہان لے گیا اُس باغ مین ایک خوبصورت عورت سوتی تھی ابو شحمہ رضؓ کو مستی کی حالت مین شہوت کا جوش آیا لپٹ کر بوسہ لیا عورت کی جو آنکھین کھلین مکان خلوت کا اور جوان حسین پا کر چپکی ہو رہی ابو شحمہ رضؓ نے اُس سے فعل بد کیا شیطان نہایت خوش ہوا بعد اُسکے جب ابو شحمہ رضؓ کو ہوش آیا اپنی اس نالائق حرکت پر بہت ہی نادم ہوے توبہ و استغفار کرنے لگے عورت سے کہا کہ اے عورت شیطان کے وسواس سے یہ حرکت بد مجھ سے ہوئی لیکن تجھ سے یہ امید رکھتا ہون کہ اس بات کو کسی سے نہ کہیو مجھے ذلیل اور رسوا نہ کریو بہت منت اور معذرت کر کے گھر گئے رات بھر نیند نہ آئی نالہ و زاری مین کاٹی خدا کی جناب مین توبہ و استغفار کرتے رہے اپنی اس حرکت پر خجالت اُٹھاتے رہے ایسا اتفاق ہوا کہ اُس عورت کو حمل رہ گیا بعد مدت کے لڑکا جنی اپنے بیگانے کے طعنے اور تشنیع سے ڈری فکر مند ہوئی کہ اب کیا کرون کیونکہ چھپاؤن آخر یہ سوجھی کہ جسکا نطفہ ہے اُسکے باپ پاس ظاہر کرون جسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد مین بیٹھے وعظ کہہ رہے تھے وہ عورت لڑکے کو گود مین لیے ہوئے آئی اور کہنے لگی اے خلیفہ برحق یہ لڑکا تمھارے بیٹے کا نطفہ ہے حضرت عمر رضؓ نے پوچھا حرام سے یا حلال سے اُسنے کہا حرام سے اور میری اس بات مین کچھ تقصیر نہین یہ کلام سُنتے ہی حضرت عمر رضؓ کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا پوچھا اے عورت تو اس بات پر قسم کر سکتی ہے اُسنے کہا البتہ سچ بات مین کیا ڈر ہے اُسی دم حضرت عمر رضؓ اُٹھ کھڑے ہوے گھر مین گئے ابو شحمہ رضؓ کھانا کھاتے تھے باپ کو غصے مین دیکھ کر کانپ اُٹھے کہا اے باپ خیر تو ہے اسقدر غضبناک چہرہ آپکا کیون بنا ہے حضرت عمر رضؓ بولے جلد کھا لے قیامت کا سفر تجھے درپیش ہے پوچھا کیا سبب فرمایا تو فلانی تاریخ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے روضہ مبارک سے قرآن شریف کی تلاوت کر کے کدھر گیا تھا سچ بیان کر اُنھون نے کہا کہ جب مین قرآن شریف کی تلاوت سے فراغت کر چکا گھر کی طرف روانہ ہوا راہ مین فلانے یہودی سے ملاقات ہوئی بہکا کر اپنے گھر لے گیا پھسلا کر اُسنے شراب پلائی اُسی بیہوشی کی حالت سے ایک باغ مین پہونچا وہان ایک عورت سوتی تھی شیطان اور نفس کے ورغلانے سے فعل بد اُسکے ساتھ مجھ سے صادر ہوا پھر توبہ و استغفار کر کے گھر مین آیا اُسی ندامت اور خجالت مین ڈوبا رہتا ہون کہ غفور رحیم کس

معافی اور مغفرت چاہتا ہون رات دن آہ وزاری کرتا ہون حضرت عمرؓ نے یہ باتین سُنکر سر کے بال
پکڑ لیے اور خونی کی طرح گھسیٹتے ہوے گھر سے باہر لائے فرمایا تونے فرمانبرداری نفس اور شیطان کی
اختیار کی اُس پاک پروردگار کے جبروت کی حقیقت دل سے بھلادی اس مقدمہ مین اللہ تعالےٰ
فرماتا ہی کہ جو کوئی بیگانی عورت سے حرام کرے وہ سو درے کھاوے قولہ تعالےٰ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا
كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ـ ابو شحمہؓ نے کہا اے باب مین اللہ تعالےٰ کے حکم کے تابع ہون جو چاہو
سو کرو مگر لوگونکے سامنے لیجا کر ذلیل اور رسوا نہ بناؤ فرمایا اے بیٹے تونے اللہ تعالےٰ سے شرم نہ کی قیامت کی رسوائی
سے کچھ نہ ڈرا اب یہان کی رسوائی سے کیون ڈرتا ہی اللہ تعالےٰ یون فرماتا ہی سزا چاہیے زانیونکو مسلمانونکے
سامنے ابو شحمہؓ چپ ہو رہے حضرت عمرؓ انکو مسجد کے دروازے پر لائے شہر مین غل پڑا اب جنے اس ماجرے کو
سُنا ہر ایک کو ابو شحمہؓ کے ساتھ محبت دلی تھی روتے پیٹتے وہان حاضر ہوے حضرت عمرؓ کی خدمت مین منت
عرض کرنے لگے ابھی تھوڑے دن ہوے جو حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی سے
ہمارے دلون پر صدمہ گذر چکا ہے اُس غم سے نجات نہین پائی اب یہ غم تازہ کیونکر برداشت کرینگے
بہتر یہ ہی کہ ابو شحمہؓ کے واسطے جو سزا شرعی مقرر ہو ہم سب کو تھوڑی تھوڑی دیجئے اور اُنکو اس مصیبت
سے رہائی بخشئے حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ اگر ایک کے بدلے دوسرے سے سزا لینی مقرر ہوتی تو البتہ مین مانتا
بلکہ آپ مین اس مصیبت کو اختیار کرتا نئی بات خلاف شرع مین کیونکر کرون اللہ اور رسولؐ کے حکم سے
کس طرح سر پھیراؤن ہر چند لوگون نے بہت کچھ کہا اور سمجھایا حضرت عمرؓ نے ایک نہ سُنی کسی کی نہ مانی ابو شحمہؓ
کا بدن ایسا نازک تھا جیسے گلاب کا پھول افلح نام جلاد کو حکم کیا کہ کپڑے اُنکے بدن سے اُتارے ننگا
کرے کوڑے مارے جلاد نے روکر عرض کیا ایسے نازک بدن پر کیونکر کوڑے مارون فرمایا کہ اللہ تعالےٰ
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم بجالانے مین کسی پر رحم کرنا مناسب نہین اپنا ہو یا بیگانہ تو حکم
بجالا ایسے پر مت رحم کر افلح نے ناچار ہوکر کوڑے مارنے شروع کیے ـ ابو شحمہؓ تاب نہ لاسکے کئی کوڑے
لگتے ہی بیہوش ہوکر گر پڑے لوگون نے یہ حال دیکھ کر نالہ اور فریاد مچایا اُنکی صورت اور سیرت پر بہت رحم
کھایا ہاتف غیب نے آواز دی اَحْسَنْتَ اَحْسَنْتَ یَا عُمَرُ یعنی اچھا کیا تونے اے عمرؓ وہان سے پھر کر

گھر مین آکر اپنی استقامت پر دوگانہ شکر ادا کیا کتنے دن بعد جب ابو شحمہؓ مرے حضرت عمرؓ نے خواب مین دیکھا
کہ وہ بہشت مین داخل ہوے وہان کے زیب و زینت کے اسباب سے آراستہ ہو کر بادشاہون کی طرح تخت
پر بیٹھے ہین جواہر کا تاج سر پر دھرا ہی حورین خدمت کو کھڑی ہین تمام نعمتین بہشت کی اُنکے پاس دھری
ہین باپ کو دیکھ کر سلام علیک کیا اور کہا کہ اللہ تعالےٰ کی رحمت تم پر ہو جیو کہ مجھے قیامت کی رسوائی
اور وہان کے عذاب سے آپنے بچایا تھا اب میرا یہ مرتبہ ہوا کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت
مین ہمیشہ بہ آرام تمام رہتا ہون کسی طرح کا غم نہین بڑی خوشی اور نہایت چین سے گذران کرتا ہون
اب میری طرف سے مان کی خدمت مین بہت بہت سلام کہہ دینا اور میری راحت اور مغفرت کے
احوال سے اُنکو آگاہ کر دینا اے بھائیو سمجھو ہوشیار ہو جاؤ گناہون کے کفارے کی فکر اسی جگہ کرو یہان
تکلیف برداشت کرو وہان کے عذاب سے بچو دُنیا مین بُرائی اور بدی کی تدبیر ہو سکے گی آخرت مین سواے
سزا اور رُسوائی کے تم سے نہین بن پڑیگی یہان کی پچاس برس کی مصیبت وہانکی پہر بھر کی تکلیف سے
نسبت نہین رکھتی یہ تو کسی صورت سے گذر جاتی ہی وہ ہمیشہ قائم رہتی ہی بلکہ بڑھتی جاتی ہی اے بھائیو حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کی عدالت کا بیان تمنے سُنا دل مین سوچو اور یقین جانو کہ حضرت عمرؓ ایسے عادل تھے کہ
دین کے مقدمے مین کسیکی خاطر ہرگز نکرتے تھے یہانتک کہ اپنے محبوب پیارے بیٹے کو سزا دی حد شرعی اُنپر
جاری کی پھر جو کوئی خلاف شرع کچھ کام کرے لازم ہی اُسکو کہ دُنیا ہی مین اپنے تئین اُس گناہ سے پاک کرے
جسطرح ہو سکے پہلے دعویدار کو راضی کرے نہ ہو سکے تو توبہ و استغفار کر کے جان بچاوے خواہ حد شرعی اپنے
اوپر جاری کرواوے کہ آخرت کی رُسوائی اور ذلت سے بچے اور وہانکی شرمندگی اور عذاب سے نجات
پاوے اور جسکو عدالت کا مرتبہ حاصل ہو چاہیے کہ وہ حکم شرعی کے جاری کرنے مین کسیکی سعی و سفارش
نہ مانے اور خاطر نہ کرے اپنے بیگانے کو ایک نظر سے دیکھے تب حضرت عمرؓ کی نیابت کا درجہ پاوے
یا اللہ ہمکو اور سب مومنون کو بد باتون سے دور رکھیو اور نیک کامون کی توفیق دیجیو بفضلہ وکرمہ آمین۔

چوبیسوان باب ماتم اور نوحہ کی بُرائی کے بیان مین

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وَالنِّيَاحَةُ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ (م) ترجمہ اور نوحہ کرنا یعنی بیان کر کے رونا مُردے پر کفر کی رسمون سے ہی اور فرمایا کہ اگر نوحہ کرنیوالی اپنے مرنے کے پہلے توبہ نکرے اُٹھائی جائیگی قیامت کے دن پہنے ہوے ازار قطران کی اور پیراہن خارش کا یعنی اُسکے بدن مین کھجلی پیدا ہوگی پھر ملا جائیگا اُسپر قطران کہ وہ ایک قسم کا تیل ہوتا ہی جس سے چراغ جلاتے ہین اسواسطے کہ اس سے سوزش اور جلن بدن مین زیادہ ہووے اور جسطرح دنیا مین وہ اپنے مُنھ کو پیٹتی اور نوچتی تھی اور کپڑے پھاڑتی تھی وہان بھی ایسی ہی مصیبت مین گرفتار ہوگی کہ اپنے فعل کے مناسب سزا پاوے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ ترجمہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بین کرنیوالی اور سُننے والی پر یعنی جو نوحہ کرے اور جو اُسکو خوشی سے سُنے اور اُسپر راضی رہے اور اکثر یہ فعل عورتون سے صادر ہوتا ہی اسواسطے اُنکو فرمایا اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جس میت کے گھر مین بین کرنیوالی عورت ہو اُسکے یہان موت کے دن کھانا بھیجنا درست نہین جسنے کھانا دیا گویا اُسنے بُرے کام مین مدد کی مگر بغیر بین کے غم کرنا اور آنسو بہانا جائز ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ ملک الموت مرنیکے بعد ماتم کرنیوالون یعنی چھاتی منھ پیٹنے والون اور کپڑے پھاڑنے والون اور بال کھولنے اور نوچنے والون سے پوچھینگے اسقدر غضب اور غصہ تمھارا کس کے اوپر تھا اگر اللہ تعالے کی قضا اور حکم سے ناراض تھے تو کافر ہوے اور اگر مجھ پر خفا ہوے تو بیجا ہی کہ مین فرمانبردار ہون مالک کے حکم سے آتا ہون اور اُسکی ملک مین تصرف کرتا ہون جبتک دُنیا قائم ہی یہی حال رہیگا کسی کا رونا پیٹنا غم کرنا کام نہ آویگا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ (م) ترجمہ نہین ہے ہم سے (یعنی ہمارے طریقے سے خارج ہی) جسنے پیٹا رخسارون کو اور پھاڑا گریبانون کو اور پُکارا (یعنی نوحہ کیا) کفر کی رسم پر اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ جب خبر پہونچی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے جہاد مین شہید ہونے کی حضرت
مسجد مین غمزدہ ہوکر بیٹھے مین دیکھتی تھی دروازونکی درار سے ایک شخص آیا اُسنے حضرت صلی اللہ علیہ و
والہ وسلم سے عرض کی کہ عورتین جعفر کی چلاکر روتی ہین فرمایا اُسکو حضرت نے کہ منع کرے وہ شخص گیا اور پھر آیا
کہ وہ عورتین کہا نہین مانتین حضرت نے پھر فرمایا کہ جا اور باز رکھ اُنکو ایسی حرکت بیجا سے وہ جاکر
پھر آیا اور عرض کیا کہ وہ نہین سنتین اور میری بات کو خیال مین نہین لاتین فرمایا حضرت نے کہ جا اور ڈالدے
اُنکے منھ مین خاک اِن حدیثون سے یون معلوم ہوا کہ مصیبت پڑنے مین یا کسی کے مرنے مین نوحہ کرنا
اور سر منھ پیٹنا اور کپڑے پھاڑنے اور بال نوچنے اور جو جو رسم کفار کی ہین اُنکو عمل مین لانا ہرگز مناسب نہین
اِن سب کامون سے آدمی گنہگار ہوتا ہے اور بزرگون نے لکھا ہے کہ کھانا بھیجنا میت کے گھر خویش و اقربا
اور ہمسایے کو پہلے دِن مکروہ نہین بلکہ مستحب ہے اگر وہان بین کرنیوالی عورت نہ ہو پھر دوسرے دن مکروہ
ہے اور وہ کھانا کھانا اہلِ مصیبت کے سوا دوسرون کو مکروہ ہے پس مصیبت پڑنے مین مسلمانون کو
چاہیے کہ صبر اختیار کرین ہرگز کوئی کلام گلے شکوے کا زبان سے نہ نکالین وہ مصیبت اور غم
کسی کا ہو نبی یا ولی اپنے یا بیگانے کا اور اِن رسمون مین ہندوستان کی عوام عورتین خصوصًا
بہت دلیر اور بے پروا ہوتی ہین مصیبت کے وقت ایسے کلام منھ سے نکالتی ہین اور ایسی حرکتین
عمل مین لاتی ہین جنسے کافرہ ہو جاتی ہین اے بھائیو خبردار ہو ہرگز ایسی باتین منھ سے نہ نکالو اور ایسے
کام نہ کرو کہ جس سے اللہ تعالےٰ کے نزدیک مردود ہو اور سوا اس بات کے کسی طرح کا فائدہ دین کا یا دُنیا کا
اس عمل مین حاصل نہین بلکہ مُردہ بھی عذاب مین تمھارے شریک ہوجاتا ہے الٰہی ہمکو اور سب مسلمانونکو
ایسے بُرے کامون سے جو خلاف شرع ہین دور رکھیو اور مصیبت کے وقت صبر و سکوت عطا فرمائیو
اٰمین بحُرمۃِ محمّدِ نِ المصطفٰے واٰلِہٖ واَصحابہٖ صلواتُ اللہِ وسلامُہٗ علیہِم اجمعین

پچیسوان باب اُن الفاظ کے بیان مین کہ جنکے بولنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے

عن اَبی ذرٍّ قال قال رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم لا یرمی رجلٌ رجلاً بالفسوقِ ولا

یَرْمِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذٰلِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ روایت کی گئی ہے ابوذر رضؓ سے کہ کہا اُنھون نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین گالی دیتا ہر کوئی آدمی کوئی آدمی کو فاسق کہہ کے اور نہین گالی دیتا ہر کسی کو کافر کہہ کے مگر رجوع کرتی ہر دینے والے پر جبکہ نہو صاحب اُسکا قابل اُسکے نکالا اُسکو بخاری نے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَیُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِیْہِ کَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِھَا اَحَدُھُمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ترجمہ اور روایت کی گئی ہر عبداللہ بن عمر رضؓ سے کہ کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ کہے بھائی کو اپنے جو مسلمان ہر ای کافر بس مقرر رجوع کریگا یہ کلمہ ایک پر اِن دونون کے نکالا اُسکو بخاری اور مسلم نے اگر کوئی مسلم کسی مسلم کو کافر کہے اور وہ حقیقت مین کافر نہین یا ملعون کہے اور وہ اُسکے لائق نہین تو وہ خود کافر اور ملعون ہوتا ہر اور جسنے اعتقاد کی رو سے حرام کو حلال جانا یا حلال کو حرام تو وہ کافر ہر اور جو شخص گناہ کا کام کرتا ہر اور اُسکو کسی نے ڈرایا اُسنے کہا کہ ہم نہین ڈرتے ہین سو وہ کافر ہوگا اگر کوئی کسی کو کہے کہ اگر تو خدا ہووے تو بھی حق اپنا تجھ سے لونگا تو وہ کافر ہو جائیگا ایک شخص نے دوسرے کہا کہ خدا کو تو نے ایسا اختیار مین کر رکھا ہر کہ جو تو کہتا ہر سو وہ کرتا ہر تو وہ شخص کافر ہوگا اگر کہے کوئی کسی کو کہ خدا تم پر ظلم کرتا ہے یا کہے کہ کوئی مکان[لہ] خدا سے خالی نہین اور خداے تعالے اوپر کھڑا ہے یا بیٹھا ہے تو وہ کافر ہو جاویگا اور اگر کوئی کہے کہ ہم پاک ہین ثواب اور عذاب سے تو وہ کافر ہے ایک شخص نے نکاح کیا اور اُس مقام مین کوئی گواہ حاضر نہ تھا تب کہا اُسنے خدا اور رسول کو گواہ کیا یا فرشتے کو تو وہ کافر ہے اور کافر ہوگا جب بیان کریگا اللہ کی شان پر ایسی چیز کو جو اُسکی شان کے لائق نہین یا ٹھٹھا کرے اللہ تعالے کے کسی اسماء اور صفات پر یا اُس کے احکام پر یا اللہ کے کسی وعدے اور وعید کا انکار کرے یا شریک ٹھہراے اللہ کا کسی کو یا مقرر کرے اللہ کے واسطے کسی کو لڑکا یا جورو یا نسبت کرے اللہ کو نادانی یا عاجزی یا نقصان کی طرف تو ان صورتون مین آدمی کافر ہو جاتا ہے اور اگر کوئی کہے کہ اگر مجھے حکم کرے اللہ اس کام پر تو نہ کرون بیشک کافر ہو جاوے اگر کسی کو کہے کہ خدا تیری زبان کے ساتھ بر نہین آتا ہے

[لہ] یعنی اگر ذات سے لائق نہو تو علم سے یعنی علم سب مکانون مین حاضر ناظر ہے ۱۲

مین کیونکر برا ونگا کافر ہوگا اگر کہے کوئی اپنی جورو سے کہ تو پیاری زیادہ ہے میرے پاس اللہ سے وہ کافر ہے اور اگر کوئی کہے کہ میرے لیے اوپر اللہ ہے اور نیچے تم ہو تو کافر ہوگا اور اگر کوئی کہے کہ مین دیکھتا ہون اللہ کو بہشت مین تو یہ کفر کا لفظ ہے اور اگر کہے کہ اگر اللہ قیامت کے دن حق کے ساتھ حکم کرے تو مین حق تجھ سے لونگا تو یہ کفر کا لفظ ہے اور اگر کوئی کہے کہ اے پروردگار مجھ پر رحمت کرنے سے قصور مت کر تو یہ لفظ کفر کا ہے جس وقت ظلم کرے کوئی ظالم کسی پر اور وہ کہے کہ اے پروردگار یہ ظلم اس ظالم سے مجھ پر مت روا رکھ اگر تو روا رکھتا ہے تو مین نہین روا رکھتا ہون کافر ہوگا اور اگر کسی شخص نے کہا کہ اے خدا روزی مجھ پر کشادہ کر یا سوداگری جاری کر اور مجھ پر ظلم مت کر لکھا ہے ابونصر الدین دبوسی نے اس صورت مین کافر ہوگا اگر کسی کو کہے کہ جھوٹ مت کہو تب وہ کہے کہ جھوٹ کس واسطے ہے اسی لیے کہ لوگ اسکو کہین تو کافر ہوگا اگر کہا جائے کسی کو طلب کر رضامندی خدا کی وہ کہے مجھے نہین چاہیے یا کہے خدا مجھے بہشت مین داخل کرے تو مین عبادت کرون یا کہا جائے کسی کو مت نافرمانی کر اللہ کی اگر کریگا تو بیشک اللہ تعالے تجھے جہنم مین داخل کریگا تب اُس نے کہا مین جہنم سے اندیشہ نہین کرتا ہون یا کہا جائے اُس کو بہت مت کھا پھر بیشک اللہ نہین دوست رکھے گا تجکو پس کہا اُسنے زیادہ کھاتا ہون خواہ اللہ دوست رکھے خواہ دشمن پس ان سب صورتون مین کافر ہوگا اگر اسی طرح پر کسی کو کہا جاوے کہ بہت مت کھاؤ یا بہت مت ہنسو یا بہت مت سوؤ پس کہا اُسنے اتنا کھاؤن اور اتنا سوؤن اور اتنا ہنسون گا کہ جتنا مین چاہون پس کافر ہوگا اور ایک نے دوسرے سے کہا کہ گناہ مت کرو کیونکہ عذاب خدا کا بہت ہے تب اُسنے کہا کہ عذاب خدا کا مین ایک ہاتھ سے اُٹھا لونگا کافر ہوگا اور اگر کوئی کہے کہ ابلیس کام میرا انجام کرے تو جو کچھ کہیگا مین کرونگا ماں باپ کو دُکھ دونگا اور جو تو نہین کہے گا نہ کرونگا پس کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ اگر چاہے اللہ یہ کام تو مین کرونگا اُسنے کہا مین بے چاہے اللہ کے کرونگا تو کافر ہوگا اگر دیکھا کسی شخص نے کسی شخص کو کہ گناہ کرتا ہے اور کہا اُسکو کہ کیا تو نہین ڈرتا اللہ سے اُسنے کہا نہین تو وہ کافر ہوگا اور اگر کہے کوئی جبتک مین بہت بُرا رہتا ہون خدا بھی ہمارے ساتھ بہت بُرا رہتا ہے اور جب تک مین نیک ہوتا ہون خدا بھی ہمارے ساتھ بہت نیک ہوتا ہے پس وہ کافر ہوگا اگر

کوئی کہے خدائے تعالے نے میرے حق مین سب نیکی کی ہے بدی مجھ سے ہے پس وہ کافر ہوگا اگر کوئی کسی کو کہے اپنی جورو کے ساتھ تو بر نہ آیا اُسنے کہا کہ خدا عورتون کے ساتھ بر نہین آتا ہے مین کیونکر بر آؤن گا تو کافر ہوگا اگر کوئی شخص اپنی جورو سے کہے کہ تجھے خاطرداری سنبھالنے کی نہ چاہیے وہ کہے کہ نہین پھر کہنے کہ تجھ پر حق شوہر کا نہین ہے وہ کہے نہین پھر کہے کہ تجھ پر حق خدا کا نہین ہے وہ کہے نہین تو وہ عورت کافرہ ہوگی اور جب انکار کرے کوئی قرآن شریف کی آیت کا یا ہنسے کسی آیت پر یا عیب کرے پس ان صورتون مین کافر ہوجائیگا اور جب پڑھے کوئی قرآن شریف کو دف اور بانسلی بجاکے کافر ہوگا اگر کوئی شخص قرآن پڑھے اور دوسرا شخص سنکر کہے یہ کیا آواز طوفان ہے پس یہ کفر ہے اور اگر کوئی شخص قدح بھر کر کوئی پینے کی چیز لائے اور اُسکو دیکھ کر کوئی کہے کَاْسًا دِہَاقًا یا کہے فَکَانَتْ سَرَابًا یا بطور خوش طبعی کے یا کہے تولنے اور وزن کرنیکے وقت اِذَا کَالُوْھُمْ اَوْ وَزَنُوْھُمْ یُخْسِرُوْنَ بطریق مزاح یا کہے جس موضع مین لوگ ایک جگہ پر جمع ہون جَمَعْنَاھُمْ جَمْعًا یا کہے وَحَشَرْنَاھُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْھُمْ اَحَدًا تو ان صورتون مین کافر ہوگا خلاصہ اسکا یہ ہے جو مقام ایسا ہو کہ وہان کلام اللہ پڑھنا ضرور نہین اس مقام مین اگر کوئی آیت کلام اللہ کی بطور مزاح و کلام الناس کے پڑھے تو کافر ہوجائیگا اسلیے کہ اسمین ایک نوع کی حقارت پائی جاتی ہے اور جو جو الفاظ اور کلمات کہ جنکے بولنے سے آدمی مرتد اور کافر ہوجاتا ہے اَلْعِیَاذُ بِاللہِ مِنْ ذٰلِکَ اُن الفاظ کے سبب سے جورو بھی اُن لوگونکی مطلقہ ہوجاتی ہے یعنی نکاح اُسکا چھوٹ جاتا ہے بعد اُسکے اگر اُسکے ساتھ بغیر دوہرانے نکاح کے صحبت کریگا تو زنا ہوگا پس مسلمانونکو چاہیے کہ ایسی ایسی باتون سے جسکے سبب سے بے ایمان اور کافر اور جورو مطلقہ ہوجائے بہت پرہیز کرین بلکہ ہرگز اُس بات کے پاس نہ جاوین اور الفاظ کفر کے بہت ہین اس مقام مین تھوڑے کلمات کہ جنکو عوام الناس سبب جہالت کے اکثر بولتے ہین لکھ دیے کہ معلوم کرین اور ایسے کلمات بولنے سے بچین یا اللہ یا کریم ہمکو اور سب بھائی مسلمانون کو توفیق سلامتی ایمان کی دے اور کلمات کفر اور فاحشہ سے بچا رکھ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ ٥

اُس خاتمے مین دو فصلین ہین اول فصل توبہ کے بیان مین

بعض الفاظ کفر کے جنکو عوام الناس بولتے ہین

جاننا چاہیے کہ جس طرح اور بیماری کا علاج مقرر ہے اُسی طرح گناہ کی بیماری کا علاج توبہ ہے جس طرح بدن اور بیماریوں سے ناقص ہوتا ہے اُسی طرح ایمان گناہوں کی بیماری سے ضعیف و ناقص ہوتا ہے مومن کو چاہیے کہ جب یہ بیماری لگ جاوے فی الفور اُسکو توبہ سے کھووے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے چوتھے سیپارے میں اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ ترجمہ یعنی توبہ کا قبول کرنا اللہ پر ہے واسطے اُنکے جو کرتے ہیں بُرے کام نادانی سے پھر آتے ہیں تھوڑی دیر میں یعنی اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مسلمانوں کے بُرے عمل سے جو نادانی سے کرتے ہیں اور پھر معافی چاہتے ہیں قبل موت کے تو معاف فرماتا ہے اور اُنکے گناہوں سے درگذر کرتا ہے سو مومن کو چاہیے کہ ہر دم کو اپنے دم واپسین سمجھ کر جلد یہ کام کرے ہرگز دیر نہ لگاوے اور غافل نہ رہے اور جو مسلمان بُرا کام نادانی ہی سے کرتا ہے یعنی نفس اور شیطان کے وسواس سے نہ شک اور نہ انکار اور عداوت سے جیسا منافق اور کفار کرتے ہیں تو خاوند حقیقی بھی اُسکے بُرے عمل کو جب ہی وہ دل سے رجوع لایا نادم ہوا اگر ہزاروں طرح کی اُسنے بُرائی کی ہو فوراً معاف فرماتا ہے کیونکہ اُس دربار میں اخلاص سے گڑگڑانا اور اپنے بُرے کاموں پر افسوس کھانا اور اُن کاموں سے باز آنا خاوند کے ڈر سے بہت پسند ہے اور شارع نے ہر گناہ سے پاک ہونے کے واسطے علیحدہ علیحدہ علاج مقرر کیا ہے مثلاً اگر کوئی جھوٹ قسم کھاوے تو اُسکو چاہیے کہ کفارہ قسم کا موافق حکم شرع کے بجالاوے اگر اُسکے بدلے کوئی ہزار رکعت نماز پڑھے یا مسجد بناوے قسم کا کفارہ ادا نہ ہوگا اور گناہ صغیرہ کا ہمیشہ کرنا بھی دل کو سیاہ کرتا ہے کیونکہ صغیرہ اصرار سے کبیرہ ہو جاتا ہے سو جو کوئی ایمان کا نور رکھتا ہے وہ خوب جانے کہ جو گناہ کرنے یا دیکھنے یا سُننے یا خیال کرنے کا اُس سے صادر ہوتا ہے اُسمیں اُسکا مرتبہ ناقص ہوتا ہے اور اللہ کے دشمن سے اور اُسکے بُرے مکان سے نزدیکی کا سبب ٹھہر جاتا ہے اور دشمن اُسکا شیطان ہے اور بُرا مکان دوزخ اور واسطہ دوری کا ہوتا ہے اُسکے دوست سے اور اُسکی رضامندی کے مکان سے دوست اُسکا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور رضامندی کا مکان بہشت اور جانو کہ توبہ کہتے ہیں اس کو کہ باز آوے آیندہ گناہوں سے اور

اُس سے چھوٹنے کی تدبیر کرے اور پشیمانی کھینچے گذرے گناہون پر اور علامت اُسکی ہمیشہ غم اور اندوہ مین کاٹنا اور اپنے احوال پر گریہ وزاری کرتے رہنا اے بھائیو اگر تمھارا لڑکا بیمار ہو اور ایک کافر طبیب تم سے کہے کہ یہ بیماری بہت سخت ہی اندیشہ ہلاک ہونیکا ہی تو کسقدر تمھاری جان مین بیقراری اور فکر لاحق ہو گی کہ خواب وخورش تم کو حرام ہو جائیگا پھر معلوم ہی کہ اپنا نفس زیادہ عزیز ہے فرزند سے اور اللہ اور رسولؐ زیادہ سچے ہین طبیب کافر سے اور عاقبت کی خرابی کا ڈر زیادہ ہے فرزند کی موت سے اور اللہ تعالےٰ کا غضب نافرمانی کے سبب سے زیادہ ہی موت کے ڈر سے بیماری کے باعث سو ان باتون کا جو لحاظ نہ کرے اور گناہون سے باز نہ آوے تو یقین جانو کہ اُسکے ایمان نے گناہ کی بیماری سے نجات نہین پائی جتنا گناہون کی آگ بھڑکے گی اتناہی اثر اُسکا ایمان کے جلانے مین زیادہ ہوگا پھر جانو کہ گناہ دو قسم ہے ایک حق اللہ تعالےٰ کا جیسا نماز نہ پڑھنی زکوٰۃ ادا نہ کرنی وہ معاف ہوتا ہی اس طریقے سے جو اوپر بیان کیا گیا دوسرا حق عباد ہی جیسا کسی کا مال چوری سے لینا یا غصب سے لینا غصب کہتے ہین ظاہر مین لینا بغیر حق کے یا کسی پر ظلم کرنا دکھ دینا قتل کرنا وغیرہ ان گناہون سے بدون ادا کیے اُس مال کے یا بدلہ دیے یا بغیر راضی کیے مدعی کے مخلصی نہین طریق توبہ کا کیمیاے سعادت مین یون لکھا ہے کہ اُسمین آٹھ کام کرنا چاہیے چار دل سے علاقہ رکھتے ہین توبہ کرنا دل کی مضبوطی سے آیندہ کو ہرگز اُس کام کا قصد نہ کرنا اُسکی بازپرس سے ڈرتے رہنا اللہ تعالےٰ کی جناب سے معافی کی اُمید رکھنی چار کام جسم سے علاقہ رکھتے ہین پہلے وضو کرکے دو رکعت نماز متوجہ ہوکر ادا کرنی پھر ستر مرتبہ استغفار کرنا پھر سو دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کہنا اور اپنے مقدور کے موافق کچھ صدقہ دینا اور ایک روز روزہ رکھنا اُسی کتاب مین لکھا ہے گناہون پہ ہٹ رکھنے اور توبہ نہ کرنے کے کئی سبب ہین پہلا یہ سبب ہے کہ لوگ آخرت پر ایمان نہین رکھتے یا اس مقدمے مین شک رکھتے ہین دوسرا سبب شہوت اُنپر ایسی غالب ہے کہ اُس کو چھوڑ نہین سکتے اور اُسکی لذت مین ایسے مصروف ہو رہے ہین کہ عاقبت کا ڈر دل سے جاتا رہا اکثر آدمی اسی شہوت کے

پھندے مین پڑے ہین اور شہوت کے معنی خواہش نفسانی سو وہ کئی طرح پر ہوتی ہے پیٹ کی فرج کی دولت کی مکان کی لباس کی تیسرا سبب آخرت کے معاملے کو وعدے پر اور دنیا کی لذت کو نقد سر دست سمجھتے ہین اور آدمی کی طبع نقد پر مائل ہوتی ہے چوتھا سبب جو مومن ہے قصد توبہ کا رکھتا ہے مگر توقف مین پڑا ہے ہر روز یہی کہتا ہے کہ آج یہ کام کرلون تو کل ضرور توبہ کرونگا پانچوان سبب سمجھتا ہے واجب نہین کہ گناہ جہنم مین ہیو نجاوے شاید معاف ہو جاوے سو لوگ بعضے ایک سبب کے باعث بعضے زیادہ سببون سے توبہ نہین کرتے عاقبت کو اپنی نہین سنوارتے اب بیان سے حدیثین جو اس باب کی ہین شروع ہوئین فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یَا اَیُّہَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ رواہ مسلم (م) ترجمہ اے آدمیو توبہ کرو رجوع لاؤ اللہ کی طرف تحقیق مین توبہ کرتا ہون اللہ کی طرف ہر روز سو بار بعضے علما نے کہا ہے کہ حضرت کا توبہ کرنا امت کے غم اور اندوہ سے تھا کیونکہ اُنکے اول اور آخر کے حال سے خبردار تھے اُنکے حق مین استغفار اور آمرزش گناہون کی چاہتے تھے بعضے کہتے ہین کہ حضرت کا مشغول ہونا امت کی صلاحیت کے کاروبار مین جیسا نصیحت اور وعظ اور تعلیم احکام شرع اور اپنے کھانے پینے اور اپنے متعلقون کے ساتھ مصروف رہنے اور اعداے دین سے لڑائی کے بندوبست کرنے مین جسقدر اوقات آپکے صرف ہوتے تھے اُن کامون کو اس مقام کے اعلیٰ سے جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ تفرد ہوتا تھا اور قلب ان کا ماسوا اللہ سے خالی ہو جاتا تھا گناہ سمجھکر استغفار فرماتے تھے اگرچہ وہ کام فرمانبرداری ہی کے تھے مگر وہ جمعیت اور حضور جو اعظم عبادت ہے انمین کہان اور صوفیہ کہتے ہین کہ یہ صورت ترقی انوار کی ہے کہ آپ کے قلب مین ہر ساعت اُس نور کی ترقی ہوتی تھی اور مرتبہ قرب کا بڑھتا جاتا تھا تو پچھلے مرتبے پر اُسے حجاب سمجھکر استغفار فرمایا کرتے تھے اور اگلے مرتبے پر شکر بجالاتے تھے اسی طرح درجے بڑھتے چلے جاتے تھے اور وہان کے درجے بیشمار ہین حدیث باہر عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُ فَاسْئَلُوْنِی الْھُدٰی اَھْدِکُمْ وَکُلُّکُمْ فَقِیْرٌ

اِلَّا مَنْ اَغْنَیْتُ فَاسْئَلُوْنِیْ اَرْزُقْکُمْ وَکُلُّکُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَیْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْکُمْ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَۃٍ عَلَی الْمَغْفِرَۃِ فَاسْتَغْفَرَنِیْ غَفَرْتُ لَہٗ وَلَا اُبَالِیْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ مَا زَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰی اَشْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اِجْتَمَعُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْکُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِیَّتُہٗ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ سَائِلٍ مِّنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ اِلَّا کَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِیْہِ اِبْرَۃً ثُمَّ رَفَعَہَا ذٰلِکَ بِاَنِّیْ جَوَادٌ مَّاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِیْدُ عَطَائِیْ کَلَامٌ وَّعَذَابِیْ کَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِیْ لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

دا۱ ترجمہ مروی ہے ابی ذرؓ سے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ارشاد کیا اللہ تعالے نے اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جسکو مین ہدایت کرون سو مانگو مجھ سے ہدایت ہدایت کرونگا مین تمھاری اور تم سب فقیر ہو مگر جسکو مین غنی کرون پس چاہو تم مجھ سے دونگا مین تمکو رزق اور تم سب گنہگار ہو مگر جسکو مین معاف کرون بچا رکھون سو جو کوئی جانتا ہے مین قادر ہون گناہون کے بخشنے پر پس معافی چاہے مجھ سے مین بخشدونگا اُسکو اور سہین کچھ میرا نہین بگڑتا اور اگر اول تمھارا اور آخر تمھارا اور زندہ تمھارا اور مُردہ تمھارا اور خشک تمھارا اور تر تمھارا جمع ہو جاوین یہ سب میرے بندون سے کسی بڑے پرہیزگار بندے کے دل پر یعنی سبکا دل ویسے اچھے بندے کے دل کے موافق ہو جاوے یہ ہونا کچھ زیادہ نہ کرے میرے ملک مین ایک مچھر کے پر کے برابر اور اگر اول تمھارا اور آخر تمھارا اور زندہ تمھارا اور مردہ تمھارا اور تر تمھارا اور خشک تمھارا جمع ہو جاوین یہ سب میرے بندون سے کسی بڑے بدکار بندے کے قلب پر یہ ہونا کم نکرے مچھر کے پر کے برابر کچھ میرے ملک مین سے اور اگر اوّل اور آخر اور زندہ اور مُردہ اور خشک اور تر تمھارا کل جمع ہو جاوین ایک قطعہ زمین پر اور سوال کرے ہر ایک انسان تم مین سے جو اُسکی آرزو ہے پس عطا کرونمین ہر ایک شخص تمھارے کو جو وہ مانگے تو کچھ کم نہ ہو جاوے اُسکے سبب میرے ملک سے مگر اتنا جیسا کہ کوئی تم مین کا جاوے دریا پر اور ڈبوا وے اُسمین ایک سوئی پھر اُٹھاوے اُسے یہ اسواسطے ہے کہ مین سخی ہون اور بزرگ ہون میری سخاوت

اور بخشش اور بزرگی سے تمام عالم پُر ہے جو چاہتا ہون نہین سو کرتا ہون بخشش میری ایک بات ہے
اور عذاب میرا ایک بات حکم میرا ایسی ہو کہ جب چاہتا ہون کسی چیز کو کہتا ہون ہو بس وہ ہو جاتا ہو
خشک اور تر سے مراد پتھر اور گھاس ہو یعنی یہ سب گر آدمی ہو کر سوال کرین یا جن اور انس کہ انس کی
پیدائش اور خلقت پانی سے ہو اور جن کی آگ سے یا اس سے مراد جمیع چیزین جو زمین پر موجود ہین عَنْ
اَبِی بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ
عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ کہا ابوبکر رض نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ہٹ نہین کی اُسنے جسنے استغفار کیا اللہ کے پاس اگرچہ پھر جاوے گناہ کیطرف
ایک دن مین ستر مرتبہ یعنی جب آدمی نے دل سے رجوع ہو کر اخلاص کے ساتھ معافی مانگی
اللہ سے تو وہ گناہ پر ہٹ کرنے سے پھرا اور اگر معافی نہ مانگی تو ہٹ پر قائم رہا اور ہٹ کرنے
سے یعنی اس پر قائم رہنے سے یا ہمیشہ کرنے سے چھوٹا گناہ بھی بڑا ہو جاتا ہو اور وہی دل کو
سیاہ کرتا ہو اور جسکا دل سیاہ ہوا وہ نافرمانی کی حد کو پہونچا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
مومن جسوقت گناہ کرتا ہو پیدا ہو جاتا ہو اُسکے دل مین ایک نقطہ سیاہ پس اگر توبہ کی اُس سے اور
معافی مانگی تو مٹ جاتا ہو اور اگر زیادہ کرے یعنی گناہ تو وہ زیادہ ہوتا ہو یہانتک کہ گھیر لیتا ہو اُسکے
دل کو پس وہ وہی ہو جو چہ ہو جسکا ذکر فرمایا ہو اللہ تعالےٰ نے کَلَّا بَلْ رَانَ سکتہ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ٥
ترجمہ یون نہین بلکہ زنگ لگا ہو اُنکے دلون پر اُن چیزون سے کہ وہ کماتے تھے روایت کی احمد اور
ترمذی نے اور فرمایا کہ بیشک اللہ تعالےٰ قبول کرتا ہو توبہ اپنے بندے سے غرغرے کے وقت تک
یعنی جب روح حلق مین پہونچے ظاہر حدیث سے معلوم ہوا کہ مرتے دم تک کفر اور معصیت سے
توبہ قبول ہوتی ہے لیکن بعضے علما کہتے ہین کہ توبہ معصیت سے اُس وقت قبول ہے مگر کفر سے
قبول نہین اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ کہا شیطان نے کہ قسم ہے مجکو اے
پروردگار میرے تیری عزت کی کہ ہمیشہ گمراہ کرون گا مین تیرے بندون کو جب تک
اُن کے جسم مین جان ہے فرمایا اُس تواب رحیم نے اُسکے جواب مین اپنے فضل و کرم سے

قسم ہے مجکو اپنی عزت اور بزرگی کی کہ ہمیشہ معاف کرتا رہونگا مین جب کوئی معافی چاہیگا مجھ سے روایت کی ترمذی نے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تھا ایک شخص بنی اسرائیل مین کہ قتل کیا اُسنے ننانوے ۹۹ آدمیون کو پھر آیا ایک راہب کے پاس پوچھنے کو کہ آیا اُسکی توبہ قبول ہوگی یا نہین پس جواب دیا راہب نے کہ نہین پھر قتل کیا اُسنے اُس کو بھی اور منتظر کھڑا رہا کہ اور کسی سے پوچھے کہا ایک شخص نے کہ فلانے گانوُن مین ایسا آدمی رہتا ہے کہ تیری مشکل آسان کردے پس مرگیا وہ شخص اُس حال مین کہ بڑھا یا تھا اپنی چھاتی کو اُسکی طرف جھگڑا پڑا اس مقدمے مین رحمت کے فرشتون کے اور عذاب کے فرشتون کے درمیان یعنی رحمت کے فرشتے کہتے تھے کہ وہ شخص ناجی ہوا کیونکہ اُسنے قصد کیا تھا اُس گانوُن کی طرف اور عذاب کے فرشتے کہتے تھے کہ وہ مغضوب ہوا کہ بے توبہ مؤا بعدہ حکم کیا اللہ تعالے نے اُس گانوُن کو جسکی طرف وہ متوجہ ہوا تھا کہ نزدیک ہوجا میت سے اور حکم کیا اُس گانوُن کو جس مین اُسنے قتل کیا تھا تو دور ہوجا اس سے پھر فرمایا اُس تواب رحیم نے فرشتون کو پیمائش کرو دونون گانوُن کی مسافت کو مُردے کے پاس سے پس نا پا فرشتون نے اُس گانوُن کو جس مین وہ جایا چاہتا تھا ایک بالشت دوسرے گانوُن سے نزدیک پھر بخشدیا اللہ تعالے نے اُسکے سب گناہون کو اس حدیث سے کمال وسعت اُسکی رحمت اور بخشش کی بندون کے حال پر پائی گئی کہ اُس شخص کو ایسے گناہون کے ساتھ صرف توبہ کی نیت سے سب معاف فرمایا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُّذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اگر گناہ نہ کروگے تم بیشک دور کریگا اللہ تم کو اور لاویگا دوسری قوم کو جو گناہ کرین گے پھر معافی چاہین گے پس معاف کردیگا اللہ اُن کو اس حدیث مین اُس عفور رحیم کے عفو اور مغفرت کی وسعت کا اظہار ہے کہ لوگ توبہ اور استغفار پر رغبت کرین نہ یہ کہ گناہ کرنے پر کمر باندھین اور کیا کرین کیونکہ اللہ تعالے

نے گناہون سے منع فرمایا ہے اور پیغمبرون کو بھیجا ہے اسی لیے کہ ایسے بُرے کامون سے لوگون کو باز رکھین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گڑگڑانے اور عاجزی سے پیش آنے مین صفت تواب و رؤف و رحیم کی خوب ظاہر ہوتی ہے اور یہ وضع بندے کی اُس مالک بے پروا کی جناب مین بہت پسند آتی ہے سو اے بھائیو توبہ کرو قبل اسکے کہ طاقت نہ رہے توبہ کرنے کی اور وہ حال کسی کو معلوم نہین شاید ایک دم مین ہو یا زیادہ بلا تعین ہے پھر جس کا حال اپنی دانست سے باہر ہو اُسپر اعتماد کرنا اور نیک کام سے غافل رہنا مناسب نہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جلدی کرو نیکی کے کامون مین اب ان دنون بہت لوگ صرف بزرگون کے نام پر اُنکی اولاد یا اُن کے خلیفون سے بیعت کرتے ہین یعنی بُرے کامون کی توبہ اور اچھے کامون پر قائم رہنے کا عہد باندھتے ہین لیکن وہ اولاد یا خلیفہ سوائے اسکے کہ اُس بیچارے مرید کو اپنا بناوین اور اُس سے معاش کی صورت ٹھہراوین کچھ ظاہر و باطن کی مدد اُسپر نہین کرتے یعنی اُسکو اچھی باتین نہین سکھاتے حرام اور بدعت کی باتون سے باز نہین رکھتے صرف اپنے مطلب کے یار ہین سردست کچھ لے لیا اور ہمیشہ کی جاگیر ٹھہرائی اگر وہ بیچارہ مقدور نہین رکھتا تو محصل ہو کر بے عزت کر کے بددعا کرنے کی دہشت دکھا کر قرض وام کروا کر چیزین گھر کی بندھک رکھوا کر اپنا معمول لیتے ہین ہرگز نہین چھوڑتے سو اے یارو دغا بازپیرون سے کنارا کرو بچتے رہو جس وقت کوئی شخص ایسا ملے کہ کسی عالی خاندان اور سلسلے سے نسبت رکھتا ہو اور احکام شرعی تم کو سکھاوے اور حرام اور بدعت کے کامون سے بچاوے اور دینداری کی راہ بتاوے اور اللہ اور رسولؐ کی طاعت کے امور سمجھاوے اگرچہ بڑا عالم اور فاضل نہ ہو فی الفور اُسکے ہاتھ پر بیعت کرو یعنی بُرے کامون سے بچنے اور نیک کامون پر قائم رہنے کا قول و عہد مضبوط باندھو اور پھلی بری باتون سے جو جہالت سے تم کرتے تھے اُن سب سے توبہ کرو اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے تمھارے دین و دنیا کے کام آسان کرے گا اس جہان اور اُس جہان مین عزت اور آبرو بخشے گا اور تکرار بیعت کا کچھ مضائقہ نہین چنانچہ فاضل کامل عارف باللہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے جو باپ شاہ عبدالعزیز

قدس اللہ سرہما العزیز کرکے قول جمیل میں لکھا ہے وَاَمَّا الْمَسْئَلَۃُ السَّادِسَۃُ فَاعْلَمْ اَنَّ تَکْرَارَ
الْبَیْعَۃِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَاثُوْرٌ کَذٰلِکَ
عَنِ الصُّوْفِیَّۃِ اَمَّا مِنْ شَخْصَیْنِ فَاِنْ کَانَ قَدْ رَاٰی مِنْ خَلَلٍ فِیْمَنْ بَایَعَہٗ فَلَا بَأْسَ وَکَذٰلِکَ بَعْدَ مَوْتِہٖ اَوْ
غَیْبَتِہٖ الْمُنْقَطِعَۃِ ترجمہ یعنی مکرر بعیت کرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے اور اسی طرح
مشائخوں سے اور امورات متعدد پر یعنی گناہوں سے توبہ کرنے کی بعیت اچھے بزرگوں کے سلسلے
مین داخل ہونے کی بعیت اللہ تعالے کے حکموں کی بجاآوری پر مضبوطی سے قائم ہونے اور
عمل کرنے کی بعیت مگر دو شخصوں سے اور وہ تب ہے کہ جب دیکھے اُس کو اگلی بعیت سے کچھ فائدہ
نہ ہوا یا اگلے پیر کے مرنے کے بعد ایسا الگ ہو گیا کہ اُس سے مقصد حاصل نہین ہو سکتا تو ان
صورتوں سے البتہ جائز ہے بلکہ اس زمانے مین تو لازم ہے کیونکہ اگلے پیر کا صرف نام تھا
اور اس پیر سے کام تو جس سے اپنا کام بنے اور اللہ و رسولؐ کی متابعت اُسکے سبب سے
ہاتھ آوے وہی پیر ہے اور وہی مرشد نہ وہ کہ آپ گمراہ ہے شرک اور بدعت کے کام کرتا
رہتا ہے اور اوروں کو گمراہی سے باز نہین رکھتا اور اچھی راہ نہین تبلاتا اللہ تعالے ایسے
پیروں کو ہدایت کرے اور دنیا کی طمع اُن کے دل سے کھو دے کہ ہزاروں سیدھے مسلمانوں
کی جان و ایمان بچے فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالے جل شانہ البتہ بلند
کرے گا درجہ نیک مرد کا جنت مین پوچھے گا وہ کہ خداوندا کیونکر ملا مجکو یہ درجہ فرماے گا
اللہ تعالے کہ تیرے فرزند کے استغفار کرنے سے تجکو یہ درجہ ملا روایت کیا احمدؒ نے یاروبہ فائدہ
ہے نکاح کرنے اور فرزند صالح ہونے کا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
مُردہ اپنی قبر مین ڈوبنے والے کی طرح فریاد کرتا ہے کہ کوئی اُسکو بچا وے اور وہ اُمید
رکھتا ہے دعا کی اپنے ماں باپ لڑکے یا دوست آشنا سے پھر جب کوئی اُسکے واسطے دعا
کرتا ہے تو ہوتی ہے وہ دُعا اُس کے حق مین دُنیا اور جو چیز دُنیا مین ہے اُس سے زیادہ مفید
اور اللہ تعالے داخل کرتا ہے مردوں کی قبروں مین دُنیا کے لوگوں کی دعا کے سبب سے

پہاڑون کے برابر ثواب اور یہ ہدیہ ہے زندون کی طرف سے مردون کے واسطے استغفار مانگنے کے سبب سے روایت کی ترمذیؒ اور بیہقیؒ نے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دین اسلام مین آتا ہے کوئی بندہ اور نیک ہوتا ہے اسلام لانا اُسکا یعنی اپنے یقین اور اخلاص سے بلاشک ونفاق مسلمان ہوتا ہے چھپاتا ہے اللہ تعالےٰ اُسکے تمام گناہون کو جو پہلے کر چکا تھا اور دیتا ہے اُسے بعد اُسکے ایک نیکی کے بدلے دس نیکیون کا ثواب سات سو تک اور اس سے بھی زیادہ اور ایک بدی کے بدلے ایک بدی اور چاہے تو یہ بھی نہ دے یہ اُسکا فضل وکرم ہو روایت کی بخاریؒ نے عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْکُمْ عَمَلُہُ الْجَنَّۃَ وَلَا یُجِیْرُہٗ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ترجمہ مروی ہے جابرؓ سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے داخل نہ کریگا کسی کو اُسکا عمل جنت مین اور نہ بچاویگا دوزخ سے اور نہ مین یعنی نہ داخل ہونگا مین نہ چھوٹونگا مگر اللہ تعالےٰ کی رحمت سے اور فرمایا کسی کو نجات نہ دیگا اُسکا عمل پوچھا لوگون نے اور آپکو یارسول اللہ فرمایا حضرتؐ نے مجکو بھی نہین مگر یہ کہ چھپاوے اللہ تعالےٰ اپنی طرف سے اپنی رحمت کے ساتھ بس ٹھیک اور درست کرو اپنے عمل اور نزدیکی حاصل کرو اپنی طاقت کے موافق اور محنت اُٹھاؤ صبح وشام کو اور تھوڑی رات رہتے اور بیچ کی چال اختیار کرو تا ہو پہنچو تم منزل مقصود کو یعنی ان تینون وقتونکی عبادت مین افراط وتفریط نہ کرو روایت کی بخاریؒ اور مسلمؒ نے ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ کسی کو نہ چاہیے کہ اپنی عبادت اور نیک عملون پر غرہ کرے یا بھروسا رکھے کیونکہ اُس دربار کا معاملہ عقل سے باہر ہے کبھی ہزار برس کے عابد کو ایک دم مین مردود کرتے ہین اور کبھی ہزار برس کے فاسق کو ایک لحظے مین مقرب بناتے ہین انسان کو یہی لازم ہے کہ عاجزی اور انکساری کے ساتھ ہردم اُسی کی یاد مین رہے اور مقدور بھر فرمانبرداری کے کام بجالایا کرے اور نافرمانی کی باتون کے گرد نہ جاوے اور شہوت جسمانی اور وسواس شیطانی سے اپنے تئین بچاوے کیونکہ ازلی عہد کی وفاداری اور شریعت کے احکام کی بجاآوری

ظاہر اسی مین پائی جاتی ہے باقی اختیار بدست مختار چاہے چھوڑے چاہے پکڑے چاہے مقبول کرے چاہے مردود بناوے اور اسی اندیشے نے اولیاؤن کے دلون کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے اور اسی کھٹکے نے صدیقون کے کلیجون کو پارہ پارہ کر رکھا ہے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص نے عمل خیر کبھی نہین کیا تھا کہا اُسنے اپنے گھر والون سے کہ جب وہ مر جاوے جلائیو اُسکو پھر آدھی خاک اُسکی دریا مین ڈالیو اور آدھی میدان مین اُڑائیو پس قسم ہے اُس خدا کی اگر مقدر کیا ہے اللہ نے کہ عذاب کرے اُسپر ایسا عذاب کریگا کہ کسی پر ایسا نہین کیا پھر جب مر گیا کیا لوگون نے جیسا اُسنے کہا تھا پس حکم کیا اُس قادر مطلق نے دریا کو جمع کیا اُسنے جو اُسمین گرا تھا اور حکم کیا میدان کو جمع کیا اُسنے جو اُسمین اُڑا تھا پھر پوچھا خداوند تعالے نے اُس سے زندہ کر کے کہ ایسی وصیت کیون کی تھی تو نے عرض کیا اُسنے تیرے ڈر سے اے میرے خاوند اور تو خوب جانتا ہے میرے احوال کو پس بخش دیا اللہ تعالے نے اُس کو مطلب اس حدیث کا یہ معلوم ہوا کہ اگر بندہ اپنے تئین بندہ اور اللہ تعالے کو خاوند اور مالک بدل جانے اور اس بات کو اخلاص سے کہے اور ڈر کر اُسکی جناب مین پناہ لے اگرچہ نفس اور شیطان کے ورغلانے سے بہت کچھ برے کام کیے ہون وہ خاوند اپنے فضل و کرم سے البتہ معاف کرے کہا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالے نے کہ اے فرزند آدم جب تک تو دعا مانگتا رہیگا اور امید رکھیگا مجھ سے بخشونگا مین تجکو جس عمل کے ساتھ تو ہوگا اور اُسکی کچھ پروا مین نہین رکھتا یعنی کوئی کہے کہ ایسے گنہگار کو کیون بخشا اے فرزند آدم اگر پہونچ جاوین تیرے گناہ کنارون تک آسمان کے پھر معافی مانگے تو مجھ سے معاف کر دونگا مین تجکو اور کچھ پروا نہین رکھتا اے فرزند آدم اگر آوے تو میرے پاس گناہون سے بھرا زمین کے برابر بھر آوے تو اُس حال مین میرے ساتھ کہ کسیکو شریک نہین بنایا آونگا مین تیرے پاس اتنی ہی مغفرت کے ساتھ یعنی اگر شریک نہین کیا تو نے اور اور طرح کے گناہ ہزارون کیے ہین تو البتہ بخشونگا بشرطیکہ توبہ بنیت اخلاص و محبت میری طرف رجوع کرے گا روایت کی

ترمذیؒ نے اور احمدؒ نے اور دارمیؒ نے ابی ذرؓ سے کہا شداد بن اوسؓ نے کہ تبلایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سید الاستغفار کہے تو اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اور فرمایا کہ جو کوئی پڑھے اُسکو اعتقاد کی رو سے دن رہتے پھر مرجاوے اُسی دن رات نہ ہوتے تو وہ اہل جنت سے ہوگا اور جو کوئی پڑھے اسی طرح رات کو پھر مرجاوے اُس رات کو صبح نہ ہوتے تو وہ اہل جنت سے ہوگا روایت کی بخاریؒ نے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی ہمیشہ استغفار کیا کرتا ہے اللہ تعالےٰ ہر قسم کی تنگی سے اُسکو نجات دیتا ہے اور ہر طرح کے غم سے خوشی بخشا ہے اور روزی دیتا ہے اُسکو ایسے مقام سے کہ وہم وگمان مین نہین آتا روایت کی احمدؒ اور ابوداؤدؒ اور ابن ماجہؒ نے کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عـہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ ترجمہ یعنی اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے بندہ مومن کو جو کہ آزمایا گیا ہے اور بلا مین ڈالا گیا ہے گناہون کی اور پھر توبہ کرکے رجوع لایا اس سبب سے بعضون نے تائب کو فضیلت دی ہے صالح پر کہ اُسنے سب طرح کی لذتون کا مزہ پاکر اپنے تئین الگ کیا برخلاف صالح کے کہ وہ اُن مزون سے واقف ہی نہین اور فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب پیدا کیا اللہ تعالےٰ نے خلق کو پھر حکم جاری کیا لکھا کتاب مین جو وہ اُسکے پاس عرش پر ہے عـہ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ ترجمہ یعنی تحقیق میری رحمت سبقت لے گئی ہے غضب پر سچ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے جود اور کرم اور مہر اور رحمت نے تمام مخلوقات کو گھیر رکھا ہے چنانچہ فرمایا رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ترجمہ رحمت میری سب پر چھاگئی اور فرمایا عَذَابِیْ اُصِیْبُ بِہٖ مَنْ اَشَاءُ ترجمہ اور عذاب میرا اُسی پر ہے جسے مین چاہون یہ شان اُس کی دُنیا مین

عـہ روایت کیا اس کو احمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ۱۲ عـہ اسکو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے ۱۲

تھوڑی اور قیامت مین بہت ظاہر ہوگی مترجم کہتا ہے کہ ان حدیثون سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اللہ تعالے برُے کامون سے راضی ہے یا بدکا مون کو بد نہین جانتا یا گنہگارون کو بدلہ نہ دیگا یا مغرورون سرکشون کو نہ پکڑے گا جیسی اُسکی صفت غفور رحیم تواب ہے ایسی ہی منتقم اور شدید العقاب اور قہار بھی ہے پس طریق مسلمانی کا یہی ہے کہ زندگی مین اپنی طاقت اور قدرت کے موافق اُسکی فرمانبرداری کے کام کرتا رہے اور ممنوعات سے اپنے تئین بچاوے اور ڈر کو اپنے حال پر غالب رکھے اور ہرگز اپنی عبادت کا کچھ بھروسا نہ کرے اللہ چاہے تو سب کام اُسکے درست ہوجائینگے پھر جب موت کے نزدیک پہونچے تو اُمید اُسکی مغفرت سے زیادہ رکھے اور اُسکے فضل و کرم کا اُمیدوار رہے کہ وہان کی سب مشکلین اُسکی رحمت اور عنایت سے آسان ہوجائینگی یا اللہ یا کریم یا غفور تو مجھ بندۂ عاجز نالائق کو اپنے فضل و کرم سے توبہ کی توفیق دے کہ پھر کسی برُے کامون کی لذت میرے دل مین نہ آوے اور دُنیا کی کل زیبائش اور خوبی میری خاطر سے محو ہوجاوے اور دم واپسین میرا تیرے اور تیرے رسول محبوب کی محبت اور یاد مین جسم سے برآوے آمین ثم آمین اور سب مومنون کی یہ آرزو برلا اور انھین اس نعمت سے سرفراز فرما بِفَضْلِهٖ وَكَرَمِهٖ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

دوسری فصل متفرقات حدیثون کے بیان مین

سعد بن زیدؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ جو کوئی لیوے ایک بالشت زمین کسی کی ظلم سے بیشک ڈالے گا اللہ تعالے قیامت کے دن ویسے سات ٹکڑے زمین کے اُسکی گردن مین سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ وَّجَدَ مَالَهٗ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَيَتَّبِعُ مَنْ بَاعَهٗ ترجمہ جس نے پایا اپنا مال ایک شخص کے پاس پس وہ اُسکا

زیادہ سزاوار ہی اور ڈھونڈھے خریدار اُسے جسنے اُسکے پاس بیچا یعنی اگر کسی کا مال غصب کیا یا چرایا
یا گم ہوا اور دوسرے کو ملا اور اُسنے بیچ ڈالا تو مالک مال جسکے پاس اپنا مال پاوے لیوے
خریدار دعوی کرے اُسپر جس سے مال اُسکو ملا روایت کی احمدؒ نے عَنْ حُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَّاِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ رَوَاهُ
اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ مروی ہی حسینؓ بن علیؓ سے کہ فرمایا حضرتؐ نے سوال کرنے والے کا حق ہی
اگرچہ گھوڑے پر سوار آوے یعنی اُسکی شان پر لحاظ کر کے محروم نہ کیا چاہیے جو مقدور ہوا اور
موجود ہو دیوے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی نیکی کرے کسی کے ساتھ چاہیے وہ نیکی
کرنے والے کو کہے جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا یعنی بدلہ دے اللہ تعالے تجکو نیک اگر وہ صلح
ہوا اور اگر وہ فاسق ہو تو بھی یہی کہے ایسے لفظ نہ کہے کہ جسمین راہ حق سے دور پڑے یعنی اُسکو صلح
اور ولی نہ کہے یا اُسکے فسق کو صلاح نہ جانے اور جو نیک کار سے آزار پاوے تو اُسکی نیک کاری
سے انکار نہ کرے اور گالی نہ دے اور بُرا نہ کہے بلکہ یہی کہے غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَنَا
اہلِ استقامت کا یہی طریقہ ہے بی بی عائشہؓ کہتی ہین کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے تَهَادُوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ ترجمہ ہدیہ بھیجو آپس مین کہ ہدیہ دور کرتا ہے
دُشمنی اور دل کے کینون کو عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَؓ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا مُّقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ جِبْرَئِيْلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
ترجمہ کہا ابی قتادہؓ نے پوچھا ایک شخص نے یا رسول اللہ آیا بتاؤ مجکو اگر مارا جاؤن اللہ کی راہ
مین صابر ہو کر اور نیکی چاہ کر مقابلہ کر کے نہ اُلٹے بھاگ کر دور کریگا اللہ تعالے میرے گناہون کو اور
بخشیگا مجھے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہان پھر جب وہ شخص چلا پکار کر آپنے فرمایا
کہ ہان مگر دین یعنی سب گناہون کو اللہ بخشے گا مگر دین یون ہی خبر دی مجکو جبرئیلؑ نے اس حدیث
سے بندون کے حق کی بڑی سختی اور تاکید معلوم ہوئی کہ بغیر ادا کیا معاف نہین چھوٹتا اور ابوہریرہؓ

کی روایت سے معلوم ہوا کہ جب کسی قرضدار مُردے کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
لاتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھتے تھے کہ اُسنے اداے دَین کو چھوڑا ہے
پھر اگر خبر ہوتی تھی کہ اس نے چھوڑا ہے تو آپ اُسکی نماز پڑھتے تھے اور
نہین تو اور مسلمانون کو فرما دیتے تھے کہ تم پڑھو اُسکی نماز پھر جب اللہ تعالےٰ نے ملکون پر اسلام
کی فتح دی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبے مین فرمایا کہ مین زیادہ دوست اور لائق ہون
مومنون کی ذات سے اُنکے حق مین سو جو کوئی مرجاوے اب مسلمانون سے اور رہ جاوے اُسپر
دَین تو ادا کرنا اُسکا مجھ پر لازم ہے اور جو کچھ چھوڑ جاوے ترکہ سو اُسکے وارثون کا حق ہے متفق علیہ
اور فرمایا کہ مسلمانون کی روح ادھر مین رہتی ہے جب تک دَین دار رہتا ہے یعنی بہشت مین نہین
جاتی یا نیک کارون کے گروہ مین نہین ملتی اور فرمایا حضرت نے بعد کبیرہ گناہون کے بڑے گناہون سے
یہ ہے جو کہ آدمی بغیر ادا کیے دَین کے مرجاوے اور کچھ نہ چھوڑ جاوے کہ اُس سے دَین ادا
ہوسکے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے تین شخص ہین کہ قیامت
کے دن اُنسے مین جھگڑونگا یعنی ناراض ہونگا ایک شخص وہ جسنے قول و قرار کیا میرے
نام سے پھر پھر گیا اس قول سے دوسرا وہ جس نے بیچا آزاد کو پھر کھایا اُسکا مول تیسرا وہ جسنے
مزدور سے محنت کروا کر اُسکی مزدوری نہ دی روایت کی بخاری نے ابوہریرہؓ کہتے ہین دیکھا مین نے
کہ جب لایا جاتا تھا نیا کوئی پھل حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رکھتے تھے آپ اُسکو
اپنی آنکھون اور لبون پر اللہ تعالےٰ کی نئی نعمت کی تعظیم کو کہ تازہ آیا ہے وہ اُس دربار اعلےٰ سے
اور فرماتے اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَرِنَا اٰخِرَہٗ ترجمہ بار خدایا جیسا دکھلایا اور پہونچایا تونے
اُس کے اوّل کو دکھلا اور پہونچا ہم کو اُس کے آخر کو یعنی ہمیشہ آخر تک اس نعمت سے مجھے
فائدہ مند کر پھر بانٹ دیتے لڑکون کو جو وہان موجود ہوتے اُن دونون کی مناسبت کے سبب
اور ہمین اُنکی خوشی چاہتے عبد اللہ بن یزید الخطمیؓ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
نقل کیا اِنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَآئِہٖ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ

عِندَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّي فِيمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّي فِيمَا تُحِبُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دُعا مین الٰہی روزی کر مجکو اپنی محبت اور محبت اُس شخص کی کہ فائدہ کرے مجکو اُسکی محبت تیرے پاس الٰہی جو چیز کہ تو نے مجھے روزی کی ہے اُس چیز سے کہ مین چاہتا ہون اُسے پس کر اُسکو میری قوت کا سبب اُس چیز مین جسے تو دوست رکھتا ہے خداوندا میری چاہت کی چیز سے جس چیز کو کہ تو نے مجھ سے الگ رکھا ہے پس کر تو اُسکو فراغت کا سبب میرے واسطے اُس چیز مین کہ جسے تو دوست رکھتا ہے حاصل یہ کہ اگر کوئی چیز تو دُنیا سے دیتا ہے تو اُسکے شکر کی توفیق دے کہ شاکر دولتمندون مین سے ہون اگر نہ دے تو میرے دِل کو اُس سے الگ رکھ کہ صابر فقیرون سے ہون ابوہریرہؓ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَاِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ دو قسم کے لوگ ہین جہنمیون سے کہ مین نے اُنھین نہین دیکھا یعنی اس زمان برکت نشان پاک و مطہر مین اُنکا وجود نہ تھا ایک وہ گروہ ہی کہ اُنکے پاس چابک ہی گاؤ دم مارتے ہین اُس سے آدمیون کو اور دوسرا گروہ اُنکا عورتین ہین کپڑا تو پہنے ہین مگر ننگی ہین یعنی ایسا کپڑا پہنتی ہین جس میں ستر نہیں ڈھنکتا یا ایسا کپڑا باریک ہے کہ اُس سے بدن نظر آتا ہے کھینچتی ہین مردون کے دلون کو اپنی طرف اور خواہش رکھتی ہین وہ مردون کی طرف دلون سے یا سر سے کپڑا اٹھا کر لوگون کو منھ دکھاتی ہین اور چلتی ہین اس انداز سے کہ مردون کے دِل لبھاوین سو اُن عورتون کے جوڑا باندھنے سے اونٹون کے کوہان کیطرح ڈھنک رہی ہین مٹاپے سے داخل نہ ہونگی وہ جنت مین اور نہ ملے گی اُنکو جنت کی بو باوجودیکہ جنت کی بو اتنی اور اتنی دور سے پائی جاتی ہے بھائیو اس حدیث سے بھی ہمارے پیغمبر آخر الزمان علیہ الرضوان کی پیشین گوئی ثابت ہوئی کیونکہ ایسے لوگ اُس

زمانے مین بہت نظر آتے ہین کہ تکبر اور تبختر سے چابک ہاتھ مین لیے پڑے پھرتے ہین اور وضع اپنی خلاف اسلام کے بناکر کوچہ بازار مین بیچارے غریبون مفلسون کو مارتے ڈراتے دکھ دیتے رہتے ہین اور عورتین جھوٹی مسلمان کسبیان ہین لیکن گھر والیان بھی خصوصًا شہر ونکی رہنے والیان جنھون نے اسلام کی محبت اور چال چھوڑی اور کفار بے حیاؤن کی وضع اختیار کی ٹھیک ٹھیک یہی لباس و وضع انکی ہی کہ سر ننگے جوڑا باندھے بری کرتے چھاتی کھولے باریک شاک جسمین ہرگز ستر نہین چھپتا پہنے بیباک نہ خوف اللہ کا نہ رسول کا نہ اپنے شوہر بیچیارہ مرید کا کھلے بند اینٹھتی اکڑتی پھرتی ہین اور دوسرون کو یہی چال چلن سکھاتی ہین اپنا سا بناتی ہین اور خانم اور بیگم جو اگلے زمانے کے شرفا مین اس لقب کا عیب تھا وہی لقب اپنا سا بناتی ہین خداوندا تو اپنے فضل و کرم سے ایسے برے وقت مین مسلمان مردون اور بیبیون کو ایسی بدچال عورتون اور مردون کی صحبت سے محفوظ رکھ اور انکو توفیق نیک بختی اور نیک اطواری اور ایمان داری کی عنایت فرما اور حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے تئین طبیب بناوے اور وہ مشہور نہین طبابت مین اور جیسی چاہیے اسکو مہارت نہین ہے پھر مرجاوے اسکے علاج سے کوئی بیمار تو وہ ضامن ہوگا یعنی واجب ہے اسپر دیت اگرچہ قصاص نہین ہے بسبب اذن مریض کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب نازل ہوئی آیت ملاعنہ اَیُّمَا امْرَأَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰی قَوْمٍ مَّنْ لَّیْسَ مِنْہُمْ فَلَیْسَتْ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ وَلَنْ یُّدْخِلَہَا اللّٰہُ جَنَّتَہٗ وَاَیُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَہٗ وَھُوَ یَنْظُرُ اِلَیْہِ احْتَجَبَ اللّٰہُ مِنْہُ وَفَضَحَہٗ عَلٰی رُؤُسِ الْخَلَائِقِ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ **ترجمہ** جو عورت داخل ہوئی ایک قوم مین کہ انمین سے وہ نہین یعنی زنا کیا اسنے پس نہین وہ عورت کسی چیز مین اللہ کی یعنی اللہ کے دین اور رحمت سے خارج ہوئی اور ہرگز داخل نہ کرے گا اللہ تعالے اسکو بہشت مین اور جو مرد منکر ہوا اپنے لڑکے سے حالانکہ دیکھتا ہے وہ اسکی طرف یعنی جانتا ہے کہ وہ اسکا جنا ہے نصیب نہ کرے گا اللہ تعالے اپنا دیدار اسکو اور فضیحت کرے گا اسے تمام خلائق کے روبرو اگلی اور پچھلی یعنی روز قیامت کے

سب کے سامنے اسکو ذلیل فرماویگا نقل کیا عکرمہؓ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امتیازیون کے کھانے سے یعنی جو لوگ اپنی بڑائی اور بزرگی کے واسطے اور دوسرون پر فوقیت لے جانے کو ضد سے کھانا پکاتے ہین اور دوسرون کو مغلوب کیا چاہتے ہین اُنکا کھانا نہ کھاوے اور دعوت اُنکی قبول نہ کرے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فاسق کی دعوت قبول نہ کرو یعنی اُسکے یہان نہ جاؤ کھانا نہ کھاؤ کیونکہ وہ اپنے کھانے مین حرام سے احتیاط نہین کرتا اور کبھی ایسا ہے کہ وہ ظالم بھی ہوتا ہے تو باتفاق اس کا کھانا درست نہین کیونکہ وہ لوگون کا مال ظلم سے لیتا ہی جیسا کہ حاکم کے دفتر کے عملے اور اسکے نوکر کہ مسلمانون کا مال فریب در ظلم سے لیتے ہیں اگر مسلمان انکی دعوت قبول کرینگے تو ان کی حرمت اور عزت بڑھے گی اور عوام کو کھا لینے کی دستاویز ہوگی۔

خاتمۃ الطبع

بعد حمد خدا و نعت سرور انبیا علیہ وعلیٰ آلہ الف الف تحیۃ والثنا کے اوپر طالبان دین متین حضرت سید المرسلین صلعم کے ہویدا ہو کہ ان دنون یہ کتاب ہدایت مآب اُردو زبان صاف صاف بیان جامع مسائل دینیہ حاوی فوائد یقینیہ مشعل راہ اذعان و یقین مسمیٰ بہ تنبیہ الغافلین کہ جس کے ہر باب مین ہر قسم کے مسائل مختلف کو مدلل بآیات قرآنی و مبرہن باحادیث سردار دو جہانی و مشید باقوال ائمہؒ و مشائخینؒ مقبول بارگاہ یزدانی کیا ہی ابتدا مین ہر چند یہ کتاب نادرالوجود فارسی زبان سے اُردو مین ترجمہ ہو کر دلچ پذیرہ ہوئی تھی لیکن عبارت اسکی مساعد محاورہ روزمرہ اُردو کے نہ تھی اور آیات واحادیث مین بھی بعض بعض مقام غور طلب تھے من بعد بنظر افادہ عام مومنین جناب فضیلت پناہ حاجی عبداللہ صاحب نے اسکی عبارت کو حسب محاورہ درست

کرکے آیات واحادیث کی بھی صحت بہت فرمائی اور واسطے نفع رسانی برادران مومنین کے کچھ فوائد دینیہ اپنی طرف سے اضافہ کرکے چوبیس ۲۴ باب پر مرتب کرکے چھپوایا بعدازان پیرو شریعت سید الکونین امین الدین صاحب و سید محمد صاحب و محمد طیب صاحب و محمد تقی صاحب نے باعانت وامداد جناب کمالات انتساب مولوی عبد العزیز صاحب و مولوی امیر الدین صاحب کے اس کتاب نایاب کو پچیس ۲۵ باب اور خاتمے پر مرتب کرکے رائج کیا کہ جس سے پڑھنے والوں اور سننے والوں کو کلی اور جزئی فائدہ دین کا حاصل ہوا الحال کتاب مذکور حسب ایمائے تاجر ذیوقار حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵) باہتمام کمترین راجی رحمت رب سمیع محمد شفیع عفاعنہ اللہ الرفیع باہ ربیع الثانی ۱۳۴۹ھ مطابق ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۹ء مطبع مجیدی واقع کانپور محلہ ٹکاپور میں حلیۂ طبع سے آراستہ اور زیور حسن کتابت وصحت سے پیراستہ ہوئی

شعر

خدایا کر اسے مقبول عالم	طفیل سید اولاد آدمؑ

واضح ہو کہ تنبیہ الغافلین کے نسخ مطبوعۂ سابقہ میں اکثر احادیث منقولہ میں بھی اغلاط تھے پس مطبع ہذا کے مصحح صاحب نے احادیث کے اصل ماخذ یعنی مشکوۃ شریف سے مقابلہ کرکے صحیح کردیا اور ترجمہ اسکا بھی بنادیا اور بعض اغلاط فاحش کتاب کو بھی نسخہ مطبوعۂ کلکتہ سے درست کردیا ناظرین اور نسخوں کو اگر مخالف اسکے پاویں تو اسکو غلط نہ سمجھیں بلکہ بعد تحقیق کے اور نسخوں کو مطابق اسکے بناویں

وما علینا الا البلغ
المبین ہ

ضروری التماس

معزز ناظرین! مطبع مجیدی نے دیانتداری اور راستبازی کی وجہ سے اپنے خریداروں کو اپنا گرویدہ بنا رکھا ہے تاجران باوقار اور عام خریداران دیار و امصار جیسی کچھ اسکی عزت افزائی فرما رہے ہیں وہ اسکی خوش معاملگی کے نتائج سے ایک نتیجہ ہے مطبع مجیدی اپنی مجموعی حیثیت اور ساکھ کے لحاظ سے بہت مشہور ہے بیوپاریون کو جسقدر خاص کفایت اور متفرق خریدارونکو جس قدر رعایت سے مال دیا جاتا ہے اُسکا صحیح اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہین جن کو ایکبار بھی مطبع سے مال منگانے کا موقع ملا ہے

مندرجۂ ذیل امور کی اہتمام کے ساتھ پابندی اور لحاظ کی وجہ سے جیسی کچھ روزافزون ترقی اس کارخانے کو ہو رہی ہے معزز ناظرین پر مخفی نہیں ہے۔

(۱) اس مطبع مین تقریبًا تمام ہندوستان کی مطبوعہ ہر علم و فن کی عربی فارسی اردو کتابون کا ذخیرہ اور میل موجود رہتا ہے۔

(۲) حتی الامکان کتابین عمدہ چھاپے اور اچھے کاغذ کی چھپی ہوئی فراہم کیجاتی ہین۔

(۳) جو کتاب عمدہ طبع ہی نہین ہوئی یا چھپ کر کمیاب ہو گئی ہے وہ بدرجہ مجبوری خراب چھاپے اور خراب کاغذ کی روانہ کیجاتی ہے اور جو صاحب لکھ دیتے ہین اُنکو خراب کتاب نہین روانہ کیجاتی ہے۔

(۴) تاجران کتب (بیوپاریوں) کے ساتھ جو مراعات کیجاتی ہین اور جس نرخ سے اُنکو مال روانہ کیا جاتا ہے اُس سے کم نرخ پر غالبًا اور تاجر سے بھی نہ مل سکے گا۔

(۵) مدارس اسلامیہ و طالبان علم کے ساتھ جیسی رعایتین کیجاتی ہین اُسکا اندازہ مال منگانے پر ہو سکتا ہے

(۶) متفرق خریداران کو خاص نرخ سے مال روانہ کیا جاتا ہے۔

(۷) تاجر (بیوپاریون) مدارس اسلامی طالبان علم اور متفرق خریدار غرضکہ سب صاحبون کے لیے کچھ نہ کچھ ایسی رعایتین ہیں کہ بہ ہیئت مجموعی ہمارا دعویٰ ہے کہ انشاءاللہ العزیز ہر جگہ سے کفایت پڑیگی اور اسپر عمدگی مال کا نفع گھاتے مین۔

(۸) ہمکو امید ہے کہ اگر آپکو کسی کتاب کی ضرورت ہو تو سب سے پہلے اپنے اس قدیم کتبخانۂ تجارتی مطبع مجیدی کو یاد فرمائیے اور ایک معمولی سی فرمایش بھیجکر کارخانے کی دیانت۔ راستبازی۔ کفایت رعایت۔ عمدگی مال وغیرہ وغیرہ کا اندازہ ضرور فرمالیے۔

الملتمس:

محمد سعید تاجر کتب کلکتہ و مالک مطبع مجیدی کان پور